508

# ایجنڈا

# برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

## منعقدہ، 11-اکتوبر 2010

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

## سوالات

(محکمہ جات ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

## توجہ دلاؤ نوٹس

## سرکاری کارروائی

1۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 میں ترمیم

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب میں قبل بجٹ بحث سے متعلق مجوزہ ترمیم، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے قانون و پارلیمانی امور نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، کو فی الفور زیر بحث لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مجوزہ ترمیم منظور کی جائے۔

2۔ سیلاب متاثرین کے ریلیف اور بحالی پر عام بحث جاری رہے گی اور بعد ازاں اس کا اختتام کیا جائے گا۔

510

# صوبائی اسمبلی پنجاب

## پندرھویں اسمبلی کا بیسواں اجلاس

سوموار،11-اکتوبر2010

(یوم الاثنین،2-ذیقعد1431ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں سہ پہر3بج کر55منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

---

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالماجد نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا
وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى
وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا
مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا
فَخُوْرَا ﴿٣٦﴾ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَ
يَكْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ
عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿٣٧﴾

**سورۃ النّسَاء آیات36تا37**

اور اللہ ہی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناؤ اور ماں باپ اور قرابت والوں اور یتیموں اور محتاجوں اور رشتہ دار ہمسائیوں اور اجنبی ہمسائیوں اور رفقائے پہلو (یعنی پاس بیٹھنے والوں) اور مسافروں اور جو لوگ تمہارے قبضے میں ہوں سب کے ساتھ احسان کرو کہ اللہ (احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور) تکبر کرنے والے بڑائی مارنے والے کو دوست نہیں رکھتا (36) جو

خود بھی بخل کریں اور لوگوں کو بھی بخل سکھائیں اور جو (مال) اللہ نے ان کو اپنے فضل سے عطا فرمایا ہے اسے چھپا چھپا کے رکھیں اور ہم نے ناشکروں کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے(37)

**وما علینا الا البلاغo**

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

## نعت رسول مقبول ﷺ

رسولِ مُجتبیٰ کہیے محمد مصطفیٰ کہیے
خدا کے بعد بس وہ ہیں پھر اُس کے بعد کیا کہیے
جب اُن کا ذکر ہو دنیا سراپا گوش ہو جائے
جب اُن کا نام آئے مرحبا صل علیٰ کہیے
میری سرکار کے نقشِ قدم شمع ہدایت ہیں
یہ وہ منزل ہے جس کو مغفرت کا راستہ کہیے
محمدؐ کی نبوت دائرہ ہے نُورِ وحدت کا
اِسی کو اِبتدا کہیے اِسی کو اِنتہا کہیے
شریعت کا ہے یہ اصرار خاتم الانبیاء کہیے
محبت کا تقاضا ہے کہ محبوبِ خدا کہیے
مدینہ یاد آتا ہے تو پھر آنسو نہیں رُکتے
میری آنکھوں کو ماہر چشمہ آبِ بقا کہیے

## سوالات

(محکمہ جات ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)

## نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب وسیم قادر صاحب کا ہے۔

جناب وسیم قادر: سوال نمبر 2312 ہے۔

### لاہور میں جعلی ہاؤسنگ سکیموں کے خلاف کارروائی کی تفصیل

*2312: جناب وسیم قادر: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں بہت سی جعلی ہاؤسنگ سکیمیں شروع ہو چکی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان جعلی ہاؤسنگ سکیموں کے خلاف محکمہ آٹھ ماہ سے اخبار میں اشتہار دے رہا ہے، لیکن جعلی ہاؤسنگ سکیموں کے خلاف کوئی کارروائی نہ ہوئی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سابقہ ڈی جی، ایل ڈی اے لاہور نے شہریوں کی شکایات پر لاہور میں جعلی ہاؤسنگ سکیموں کے خلاف کارروائی کا آغاز کیا اور 131 جعلی سکیموں کی فہرست ایل ڈی اے کو دی؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ جعلی سکیموں کی فہرست پیش کرنے اور ان کے خلاف کارروائی کرنے پر سابقہ ڈی جی، ایل ڈی اے کا تبادلہ کر دیا گیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا):

(الف) یہ درست نہ ہے اصل صورتحال یہ ہے کہ گورنمنٹ آف پنجاب نے پہلی دفعہ پنجاب سائٹ ڈویلپمنٹ ہاؤسنگ سکیمز رولز 2005 میں پورے پنجاب کے لئے بنائے اور نافذالعمل کئے جس کے تحت محکمہ ایل ڈی اے نے اپنے کنٹرولڈ ایریا جو کہ ضلع لاہور کا صرف 30 فیصد ہے سختی سے عملدرآمد کرایا اور کوئی جعلی سکیم نہ بننے دی۔ یہاں یہ ذکر لازم ہو گا کہ لاہور میں ایل ڈی اے نے اپنے طور پر 2008 میں سروے کیا اور اس کے تحت پورے لاہور میں

131 سکیمیں غیر منظور شدہ پائی گئیں۔محکمہ ایل ڈی اے نے ان غیر منظور شدہ سکیموں کے خلاف اخبارات میں اشتہار بھی دیئے اور عوام کو مطلع کیا گیا کہ ان غیر منظور شدہ سکیموں میں خرید وفروخت نہ کریں اور کسی بھی پرائیویٹ سکیم میں پلاٹ خریدنے سے پہلے ایل ڈی اے سے رجوع کریں۔مزید برآں ان غیر قانونی سکیموں کے خلاف قانونی کارروائی کے لئے سینئر سپیشل مجسٹریٹ ایل ڈی اے کو چالان بھیجے گئے۔یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ گورنمنٹ آف پنجاب نے مارچ2010 میں پنجاب پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیمز اینڈ لینڈ سب ڈویژن رولز2010 نافذالعمل کئے ہیں۔ جس کے تحت ایل ڈی اے اپنے controlled area میں پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیموں کا کنٹرول کرنے کا اختیار رکھتا ہے اور باقی ایریا (ضلع لاہور) کا کنٹرول ٹاؤنز کے سپرد ہے۔ محکمہ ایل ڈی اے نے اپنے زیر انتظام علاقہ میں کوئی نئی غیر قانونی سکیم نہیں بننے دی۔

(ب) جز(الف) میں تفصیل سے جواب دیا جا چکا ہے۔

(ج) ۔ایضاً۔

(د) یہ درست نہ ہے۔

جناب وسیم قادر: جناب سپیکر! جز(ب) کے آخر میں، میں نے پوچھا تھا کہ "لیکن جعلی ہاؤسنگ سکیموں کے خلاف کوئی کارروائی نہ ہوئی" جس کے جواب میں یہ لکھتے ہیں کہ "ان غیر منظور شدہ سکیموں میں خرید وفروخت نہ کریں اور کسی پرائیویٹ سکیم میں پلاٹ خریدنے سے پہلے ایل ڈی اے سے رجوع کریں۔ مزید برآں ان غیر قانونی سکیموں کے خلاف قانونی کارروائی کے لئے سینئر سپیشل مجسٹریٹ ایل ڈی اے کو چالان بھیجے گئے۔"اس سوال کو دیئے ہوئے دو سال ہو گئے ہیں اور اس کا جواب آئے ہوئے بھی ایک سال نو ماہ ہو گئے ہیں۔ میں ان سے یہ پوچھتا ہوں کہ اس پر کوئی کارروائی ہوئی ہے اور کیا کسی کو کوئی جرمانہ یا سزا ہوئی ہے ؟لوگ لٹ گئے ہیں۔یہاں پوزیشن یہ ہے کہ کوئی دو مرلے کا گھر بنا لے تو ایل ڈی اے گرانے کے لئے آ جاتا ہے لیکن یہاں پر تو ایکڑوں میں سکیمیں بنی ہیں۔ یہ اس کا مجھے جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! ایل ڈی اے نے اپنے طور پر 2008 میں سارے ضلع لاہور کا سروے کیا تھا۔ جس طرح 131 سکیمیں جو غیر منظور شدہ پائی گئیں ان کے چالان کئے گئے ان میں سے 72 کو چالان کے نتیجے میں

جرمانہ کیا گیا اور 2 لاکھ 25 ہزار روپے محکمہ ایل ڈی اے کے خزانہ میں جمع کرائے گئے۔ 59 چالان ابھی متعلقہ عدالت میں زیر سماعت ہیں۔

**جناب اللہ رکھا:** جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ 131 سکیموں کو غیر قانونی قرار دیا گیا ہے، کیا جن 131 سکیموں کو غیر قانونی قرار دیا گیا ہے ان سکیموں کو ختم کر دیا گیا ہے یا ابھی تک وہ ویسے کی ویسے ہی ہیں۔ اس کے علاوہ اگر ان کو ختم کر دیا گیا ہے تو جن لوگوں نے ان سکیموں میں پلاٹ خریدے ہیں ان کا status کیا ہے؟

**جناب سپیکر:** جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

**پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا):** جناب سپیکر! یہ جو 131 سکیمیں ہیں ان کا 2008 میں سروے کیا گیا تھا، ان کے خلاف جو چالان زیر سماعت ہیں ان میں سے 72 کا فیصلہ ہوا ہے اور 59 ابھی زیر سماعت ہیں۔ محکمہ ایل ڈی اے نے ان کے خلاف قانون کے مطابق محکمہ ریونیو کو لکھا ہے کہ ان کی منتقلی جائیداد نہ کی جائے اور بارہا دفعہ اخبارات میں بھی دیا تاکہ لوگ ان کالونیوں میں پلاٹ نہ خریدیں اور اگر خریدنے ہیں تو پہلے محکمہ ایل ڈی اے سے رابطہ کریں اور اس بارے میں پوچھ کر پھر پلاٹ خریدیں۔

**جناب سپیکر:** وہ یہ پوچھ رہے ہیں کہ جن آدمیوں نے پہلے ان سے پلاٹ خرید لئے ہیں ان کا کیا بنے گا اور کیا ان کی رقم کس طرح سے واپس ملے گی، کیا آپ کے پاس ایسے کیس آئے ہیں؟

**پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا):** جناب سپیکر! محکمہ ایل ڈی اے سے جو سکیمیں منظور شدہ نہیں ہیں تو جن لوگوں نے پلاٹ خریدے ہیں وہ خود ذمہ دار ہیں۔ جب محکمہ ایل ڈی اے نے یہ سکیمیں منظور ہی نہیں کیں تو محکمہ اس کا ذمہ دار نہیں ہے۔

**جناب سپیکر:** جی، مہر صاحب!

**مہر اشتیاق احمد:** جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ یہاں پر لکھا ہے کہ ایل ڈی اے کا 30 فیصد controlled area ہے اور باقی 70 فیصد ہے۔ میں اپنے بھائی سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ یہ کیسے پتا چلے گا کہ یہ ایل ڈی اے کا controlled area ہے اور یہ دوسرا ایریا ہے؟ یہاں صورتحال یہ ہے کہ ایک ہی جگہ پر ٹاؤن کے لوگ پیسے لینے چلے جاتے ہیں اور پھر اسی جگہ پر ایل ڈی اے کے لوگ بھی چلے جاتے ہیں۔

میری گزارش ہے کہ عام بندے کو کیسے پتا چلے گا کہ یہ ایل ڈی اے کا controlled area ہے اور یہ نہیں ہے؟

**جناب سپیکر:** جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

**پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا):** جناب سپیکر! ایل ڈی اے کا controlled area لاہور میں 30 فیصد ہے اور 70 فیصد ٹاؤنز کے پاس ہے۔ ایل ڈی اے کے 30 فیصد controlled area میں 2010 میں رولز بنانے کے بعد کوئی بھی غیر قانونی کالونی نہیں بننے دی گئی اور جو علاقے ٹاؤنز میں آتے ہیں وہ define کئے ہوئے ہیں۔

**جناب سپیکر:** وہ پوچھ رہے ہیں کہ یہ کیسے پتا چلے گا کہ ایل ڈی اے کا controlled area کون سا ہے؟

**پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا):** جناب سپیکر! ایل ڈی اے کا دفتر موجود ہے۔

**مہر اشتیاق احمد:** جناب سپیکر! controlled area کا پتا ہی نہیں چلتا۔ آپ نے ایک سکیم تو announce کر دی جیسے یہ سبزہ زار سکیم ہے اور یہ ایونیو ہے۔ ہمیں یہ تو پتا چل گیا لیکن سڑک پر جاتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ یہ ایل ڈی اے کا controlled area ہے تو یہاں میری گزارش یہ ہے کہ کیا انہوں نے کوئی نقشہ بنایا ہوا ہے جس سے عام لوگ دھوکا نہ کھائیں اور انہیں معلوم ہو کہ ہم نے ایل ڈی اے کے پاس جانا ہے یا ٹاؤن کے پاس جانا ہے؟

**جناب سپیکر:** میرے خیال میں بورڈ لگوا دینے چاہئیں تو زیادہ بہتر ہے۔

**پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا):** جناب سپیکر! ایل ڈی اے کا نوٹیفکیشن ہے۔ اگر میرے بھائی ایل ڈی اے کے دفتر آئیں تو میرے ساتھ رابطہ کریں ہم ان کو بتا دیں گے کہ یہ 30 فیصد ایل ڈی اے کا controlled area ہے۔

(اذانِ عصر)

**جناب سپیکر:** اگلا سوال محمد نوید انجم صاحب کا ہے۔

**جناب محمد نوید انجم:** سوال نمبر 2390۔

## پی پی-145-شادی پورہ تا سلامت پورہ لاہور میں سیوریج کی تفصیلات

*2390:جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ واسا لاہور نے شادی پورہ تا سلامت پورہ حلقہ پی پی-145 لاہور میں 72انچ کا سیور کا پائپ بچھانا شروع کیا تھا؟

(ب) اگر ہاں تو یہ منصوبہ کب شروع ہوا اور کب مکمل ہونا تھا؟

(ج) اب تک اس منصوبہ پر کتنی رقم خرچ ہوئی ہے اور کتنا کام موقع پر مکمل ہوا ہے؟

(د) یہ منصوبہ کتنی لاگت کا تھا؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس منصوبہ پر کام بند کر دیا گیا ہے اور اس کے لئے جو پائپ موقع پر آئے تھے وہ یہاں سے کسی دوسری جگہ منتقل کر دیئے گئے ہیں؟

(و) اس منصوبہ پر کام بند کرنے کی وجوہات کیا ہیں اس کا ٹھیکہ کس کو الاٹ ہوا تھا؟

(ز) حکومت یہ منصوبہ کب تک مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا):

(الف) یہ درست نہ ہے-البتہ واسا لاہور نے کرول گھاٹی تا محمود بوٹی 72انچ کا سیور کا کام کچھ عرصہ قبل الاٹ کیا تھا جو کہ محکمہ مواصلات و تعمیرات کی اجازت نہ ملنے کے باعث شروع نہ ہو سکا تاہم اب ایک نیا ترمیم شدہ منصوبہ برائے بچھائی سیور 72انچ از شادی پورہ تا سلامت پورہ بنایا گیا ہے جس کی منظوری حکومت پنجاب نے دے دی ہے جس پر 751.014 ملین روپے خرچ ہوں گے-اس سکیم پر 13-مارچ 2009 سے کام شروع ہو چکا ہے-

(ب) الاٹ شدہ کام رنگ روڈ کی سروس روڈ میں ہونا تھا جس کی اجازت محکمہ مواصلات و تعمیرات نے نہ دی-

(ج) اس منصوبہ پر عملدرآمد نہ ہو سکا اس لئے اس پر کوئی رقم خرچ نہیں ہوئی-

(د) اس منصوبہ کی کل لاگت 99.250 ملین روپے تھی-

(ہ) ہاں یہ درست ہے کہ محکمہ مواصلات و تعمیرات کی طرف سے رنگ روڈ کی سروس روڈ میں پائپ بچھانے کی اجازت نہ ملنے کے باعث منصوبہ پر کام بند کر دیا گیا تھا-موقع پر جو پائپ

لائے گئے تھے چونکہ وہ ٹھیکیدار کے تھے اس لئے اس نے موقع سے اٹھوا لئے اور اس مد میں کوئی ادائیگی نہیں کی گئی تھی۔

(و) اس منصوبہ پر کام بند کرنے کی وجہ محکمہ مواصلات و تعمیرات کی طرف سے رنگ روڈ کی سروس روڈ میں پائپ بچھانے کی اجازت نہ دینا تھا۔

(ز) حکومت پنجاب کی ہدایات کی روشنی میں اب ایک نیا ترمیم شدہ منصوبہ برائے بچھانا سیور 72 انچ از شادی پورہ تا سلامت پورہ بنایا گیا ہے۔ جس میں پائپ کے بچھانے کا مختلف راستہ تجویز کیا گیا ہے۔ اس سکیم کی منظوری حکومت پنجاب نے دے دی ہے۔ جس پر 751.014 ملین روپے خرچ ہوں گے۔ اس سکیم پر 13-مارچ 2009 سے کام شروع ہو چکا ہے جو کہ آئندہ چھ ماہ میں مکمل ہو جائے گا۔

**جناب محمد نوید انجم:** جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ جز (الف) میں کہتے ہیں کہ اس project میں 72 انچ لائن کی پنجاب حکومت کی طرف سے منظوری نہیں ملی، اس لئے اس پر کام شروع نہیں ہو سکا۔

جناب سپیکر! کہتے ہیں کہ یہ محکمہ مواصلات و تعمیرات نے رنگ روڈ گزاری ہے اور جز (ب) میں اس کا جواب دیا گیا ہے کہ اس محکمہ نے سروس لین میں سے سیوریج کی لائن کو گزارنے کے لئے permission نہیں دی۔ یہ 2005 کا project ہے۔ اس وقت 11 کروڑ روپیہ ADP میں لگا، رنگ روڈ کو گزار دیا گیا، ایک کلومیٹر دور 1996 میں ڈسپوزل سٹیشن لگا جسے محمود بوٹی ڈسپوزل سٹیشن کہتے ہیں۔ اس کی تین سو کیوسک پانی lift کرنے کی capacity ہے جو اس وقت 224 کیوسک پانی lift کر رہا ہے۔ اس پائپ لائن نے وہاں تک پہنچنا تھا لیکن بروقت نہ لگانے کی وجہ سے اس کے لئے ایک نیا ڈسپوزل سٹیشن لگانا پڑا جس پر دس کروڑ روپیہ حکومت کا خرچ آیا۔ اس کے لئے الگ سے زمین خریدنا پڑی، جس پر حکومت پنجاب کا الگ سے خرچ آیا۔ اس کے لئے enforcement line لگانی پڑی اور تقریباً 30 کروڑ روپے کا نقصان صرف permission نہ دے کر کیا گیا۔ اس کا کون ذمہ دار ہے اور اس کے ذمہ داران کو کیا سزا ملے گی یا یونہی دندناتے پھریں گے؟

**جناب سپیکر:** جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

**پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا):** جناب سپیکر! محکمہ مواصلات نے اس کی اجازت نہ دی تو پھر حکومت پنجاب نے 751.014 ملین روپے

کی لاگت سے ایک نیا منصوبہ بنایا جو کہ 13۔مارچ 2009 سے شروع ہے اور اب اس علاقے کو مستفید کرنے کے لئے 60 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے جبکہ 40 فیصد کام باقی ہے۔ جونہی فنڈز مہیا ہوتے ہیں باقی کام بھی مکمل ہو جائے گا۔ جو 60 فیصد کام مکمل ہے وہ چالو حالت میں ہے جس سے علاقہ مستفید ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ 30 کروڑ روپے جو زائد خرچ ہوئے ہیں ان کے ذمہ داران کون ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! اس میں محکمہ واسا ذمہ دار نہیں ہے بلکہ محکمہ مواصلات والے ذمہ دار ہیں۔ اگر یہ ان کے خلاف کوئی درخواست دیں تو ان کے خلاف انکوائری ہو سکتی ہے۔ محکمہ واسا نے تو پوری کوشش کی ہے کہ یہ نظام چلے لیکن محکمہ مواصلات نے اجازت نہیں دی اس لئے وہی ذمہ داران ہیں۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! میں یہ درخواست منسٹر صاحب کو دوں یا کسی اور کو دوں؟

جناب سپیکر: مواصلات سے متعلقہ منسٹر نہیں ہیں؟

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! یہ صرف ایک negligence کی وجہ سے 30 کروڑ کا نقصان ہوا ہے۔ حکومت پنجاب نے اسے take up کیا اب جو مکمل ہو چکا ہے۔ محترم پارلیمانی سیکرٹری صاحب کہہ رہے ہیں کہ 60 فیصد مکمل ہے لیکن یہ تو 100 فیصد مکمل ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں آپ کسی اور جگہ پر درخواست دیں یا ادھر ہاؤس میں کسی طریقے سے لے کر آئیں جس پر کوئی بحث ہو سکے لیکن اس طرح نہیں ہو گا۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! 72 انچ کی پائپ لائن 100 فیصد lay ہو چکی ہے اور اس کے ساتھ برانچ لائنیں بھی میاں محمد شہباز شریف صاحب کی شفقت سے مکمل layout ہو چکی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، اس حوالے سے اگلا سوال ابھی تو دُور ہے۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! میں اسی پر ضمنی سوال کر رہا ہوں۔ یہ اس سوال کے جز (ز) میں کہتے ہیں کہ 13۔مارچ 2009 سے کام شروع ہو چکا ہے جو آئندہ چھ ماہ میں مکمل ہو جائے گا۔ اب یہ کام 100 فیصد مکمل ہو چکا ہے جو صرف سیوریج کا کام ہوا ہے لیکن جو roads کاٹے گئے ہیں انہیں restore نہیں کیا گیا۔ میرے بھائی سے میرا سوال ہے کہ یہ roads کب تک restore کئے جائیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! میں نے یہی تو بتایا ہے کہ 40 فیصد کام جو بقایا رہتا ہے اسی عرصے میں یہ roads بھی clear ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر: لیکن پیسے ملنے پر ہو گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جی، جناب!

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! چھ ماہ تو سیوریج کی completion کا ٹائم ہے۔ انہوں نے جواب میں لکھا ہے کہ اس سکیم پر 13-مارچ 2009 سے کام شروع ہو چکا ہے جو آئندہ چھ ماہ میں مکمل ہو جائے گا۔ چھ ماہ کا ٹائم سکیم کے مکمل ہونے کا تھا جو مکمل ہو چکی ہے۔ اب چھ ماہ تو مزید گزر چکے ہیں لیکن road کی restoration کا کام شروع نہیں ہوا۔ میرے بھائی یہ بتا دیں کہ وہ road کی restoration کا کام کب سے شروع کریں گے، اس کی وہ کوئی تاریخ بتا دیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! سیلاب آنے سے اور فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے کام رُکا ہوا ہے اور جو نہی فنڈز release ہوتے ہیں تو یہ کام شروع ہو جائے گا۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! جن انجینئرز نے یہ سکیم design کی ہے اگر انہوں نے road کاٹا ہے تو road کے پیسے اس سکیم میں شامل ہونے چاہئیں تھے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! یہ پہلے نہیں ہوتے۔ اس سکیم میں مختص 751.014 ملین روپوں میں roads کی rehabilitation شامل ہے۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! یہ کب تک اس road کی restoration کا کام شروع کروا دیں گے؟

جناب سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ پیسے release ہوتے ہیں تو کام شروع کروا دیتے ہیں۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ محترم پارلیمانی سیکرٹری صاحب صرف یہ بتا دیں کہ کام تین، چار یا چھ ماہ تک مکمل ہو جائے گا، کوئی تاریخ تو بتا دیں؟

جناب سپیکر: یہ آپ کو بھی پتا ہے کہ کس وجہ سے رُکے ہوئے ہیں؟

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب مجھے یہ بتادیں کہ جولائی 2011 میں شروع ہو جائے گا تو ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: بہر حال وہ کہہ رہے ہیں کہ جلدی کروائیں گے۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! میرا ابھی ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ اگلا سوال محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ کا ہے۔ سوال نمبر پکاریں۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: سوال نمبر 2462۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور۔ ایل ڈی اے ایونیو۔I تفصیلات

*2462: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایل ڈی اے ایونیو۔I میں ڈسٹرکٹ ناظم لاہور نے اپنے انسٹیٹیوٹ کے لئے 400 کنال جگہ الاٹ کروائی ہوئی ہے؟

(ب) ایل ڈی اے ایونیو سکیم کب شروع ہوئی اور یہ کہاں پر واقع ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ایل ڈی اے ایونیو میں فوجی افسران کو بھی پلاٹ دیئے گئے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا):

(الف) ریکارڈ کے مطابق ڈسٹرکٹ ناظم لاہور کو ایل ڈی اے ایونیو۔1 میں کوئی زمین الاٹ نہیں کی گئی۔

(ب) ایل ڈی اے ایونیو۔1 ہاؤسنگ سکیم 2002 میں شروع کی گئی تھی اور یہ رائیونڈ روڈ ٹھوکر نیاز بیگ سے 6 کلو میٹر کے فاصلے پر ہے۔

(ج) ایل ڈی اے ایونیو۔1 ہاؤسنگ سکیم چونکہ خالصتاً سرکاری و نیم سرکاری ملازمین کے لئے بنائی گئی ہے اس لئے تمام ایسے محکمہ جات کے درخواست گزاران جن میں افواج پاکستان بھی شامل ہیں کو قرعہ اندازی کے ذریعے پلاٹ الاٹ کئے گئے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! میں نے پوچھا تھا کہ سکیم کب شروع کی گئی تھی، جواب دیا گیا کہ 2002 میں شروع کی گئی تھی۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا ڈویلپمنٹ کا کام مکمل ہو چکا ہے، نہیں تو کتنے فیصد مکمل ہو گیا ہے؟

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال بھی اسی میں add کر دیں تو مہربانی ہوگی۔

جناب سپیکر: ابھی ان کے سوال کا جواب آنے دیں اس کے بعد آپ کیجئے گا۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! یہ سکیم 2002 میں شروع کی گئی ہے۔ کچھ blocks میں 2484 مالک ایسے ہیں جنہوں نے عدالتوں سے stay لیا ہوا ہے اور مقدمات زیر سماعت ہیں، ان blocks میں کام مکمل نہیں ہوا، باقیوں میں 90 فیصد کام مکمل ہو گیا ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! یہ جواب غلط ہے۔ وہاں پر ڈویلپمنٹ کا کوئی کام نہیں ہوا جو میں ثابت کر سکتی ہوں۔ وہاں پر 40 فیصد بھی کام مکمل نہیں ہوا۔ جن غریبوں اور بیواؤں کو پلاٹ دیئے گئے تھے ان کو ابھی تک قبضے نہیں ملے بلکہ باہر کے لوگوں نے قبضے کر لئے ہوئے ہیں۔ وہاں پر تو ابھی تک boundary ہی نہیں بنی۔ میں ان سے اگلا سوال پوچھوں گی کہ 2004 میں جو تخمینہ لاگت تھا وہ کتنا تھا اور اب اس کی ڈویلپمنٹ پر کتنی لاگت آئے گی؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! بتائیں کہ پرانی لاگت کیا تھی اور اب کتنی لاگت آئے گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! یہ سکیم 2002 میں شروع کی گئی تھی جس میں 11862 پلاٹس ہیں جن میں ایک کنال کے پلاٹوں کی تعداد 5596، دس مرلہ کے پلاٹوں کی تعداد 6266 اور اسی طرح الاٹ شدہ پلاٹوں کی کل تعداد 10983 تھی۔ الاٹی نے ایک کنال کے پلاٹ کی رقم نقد کی صورت میں 4 لاکھ 96 ہزار روپے اور اقساط میں 5 لاکھ 40 ہزار روپے دینے تھے اور اس سے ڈویلپمنٹ پر کام ہونا تھا۔ ان blocks میں تقریباً 90 فیصد کام مکمل ہو گیا ہے لیکن کچھ blocks میں 2484 پلاٹ ایسے ہیں جو اعلیٰ عدالتوں میں زیر سماعت ہیں اسی لئے وہاں پر کام مکمل نہیں ہو سکا۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! وہاں پر ڈویلپمنٹ کا 90 فیصد کام مکمل نہیں ہوا۔ مجھے یہ بتا دیں کہ کیا کیا کام مکمل ہو گیا ہے؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! وہ کہہ رہی ہیں کہ وہاں پر ڈویلپمنٹ کا کام 40 فیصد بھی مکمل نہیں ہوا، اس کا جواب کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! میں اپنی بہن سے request کروں گا کہ وہ میرے ساتھ میری گاڑی پر چلیں تو میں ان کو check کروا دیتا ہوں کہ کام مکمل ہے یا نہیں۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! یہ اس معاملے کو serious لیں۔ میں ان سے یہ کہنا چاہ رہی ہوں کہ جن بے چارے غریب اور بیواؤں کو پلاٹ الاٹ ہوئے تھے ان کو قبضہ تک ہی نہیں ملا بلکہ دوسرے لوگوں نے قبضہ کر لیا ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! تھوڑی سی تکلیف آپ بھی کریں کہ جن جن لوگوں کو پلاٹ نہیں ملے ان کے حوالے سے آپ کے پاس بھی کم از کم information ہونی چاہئے۔ آپ یہاں پر particular نام بتائیں تاکہ میں پھر ان سے پوچھوں۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! میں یہاں پر چار سے چھ نام لے دیتی ہوں لیکن یہ اس مسئلے کا حل نہیں ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب وہاں جا کر انکوائری کریں اور دیکھیں کہ 90 فیصد کام کس base پر کہہ رہے ہیں جبکہ میں ثابت کر سکتی ہوں کہ وہاں پر 40 فیصد تو کیا 30 فیصد کام بھی مکمل نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ خود اپنے طور پر جا کر check کریں۔ اگر محکمے نے جواب غلط دیا ہے تو پھر اس کی ذمہ داری آپ پر آئے گی۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! آج سال 2010 ہے تو ان چھ سالوں میں وہاں پر کچھ بھی نہیں ہوا۔ جو پیسا اس کے لئے رکھا گیا تھا وہ کہاں جا رہا ہے؟

جناب سپیکر: ناگرا صاحب! آپ اس حوالے سے خود جا کر تکلیف کریں اور پھر ہاؤس میں آکر بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! میں خود جا کر check کروں گا۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

**MR. SPEAKER:** Supplementary from this side.

محترمہ ثمینہ خاور حیات: شکریہ۔ جناب سپیکر! جز(ج) میں انہوں نے کہا ہے کہ پلاٹ فوجیوں کو بھی الاٹ کئے گئے ہیں۔ بتایا جائے کہ جو پلاٹس فوجیوں کو دیئے گئے ہیں وہ کتنے تھے، کتنے رقبے پر تھے اور کس criterion پر دیئے گئے ہیں نیز میرا اس حوالے سے ایک ضمنی سوال یہ بھی ہے کہ اس محکمہ ہاؤسنگ کا وزیر کون ہے؟

جناب سپیکر: کیا کہہ رہی ہیں؟

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! یہ بھی بتادیں کہ محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی کا وزیر کون ہے، مجھے دراصل پتا نہیں ہے اس لئے یہ بھی بتادیا جائے کہ اس کا وزیر کون ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! یہ جو کالونی بنائی گئی تھی اس میں تمام محکمہ جات کے ایک سے 22 گریڈ کے افسران درخواست دے سکتے تھے۔ فوجی افسران کو 1280 پلاٹ قرعہ اندازی کے تحت الاٹ کئے گئے ہیں اور باقی دیگر افسران کو الاٹ کئے گئے ہیں۔ 11 فیصد فوجی افسران کو اور 89 فیصد دوسرے افسران کو قرعہ اندازی کے ذریعے الاٹ کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ افواج پاکستان کے بارے میں پوچھ رہی ہیں کہ ان کو کتنے فیصد پلاٹ اس میں سے دیئے گئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! قرعہ اندازی میں افواج پاکستان سے جن ملازمین نے درخواست دی تھی ان میں سے 1280 پلاٹ ان کو الاٹ ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: کیا ان پلاٹوں میں سب شامل ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! ان 1280 میں سب شامل ہیں۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! یہ بھی بتایا جائے کہ اس محکمے کا وزیر کون ہے؟

جناب سپیکر: اگر کوئی ہوتا تو اس کا notification آپ کے پاس بھی آتا۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! اڑھائی سال تک انہوں نے ابھی تک اس محکمے کا وزیر ہی نہیں بنایا۔

جناب سپیکر: آپ کو تو بنائیں گے نہیں باقی اور کوئی جو مرضی بن جائے۔

رانا محمد افضل خان: ضمنی سوال۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا محمد افضل خان: انہوں نے جواب میں فرمایا ہے کہ تقریباً 25 فیصد پلاٹوں پر stay اور مقدمات ہیں تو کیا یہ stay wrong allotment یا زمین کی غلط خریداری کی وجہ سے ہیں، اس میں کس کی ذمہ داری ہے کہ اتنے لوگ agitate ہوئے کہ 25 فیصد پلاٹوں پر وہ مقدمات لڑ رہے ہیں اور انہیں پلاٹ نہیں مل رہے تو اس میں ایل ڈی اے کا کیا role ہے، زمین خریدنے میں گھپلا ہوا یا زمین کی الاٹمنٹ میں گھپلا ہوا What is the problem?

جناب سپیکر: جی، ناگرا صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! 2487 پلاٹوں کے مالکان کے مقدمات عدالتوں میں زیر سماعت ہیں اور یہ کام عدالتوں کی وجہ سے ادھورا پڑا ہے۔ قرعہ اندازی کے ذریعے انہیں پلاٹ دیئے گئے لیکن اس کے باوجود انہوں نے غلط طریقے سے عدالتوں میں کوئی case کئے ہوئے ہیں اور اس پر ہماری ذمہ داری نہیں ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محمد نوید انجم صاحب کا ہے۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! سوال نمبر 2483 ہے۔ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس سوال کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## لاہور پی پی۔145 میں واسا کے ٹیوب ویلز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2483: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی۔145 لاہور میں واسا کے کتنے ٹیوب ویلز واٹر سپلائی کے لئے کہاں کہاں لگے ہوئے ہیں؟

(ب) ان ٹیوب ویلز میں سے کتنے کب سے خراب ہیں؟

(ج) کیا یہ ٹیوب ویلز اس حلقہ کی آبادی کے مطابق پانی فراہم کر رہے ہیں؟

(د) اگر اس حلقہ کی آبادی میں مزید واٹر سپلائی کے ٹیوب ویلز لگانے کی ضرورت ہے تو حکومت کب تک مزید ٹیوب ویلز اس حلقہ میں لگانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا):

(الف) پی پی-145 لاہور میں واسا کے 16 عدد ٹیوب ویلز مندرجہ ذیل جگہوں پر لگے ہوئے ہیں:-

| | | | |
|---|---|---|---|
| (1) | گوالہ کالونی | (2) | افتخار پارک ہربنس پورہ |
| (3) | فتح گڑھ تکیہ | (4) | فتح گڑھ ڈسپنسری |
| (5) | گلشن پارک | (6) | فیصل چلڈرن پارک |
| (7) | سلامت پورہ تکیہ | (8) | کریم نگر راج باہ روڈ |
| (9) | سلامت پورہ نمبر 5 راج باہ روڈ | (10) | شاہ دین پارک |
| (11) | دھوبی گھاٹ جی ٹی روڈ | (12) | باباگادھی شاہ |
| (13) | سراج پورہ | (14) | روڈ پیر دربار |
| د(15) | مومن پورہ | (16) | نادیہ گھی ملز |

(ب) سارے ٹیوب ویلز چالو حالت میں ہیں اور کوئی ٹیوب ویل خراب نہیں ہے۔

(ج) یہ ٹیوب ویلز اس حلقہ کی آبادی کے مطابق پانی فراہم کر رہے ہیں لیکن کچھ علاقوں میں جن میں گلشن پارک، مسکین پورہ، لال پل اور فتح گڑھ شامل ہیں گرمیوں میں پانی کی کمی ہو جاتی ہے۔

(د) اس حلقے کی آبادی میں مزید واٹر سپلائی کے ٹیوب ویلز لگانے کی ضرورت ہے اور حکومت پنجاب نے سال ہی میں دو نئے ٹیوب ویلز مسکین پورہ اور فتح گڑھ میں لگا دیئے ہیں جو اس وقت چالو حالت میں ہیں۔ ان ٹیوب ویلوں کے چلنے کے بعد گلشن پارک، مسکین پورہ، لال پل اور فتح گڑھ کے علاقوں سے پانی کی کمی کی شکایت دور ہو گئی ہے۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! جز (الف) کے جواب میں کہتے ہیں کہ 16 ٹیوب ویلز لگے ہوئے ہیں اور جز (ب) میں کہتے ہیں کہ تمام چالو حالت میں ہیں لیکن ٹیوب ویل نمبر 3 فتح گڑھ تکیہ، ٹیوب ویل

نمبر 5 گلشن پارک اور ٹیوب ویل نمبر 16 نادیہ گھی ملز تینوں ہی بند ہیں تو یہ جواب غلط دیا گیا ہے اور یہ House کو misguide کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! وہ کہتے ہیں کہ تین بند ہیں اور انہوں نے ان کے نام بھی لئے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! تینوں کی انکوائری کروالیتے ہیں اور اگر بند ہوئے تو ان کے خلاف کارروائی ہوگی۔

جناب سپیکر: اگر انکوائری میں ثابت ہوا کہ تینوں نہیں چل رہے تو آپ پھر محکمہ کو کیا penalty ڈالیں گے یعنی غلط جواب دینے پر کس کو penalty ڈالیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! یہ جواب تو چھ ماہ پہلے کا آیا ہوا ہے اور اگر آج یہ ٹیوب ویلز بند ہیں تو پھر فوراً انہیں چالو کروایا جائے گا کیونکہ خراب ہوتے رہتے ہیں اور پھر انہیں چالو کر دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: جس دن آپ کے سوال کا جواب آیا ہے تو کیا یہ اس دن خراب تھے یا صحیح تھے؟

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو update ہو کر House میں آنا چاہئے۔ اگر یہ تیار ہو آتے تو ٹھیک تھا کیونکہ یہ دو سال پہلے کا جواب آیا ہوا ہے مگر یہ دو سال پیچھے ہیں۔

جناب سپیکر: ان کی جگہ پر آپ بھی ہوتے تو آپ نے بھی اسی طرح کہنا تھا جو انہوں نے کہا ہے۔

جناب محمد نوید انجم: میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس علاقے کے زیادہ تر area میں واٹر سپلائی میں سیوریج واٹر mix ہو کر آرہا ہے۔

جناب سپیکر: یہ بات میرا خیال ہے کہ دل کو ہلا دینے والی ہے کیونکہ سیوریج اور واٹر سپلائی کے mixture کا بہت زیادہ نقصان ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! ایسی کوئی بات نہیں ہے اور اگر کہیں پانی mix ہو کر آتا ہے تو شکایت آنے پر فوری طور پر محکمہ اس لائن کو تبدیل کر دیتا ہے۔ اگر میرے بھائی کوئی نشاندہی کریں تو انشاء اللہ تعالیٰ فوراً محکمہ واسا تبدیل کر دے گا۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر!ایم ڈی واسا ابھی گیلری میں بیٹھے ہیں اور میں تقریباً ایک سو درخواستیں دکھا سکتا ہوں جو میں ان کے علم میں متعدد بار لایا ہوں۔ فتح گڑھ کے علاقہ میں 80فیصد لوگ سیوریج والا پانی پی رہے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ میں جھوٹ بول رہا ہوں۔ یہ ابھی اس پر انکوائری کروائیں کہ اگر وہاں سیوریج والا پانی نہیں آتا تو میں اس floor سے resign کر دوں گا۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! میں اس واقعے کی انکوائری کرواتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ اس واقعہ کی مکمل طور پر انکوائری کروائیں اور پھر اس کی رپورٹ اس ایوان میں آپ کو پیش کرنی ہوگی۔ اگر آپ کے محکمہ کا اس طرح کا کوئی غلط انتظام ہے تو یہ انتہائی شرمناک بات ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! بالکل ٹھیک ہے۔ انکوائری کروا کر انشاءاللہ اگلے سیشن میں اس کی رپورٹ پیش کی جائے گی۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ کا ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3473 ہے۔ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس سوال کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## ایل ڈی اے پلازہ لاہور، آگ لگنے کی وجوہات

*3473: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایل ڈی اے پلازہ لاہور میں لگنے والی آگ میں جلنے والی فائلز پی ایم سی، جنرل سیکشن (ایس / جی) اور بجٹ کے متعلق تھیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ آگ لگنے کے دوران سکیورٹی کیمرے خراب تھے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ آگ جان بوجھ کر کرپشن کے کیس چھپانے کے لئے لگائی گئی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا):

(الف) درست نہ ہے۔دراصل ایل ڈی اے پلازہ کے آٹھویں فلور پر واقع نجی ٹی وی کے چینل کے دفتر میں آگ لگی تھی جس پر قابو پا لیا گیا، ایل ڈی اے اور نہ ہی کسی دوسرے سرکاری دفتر واقع ایل ڈی اے پلازہ میں آگ لگی اس وجہ سے کسی قسم کے قیمتی سامان کے ضائع ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(ب) درست نہ ہے تفصیل ضمن (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) درست نہ ہے تفصیل ضمن (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! چونکہ میرے پچھلے سوال کا بھی کوئی تسلی بخش اور مکمل جواب مجھے نہیں دیا گیا تو میں احتجاجاً اس پر ضمنی سوال نہیں کروں گی۔

جناب سپیکر: چلیں جی، ٹھیک ہے آپ کی مرضی۔ اگلا سوال وسیم قادر صاحب کا ہے۔

جناب وسیم قادر: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرے سوال کا نمبر 3790 ہے۔ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس سوال کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## پی پی۔144 لاہور نیو کرول مسلم آباد پارک کی نالیوں اور پارکس کی تفصیلات

*3790: جناب وسیم قادر: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی۔144 لاہور یو سی 37 میں نیو کرول مسلم آباد پارک میں نالیوں کا گندا پانی کھڑا رہتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہارٹیکلچر والوں نے پارک میں گھاس و پودے ختم کر دیئے ہیں؟

(ج) 2009-10 میں پارک کی خوبصورتی کے لئے کتنی رقم رکھی گئی ہے اور مذکورہ پارک میں کب تک گھاس و پودے لگا دیئے جائیں گے؟

(د) اس پارک کی دیکھ بھال کے لئے کتنے مالی و دیگر عملہ تعینات ہے ان کے نام اور کام کی تفصیل فراہم کی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا):

(الف) یہ درست نہ ہے حال ہی میں واسا ایل ڈی اے نے بڑے سیوریج پائپ بچھا کر نکاسی آب کا بہترین بندوبست کر دیا ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے نالیوں کا گندا پانی واسا کی غفلت کی وجہ سے پارک کو خراب کرنے کا باعث بنا۔ PHA نے تین لاکھ روپے لگا کر اسے دوبارہ قابل استعمال بنانے کے لئے مٹی دلوائی تاکہ پودے لگا کر اس کا اصل حسن بحال کر دیا جائے جس کے لئے estimate کو process کیا جا رہا ہے۔ تاہم اہل محلہ کا خیال ہے کہ پارک میں مزید مٹی ڈال کر اونچا کیا جائے لیکن اس سے برساتی پانی ارد گرد کے گھروں کے لئے نقصان کا باعث ہو گا۔مزید فنڈز مہیا ہوتے ہی مکمل کر دیا جائے گا۔

(ج) سال 10-2009 میں پارک کی خوبصورتی کے لئے تقریباً آٹھ لاکھ روپے مزید کا تخمینہ ہے۔ فنڈز مہیا ہوتے ہی ترقیاتی کام مکمل کر دیا جائے گا۔

(د) اس پارک کی دیکھ بھال کے لئے تین آدمی عمران میٹ، محمد عاشق اور اللہ دتہ مالی تعینات ہے۔

جناب وسیم قادر: جناب سپیکر! میں آج صبح اس پارک سے ہو کر آیا ہوں جس کی پوزیشن یہ ہے کہ 09-2008 میں پی ایچ اے کے ساتھ مل کر میں نے اس کے لئے 16 لاکھ روپے مختص کروائے۔ اس کے بعد خدا جانے یہ رقم تین لاکھ تک چلی گئی اور جس کا ذکر بھی ہے کہ اس میں مٹی ڈال دی گئی مگر اسے آج بھی دیکھیں تو اس میں کم از کم چھ سے سات فٹ مٹی اور ڈالنی چاہئے۔ مختلف جوابات میں یہ بتاتے ہیں کہ وہاں پر پانی کھڑا نہیں ہوتا لیکن صورتحال یہ ہے کہ بارشوں میں اس قدر پانی کھڑا تھا کہ مچھلی تو وہاں پر خیر نہیں ملتی لیکن مچھر اور مینڈک بہت زیادہ ہیں جو کہ پورے علاقے کو تنگ کرتے ہیں اور وہاں پر چار ملازم ہیں جن میں سے مجھے دو صبح ملے ہیں جنہوں نے بتایا کہ وہ یہاں پر چار لوگ ملازم ہیں، پودے نام کی وہاں پر کوئی چیز نہیں ہے جبکہ سیوریج کا نظام بالکل ٹھیک نہیں ہے اور لوگ بارہا دفعہ احتجاج کر چکے ہیں اور محکمہ کی طرف سے ہمیشہ جواب غلط دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! نیو کرول پارک مسلم آباد 18 کنال رقبہ پر مشتمل ہے جو کہ سطح زمین سے تقریباً پانچ فٹ گہرا ہے جس کے ارد گرد گنجان آبادی ہے جہاں سیوریج سسٹم بھی موجود تھا۔۔۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ یہ سوال پہلے بھی ایک دفعہ آیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! یہ سوال پہلے بھی آیا ہے۔ باقی حصے میں اوپن ڈرین سسٹم تھا۔ پارک کے ساتھ ساتھ ایک نالہ میں قریبی نالیوں کا پانی آتا تھا جب پانی زیادہ ہو جاتا تو overflow ہو کر پارک میں آ جاتا تھا۔ واسا نے مارچ 2009 تا مئی 2009 پنجاب حکومت کے حکم پر چار لاکھ روپے کی لاگت سے اس پارک کے اردگرد 12 انچ قطر کا 300 فٹ لمبا سیور پائپ ڈال کر نالہ کو ختم کر دیا۔ یہ واسا سیور سکیم 24 لاکھ 96 ہزار روپے کی لاگت سے مکمل ہوئی اور اس طرح اس پارک میں گٹروں کا پانی ہمیشہ کے لئے ختم ہو گیا ہے البتہ نشیبی ہونے کی وجہ سے بارش کا پانی اس پارک میں کھڑا ہو جاتا ہے۔ اہل علاقہ کا مطالبہ ہے کہ اس پارک میں بھل ڈال کر اسے سطح زمین تک اونچا کر دیا جائے تاکہ اس میں بارشوں کا پانی نہ رُک سکے اور پودے وگھاس وغیرہ ضائع نہ ہوں۔ اگر بھل ڈال کر پارک سطح زمین کے برابر کر دیا جائے تو برساتی پانی قریبی گٹروں میں داخل ہونے کا خدشہ ہے اس لئے پی ایچ اے اس پارک کی سطح کو دو یا تین فٹ اوپر لانا زیادہ مناسب خیال کرتی ہے۔ تقریباً 15 ماہ قبل اس میں بھل ڈالنے کا تخمینہ لگایا گیا تھا جس کی لاگت 8 سے 10 لاکھ روپے تھی۔ اگر دو سے اڑھائی فٹ تک بھل ڈال دی جائے تو موجودہ تخمینہ تقریباً 14 سے 15 لاکھ روپے بنتا ہے۔ اس پارک میں بھل ڈالنے میں درج ذیل دو مشکلات بھی ہیں۔

پہلی وجہ اس پارک کا محل وقوع ہے کہ اس پارک کا راستہ اتنا تنگ ہے کہ اس میں سے ڈیمپر وغیرہ کا گزرنا ممکن نہیں ہے۔ بھل ڈالنے کے لئے پہلے بھل کو کہیں باہر ڈالنا پڑے گا۔۔۔

جناب سپیکر: ناگرا صاحب! میرا خیال ہے کہ اتنا بڑا تو ان کا سوال بھی نہیں ہوگا جتنا لمبا آپ جواب دے رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! میں اس سوال کی مکمل تفصیل دے رہا ہوں کیونکہ یہ سوال پہلے بھی آیا ہے اس لئے تفصیل کے ساتھ جواب دینا ضروری ہے اور دوسری دفعہ یہ سوال ہوا ہے۔ میں انہیں مطمئن کرنا چاہتا ہوں۔ پھر چھوٹی ٹرالیوں سے پارک میں مٹی لانا پڑے گی اور اس صورت میں دوسری طرف کی ہر طرح کی ٹریفک کو بند کرنا پڑے گا اور اخراجات بھی زیادہ ہوں گے۔

جناب سپیکر! دوسری مشکل مالی نوعیت کی ہے کہ پی ایچ اے اس وقت مالی بحران کا شکار ہے اور اس کی آمدنی کے بڑے ذرائع جن میں تشہیری بل بورڈ، پارک، داخلہ و پارکنگ فیس وغیرہ مکمل طور پر ختم ہو چکی ہیں۔ پی ایچ اے روزمرہ کے اخراجات بمشکل پورے کر رہی ہے اور اگر اس پارک میں مٹی

ڈال کر اسے اونچا کرنا مقصود ہے تو متعلقہ ایم پی اے صاحب اپنے ترقیاتی فنڈز میں سے مطلوبہ رقم اس پارک کے لئے مختص کر دیں۔ دوسری صورت میں اہل علاقہ کو اس وقت تک انتظار کرنا ہوگا جب تک پی ایچ اے کے پاس فنڈز نہیں آ جاتے۔

پارکوں میں بارش کے پانی کے اکٹھا ہونے کے سلسلے میں ایک بات کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ لاہور شہر کی آبادی تقریباً ایک کروڑ نفوس پر مشتمل ہے اور زیادہ تر رقبہ سڑکوں، فٹ پاتھوں اور پختہ گھروں و گلیوں پر مشتمل ہے۔ بارش کا سارا پانی نالیوں اور سیور کے پائپوں کے ذریعے دریائے راوی میں پھینک دیا جاتا ہے نتیجتاً ہمارا water level روز بروز نیچے جا رہا ہے اور ملک کا اس وقت سب سے بڑا مسئلہ پانی پینے اور پودوں و فصلوں کو سیراب کرنے کا ہے۔ (شور وغل)

جناب سپیکر: بات کہاں ختم ہوتی ہے، اب سنیں، آرڈر پلیز۔۔ یہ معاملہ اس وقت ٹھیک ہوگا جب آپ اپنے فنڈ میں سے ان کو پیسے دیں گے۔ اس سے پہلے یہ معاملہ ٹھیک ہوتا مجھے نظر نہیں آتا۔

جناب وسیم قادر: جناب سپیکر! اگر ڈیپارٹمنٹ مجھے آج سے دو سال پہلے کہہ دیتا، جہاں پر میاں صاحبان نے اتنی مہربانی کی کہ 46 کروڑ روپے کی لاگت میرے علاقے میں۔۔۔

جناب سپیکر: تو تھوڑی سی تکلیف آپ بھی کر لیں۔۔۔

جناب وسیم قادر: جناب سپیکر! یہ عرصہ دو سال سے بارہا کہہ رہے ہیں کہ تعمیر ہو جائے گا لیکن یہ پانچ فٹ مٹی نہیں ڈلوا سکے۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ اگلا سوال ڈاکٹر محمد اشرف چوہان کا ہے۔

رانا تنویر احمد ناصر: جناب سپیکر! On his behalf (معزز ممبر نے ڈاکٹر محمد اشرف چوہان کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، سوال کا نمبر پکاریں۔

رانا تنویر احمد ناصر: جناب سپیکر! یہ سوال نمبر 4596 ہے۔

جناب سپیکر: کیا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

رانا تنویر احمد ناصر: جی، ہاں! جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

## گوجرانوالہ شہر-واٹر سپلائی کے لئے ٹیوب ویلز لگانے کی تفصیلات

*4596: ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گوجرانوالہ شہر میں واٹر سپلائی کے لئے کتنے ٹیوب ویل کس کس جگہ لگائے گئے ہیں؟

(ب) کتنے ٹیوب ویل چالو حالت میں اور کتنے خراب ہیں؟

(ج) ان ٹیوب ویلوں سے روزانہ کتنے گیلن پانی اس شہر کو فراہم کیا جاتا ہے؟

(د) اس شہر کی آبادی کے لئے روزانہ کتنے گیلن پانی کی ضرورت ہے؟

(ہ) کتنے گیلن کم پانی فراہم کیا جارہا ہے؟

(و) کیا حکومت اس شہر میں مزید ٹیوب ویل برائے واٹر سپلائی لگانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا):

(الف) گوجرانوالہ شہر میں 45 عدد ٹیوب ویل نصب ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-

(ب) تمام ٹیوب ویل چالو حالت میں ہیں-

(ج) گوجرانوالہ شہر میں نصب شدہ 45 ٹیوب ویلوں سے 29 ملین گیلن روزانہ پانی فراہم کیا جاتا ہے-

(د) گوجرانوالہ شہر میں روزانہ 105 ملین گیلن پانی کی ضرورت ہے-

(ہ) گوجرانوالہ شہر میں روزانہ 76 ملین گیلن کم پانی فراہم کیا جارہا ہے-

(و) حکومت اس شہر میں مزید ٹیوب ویل لگانے کا ارادہ رکھتی ہے- اس ضمن میں سال 08-2007 اور 09-2008 میں 21 عدد نئے ٹیوب ویل 2 منصوبہ جات کے تحت لگائے جا رہے ہیں جن کی تخمینہ لاگت 194 ملین روپے ہے جو جون 2010 تک مکمل ہو جائیں گے- اس کے علاوہ متعدد واٹر سپلائی سکیمیں زیر غور ہیں-

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

رانا تنویر احمد ناصر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز (و) کے بارے میں ہے کہ جو 21 نئے ٹیوب ویل لگائے جا رہے تھے وہ کتنے ملین گیلن پانی فراہم کریں گے اور جو پراجیکٹ جون 2010 تک مکمل ہونے تھے کیا وہ پراجیکٹ مکمل ہو چکے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! گوجرانوالہ شہر میں جو 21 عدد نئے ٹیوب ویل لگائے گئے ہیں ان سے مزید اٹھارہ ملین گیلن پانی کا اضافہ ہو گیا ہے۔

رانا تنویر احمد ناصر: جناب سپیکر! جو پراجیکٹس جون 2010 تک مکمل ہونے تھے کیا وہ مکمل ہو گئے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! 30-06-2010 تک جو پراجیکٹس مکمل ہونے تھے 21 کے 21 ہی لگ چکے ہیں، 13 چالو حالت میں ہیں اور 8 ابھی چالو نہیں ہوئے ہیں جونہی بقیہ فنڈز آتے ہیں وہ چالو کر دیئے جائیں گے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، میاں نصیر احمد!

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! جز (د) میں پوچھا گیا تھا کہ شہر کی آبادی کے لئے روزانہ کتنے گیلن پانی کی ضرورت ہے، جواب میں بتایا گیا کہ روزانہ 105 ملین گیلن پانی کی ضرورت ہے۔ اس ضرورت کا آپ نے کیسے اور کس بنیاد پر اندازہ لگایا ہے، کیا اس میں residential اور کمرشل دونوں شامل ہیں، اگر دونوں شامل ہیں تو اس کی assessment آپ نے کس بنیاد پر کی؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! گوجرانوالہ شہر میں 105 ملین گیلن پانی کی ضرورت ہے۔ اب تک 58 ملین گیلن پانی گوجرانوالہ شہر کو ٹیوب ویلز کے ذریعے فراہم ہو رہا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ گوجرانوالہ شہر sweet water zone میں آتا ہے اور اس شہر میں پینے کے پانی کا اتنا بڑا مسئلہ نہیں ہے۔ جن علاقوں میں پانی کی ضرورت ہے وہاں ٹیوب ویل لگائے گئے ہیں، جہاں ٹیوب ویل لگانے کی ضرورت نہیں ہے، وہاں sweet water zone ہے، وہاں پانی میٹھا ہے، وہ لوگ خود استعمال کرتے ہیں۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! میرا سوال ہے کہ گوجرانوالہ کو 105 ملین گیلن پانی کی ضرورت ہے تو یہ assessment انہوں نے کیسے کی ہے؟

**پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا):** جناب سپیکر! گوجرانوالہ شہر کی آبادی کے حساب سے assessment کی ہے۔

**جناب سپیکر:** گوجرانوالہ شہر کی آبادی کے حساب سے انہوں نے حساب کتاب کیا ہے۔ اب جانے دیں، مہربانی کریں۔ اگلا سوال چودھری محمد اسد اللہ کا ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے۔

**مہر اشتیاق احمد:** جناب سپیکر! On his behalf (معزز ممبر نے چودھری محمد اسد اللہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا۔)

**جناب سپیکر:** جی، مہر صاحب! سوال کا نمبر پکاریں۔

**مہر اشتیاق احمد:** جناب سپیکر! یہ سوال نمبر 4748 ہے۔ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

**جناب سپیکر:** جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے؟

## ایل ڈی اے سے منظور شدہ سکیموں کی تعداد اور متعلقہ دیگر تفصیلات

*4748: **چودھری محمد اسد اللہ:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے 2005 میں پہلی دفعہ پورے ضلع لاہور میں پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیموں کو پاس کرنے کا اختیار قانونی طور پر ایل ڈی اے کو دے دیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایل ڈی اے نے لاہور میں کچھ پرائیویٹ سکیمیں پاس / منظور کی ہیں اگر ہاں تو 2002 سے اب تک کتنی سکیمیں منظور / پاس کی ہیں ان کے نام اور منظور کروانے والے ادارے / اشخاص کے نام کیا ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بعض پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیموں میں بغیر منظوری / پاس کے پلاٹ فروخت کر دیئے گئے اور کچھ میں ابھی بھی پلاٹ فروخت کئے جا رہے ہیں اگر ہاں تو ایل ڈی اے ان کے خلاف کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتا ہے اور کب تک؟

**پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا):**

(الف) یہ درست ہے کہ 2005 میں ضلع لاہور میں پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیموں کو پاس کرنے کا اختیار قانونی طور پر ایل ڈی اے کو دیا گیا ہے۔

(ب) ایل ڈی اے نے اب تک 213 سکیمیں منظور کی ہیں۔لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے ایل ڈی اے میں سی ایم پی سیل پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیموں کے نقشہ جات جانچ پڑتال کرنے کے بعد حتمی منظوری کے لئے ڈائریکٹر جنرل ایل ڈی اے کے پاس بھیجتا ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ کچھ پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیمیں منظوری کے بغیر پلاٹ فروخت کر رہی ہیں / کر دیئے ہیں۔ان کے خلاف چالان کرکے ایل ڈی اے کے مجسٹریٹ صاحبان کو بھیجے جاتے ہیں جو ان کے خلاف قانونی کارروائی کرتے ہیں۔مزید برآں ایل ڈی اے نے عوام الناس کی اطلاع کے لئے بارہا ان غیر قانونی سکیموں کے بارے میں اشتہارات اخبارات میں بھی دیئے ہیں۔(کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

مہر اشتیاق احمد: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (ج) میں کہا گیا ہے کہ جو غیر قانونی ہاؤسنگ سکیمیں تھیں ان کے خلاف کارروائی کی گئی۔ میری گزارش ہے کہ اس کا latest status کیا ہے کیونکہ انہوں نے 2008 میں اشتہار دیا تھا اب دو سال ہو گئے ہیں وہ کس stage پر ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! 2008 میں ضلع لاہور کا سروے کیا گیا تھا۔ میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ جو 131 غیر قانونی سکیمیں منظور شدہ تھیں ان کے چالان کئے گئے جو جوڈیشل مجسٹریٹ کی عدالت میں زیر سماعت تھے۔ ان میں 72 چالانوں کا فیصلہ ہو چکا ہے اور ان کو جرمانے ہو چکے ہیں۔ 59 سکیموں کا مقدمہ زیر سماعت ہے۔

مہر اشتیاق احمد: جناب سپیکر! گزارش ہے کہ ان کے خلاف کارروائی کرنے کے لئے کتنی دیر مزید چاہئے کیونکہ مجسٹریٹ تو ایل ڈی اے کے اپنے ہیں، دو سال تو already ہو گئے ہیں جبکہ identify انہوں نے 2005 میں کیا ہوا ہے؟

جناب سپیکر: وہ پوچھ رہے ہیں کہ کتنا وقت درکار ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! یہ مقدمات تو زیر سماعت ہیں ان کا فیصلہ جوڈیشل مجسٹریٹ صاحب نے کرنا ہے۔ میاں محمد

نواز شریف صاحب کے لانگ مارچ کے بعد اب عدالتیں آزاد ہیں وہ خود فیصلہ کریں گی، ہم نے تو ان سے فیصلہ نہیں کروانا ہے۔

مہر اشتیاق احمد: جناب سپیکر! بات پھر وہیں پر ہے کہ غیر قانونی سکیموں کا جب تک فیصلہ نہیں ہوتا اور لوگوں نے پلاٹ خریدے ہوئے ہیں ان کا کیا بنے گا اور سوال یہ ہے کہ اگر ان کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے اتنی دیر لگے گی تو پھر وہ کیا کریں گے؟

جناب سپیکر: جی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! ہم عدالتوں کے کام میں کوئی مداخلت نہیں کر سکتے۔

جناب سپیکر: عدالتوں کے کام میں مداخلت نہیں کر سکتے۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! اگر عدالت نے بند کیا ہوا ہے تو رجسٹریاں تو ساری کالونیوں میں ہو رہی ہیں جتنی بھی میرے علاقے میں مہر فیاض کالونی اے، بی، سی بلاک میں ہیں، جتنی بھی پرائیویٹ ہاؤسنگ کالونیاں ہیں ان سب میں رجسٹریاں ہو رہی ہیں اور بھائی کہتا ہے کہ ان کو روکا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: وہ آپ ہاؤس میں لکھ کر لائیں پھر ہم اس کا جو بھی انتظام کر سکتے ہیں وہ کریں گے۔ اگلا سوال بھی چودھری محمد اسد اللہ کا ہے۔

جناب شاہجہان احمد بھٹی: جناب سپیکر! On his behalf (معزز ممبر نے چودھری محمد اسد اللہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا۔)

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، اپنا سوال نمبر پکاریں۔

جناب شاہجہان احمد بھٹی: جناب سپیکر! یہ سوال نمبر 4751 ہے۔ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## لاہور۔آبادی کے حساب سے سیوریج سسٹم میں توسیع کے منصوبہ جات

*4751: چودھری محمد اسد اللہ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر کے پھیلاؤ کی وجہ سے موجودہ سیوریج سسٹم ناکافی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ لاہور میں سیوریج کے نظام کو بہتر بنانے کے لئے کچھ منصوبہ جات زیر غور ہیں اگر ہاں تو ان منصوبہ جات میں شامل سکیموں کے نام اور اس پر لاگت کا تخمینہ کیا ہے، تفصیل بیان کی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا):

(الف) یہ درست ہے کہ لاہور شہر کی بڑھتی ہوئی آبادی کے لحاظ سے موجودہ سیوریج سسٹم ناکافی ہے۔واسا نے سیوریج سسٹم 3.5 ملین آبادی کے لئے لگایا تھا جبکہ اس وقت اس سہولت سے مستفید ہونے والی آبادی 5.387 ملین ہے۔

(ب) لاہور میں سیوریج کے نظام کو بہتر بنانے کے لئے اس وقت تین منصوبے زیر تکمیل ہیں جن کی مالیت 3155 ملین روپے ہے اور یہ منصوبے سال 2013 میں مکمل ہو جائیں گے ان کی تفصیل (F/A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔قلیل المدتی منصوبے جو زیر غور ہیں یا عنقریب شروع ہونے والے ہیں ان کی تعداد 13 ہے اور ان منصوبوں کی مالیت 1324 ملین روپے ہے۔یہ منصوبے سال 2011 میں شروع ہونے متوقع ہیں اور ان کی تکمیل مدت دو سال ہے ان کی تفصیل (F/B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

جناب شاہجہان احمد بھٹی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ لاہور کی سیوریج یقیناً دریائے راوی میں جاتی ہے۔کیا حکومت دریائے راوی پر کوئی treatment plant لگانے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ جن اضلاع سے پانی گزرتا ہے ان تک آلودہ پانی نہ جائے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! لاہور میں سیوریج نظام کی بہتری کے لئے پنجاب حکومت اپنے وسائل کے علاوہ بھی

بین الاقوامی ذرائع کے تعاون کے حصول کے لئے کام کر رہی ہے۔ اس سلسلے میں حکومت فرانس اور حکومت جاپان کی مدد سے مندرجہ ذیل منصوبے تیار کئے گئے ہیں جن پر عملدرآمد کے لئے اقدامات کئے جارہے ہیں۔ حکومت فرانس کی مدد سے شمالی لاہور میں گندے پانی کے treatment کا منصوبہ بنایا گیا ہے۔ یہ treatment plant ابتدائی تخمینہ کے مطابق تقریباً 10 کروڑ یورو، جو تقریباً 11- ارب روپے بنتے ہیں، میں مکمل ہوگا جس میں سے 70 فیصد رقم حکومت فرانس آسان قرضے کی شکل میں مہیا کرے گی۔ اس منصوبہ کی feasibility study of tender دستاویزات کی تیاری کے لئے فرانس کی ایک مشاورتی فرم کی خدمات حاصل کر لی گئی ہیں۔ حکومت جاپان لاہور میں بابو صابو کے مقام پر گندے پانی کے treatment plant اور بستی لاہور کے سیوریج۔۔۔

جناب سپیکر: یہ پڑھنے کی بجائے آپ خود ہی بتادیں کہ اتنے عرصے میں یہ کام شروع ہو جائے گا اور ہمارا اس پر اتنا خرچہ ہوگا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! یہ دونوں منصوبے حکومت فرانس اور جاپان کی مدد سے انشاء اللہ جلد از جلد شروع ہو جائیں گے اور لاہور کی آبادی کو مدنظر رکھتے ہوئے کام کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ کی مہربانی ہے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! میرا یہ ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، No supplementary آپ کی بڑی مہربانی۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! شہر کی ایک کروڑ کی آبادی ہے اور سیوریج کا بڑا sensitive مسئلہ ہے اس لئے اس کو discuss ہونا ضروری ہے۔ ابھی ایک سوال ہوا ہے اور میرا اس میں ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (الف) میں فرمایا گیا ہے کہ جب سیوریج کا یہ نظام بنایا گیا تھا تو 3.5 ملین آبادی کے لئے بنایا گیا تھا جو کہ اس شہر کے لئے ناکافی ہے جبکہ جو آبادی اس سیوریج سے سہولت لے رہی ہے وہ 5.3 ملین ہے۔ جس طرح ابھی سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ یہ نیا منصوبہ شروع کر دیا گیا ہے تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو سیوریج کا نیا منصوبہ شروع کیا گیا ہے وہ کتنی آبادی کو cater کرے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! حکومت فرانس اور جاپان کی مدد سے جو منصوبے شروع ہو رہے ہیں وہ پورے ایک کروڑ کی

آبادی کو cater کریں گے۔ اس کے علاوہ حکومت پنجاب نے پہلے بھی تین منصوبے جاری کئے ہوئے ہیں، ایک منصوبہ 1068 ملین کی لاگت سے شروع ہوا ہے، دوسرا 1336 ملین اور تیسرا 751 ملین کی لاگت سے شروع ہوا ہے۔

جناب سپیکر: یہ سارا کچھ ان کو پتا ہے لیکن وہ جان بوجھ کر آپ سے پوچھ رہے ہیں۔ جی، اگلا سوال سردار خالد سلیم بھٹی صاحب کا ہے۔ سوال نمبر بولئے گا۔

سردار خالد سلیم بھٹی: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 4909 ہے۔ اسے پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

## ضلع وہاڑی، سیوریج بچھانے و دیگر ترقیاتی منصوبوں کی تفصیلات

*4909: سردار خالد سلیم بھٹی: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع وہاڑی میں پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کو مالی سال 08-2007 اور 09-2008 کے دوران کتنی رقم ضلعی حکومت اور کتنی صوبائی حکومت کی طرف سے موصول ہوئی؟

(ب) ان سالوں کے دوران کتنی رقم کس کس ترقیاتی منصوبہ پر خرچ ہوئی؟

(ج) کتنی رقم کس کس جگہ واٹر سپلائی و سیوریج بچھانے پر خرچ ہوئی؟

(د) کتنی رقم سرکاری ملازمین کی تنخواہوں / ٹی اے / ڈی اے پر خرچ ہوئی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا):

(الف) ضلع وہاڑی میں پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کو صوبائی حکومت کی طرف سے مالی سال 2007-08 میں 88.188 ملین روپے اور 2008-09 میں 155.540 ملین روپے موصول ہوئے جبکہ ضلعی حکومت کی طرف سے کوئی رقم موصول نہیں ہوئی۔

(ب) مالی سال 2007-08 کے دوران مختلف ترقیاتی منصوبوں پر 84.009 ملین روپے اور مالی سال 2008-09 میں 146.129 ملین روپے خرچ ہوئے۔

(ج) سال 2007-08 اور 2008-09 کے دوران 28 واٹر سپلائی سکیمیں شروع کی گئی تھیں ان میں 9 سکیمیں مکمل ہو گئی تھیں جو کہ اب چل رہی ہیں اور باقی سکیمیں اگلے مالی سال میں جاری ہیں۔ مالی سال 2007-08 اور 2008-09 میں مکمل ہونے والی سکیموں کے نام ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

(د) مالی سال 08-2007 میں سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور ٹی اے، ڈی اے پر -/4703283 روپے اور مالی سال 09-2008 میں -/7069064 روپے خرچ ہوئے۔

جناب سپیکر: جی، ضمنی سوال بولیں۔

سردار خالد سلیم بھٹی: جناب سپیکر! انہوں نے اس سوال کا جو جواب دیا ہے اس میں جز (ج) کے متعلق میرے دو ضمنی سوال ہیں۔ انہوں نے جو ایوان میں لسٹ رکھی ہے اس میں میرے حلقہ کی تین سکیمیں آتی ہیں جن کے نمبر 23، 18، 15 ہیں۔ نمبر 23 اربن واٹر سکیم بورے والا سے متعلق ہے اس کے متعلق میرے دو ضمنی سوال ہیں۔ 10-2009 کے منصوبے میں اربن ایریا کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے اور کتنی خرچ کی گئی ہے، اس وقت منصوبہ پر کتنا کام مکمل ہو چکا ہے، کتنا کام باقی ہے اور باقی کام کب تک مکمل ہو گا؟

جناب سپیکر: جی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! مالی سال 10-2009 میں 13 واٹر سپلائی اور 5 عدد سیوریج ڈرین کے منصوبے جاری تھے جن کی لاگت 588.500 ملین روپے تھی اور اس کے لئے حکومت پنجاب نے 192.162 ملین روپے جاری کئے۔ پورے سال کے دوران 176.471 ملین روپے خرچ ہوئے۔ مالی سال 10-2009 میں دس عدد واٹر سپلائی اور ایک ڈرین سکیم مکمل ہوئی۔

سردار خالد سلیم بھٹی: جناب سپیکر! ابھی کتنا کام باقی ہے؟

جناب سپیکر: وہ پوچھ رہے ہیں کہ ابھی کتنا کام باقی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! دس عدد واٹر سپلائی اور ایک عدد ڈرین سکیم مکمل ہوئی ہیں اور باقی سکیمیں جونہی حکومت پنجاب کی طرف سے فنڈز ملیں گے وہ جلد از جلد مکمل ہو جائیں گی۔

سردار خالد سلیم بھٹی: جناب سپیکر! اس کے مکمل ہونے کی کوئی time limit ہے؟

جناب سپیکر: جی، وہ پوچھ رہے ہیں کہ یہ کب تک مکمل ہوں گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! اسی مالی سال کے اندر مکمل ہوں گی۔

جناب سپیکر: امید ہے کہ آپ اس مالی سال کے دوران مکمل کرلیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! انشاء اللہ مکمل کرلیں گے۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ کی مرضی ہے۔

سردار خالد سلیم بھٹی: جناب سپیکر! بورے والا شہر میں واٹر سپلائی کے چوبیس ٹیوب ویل مکمل ہو چکے ہیں جن کو ابھی تک چالو نہیں کیا گیا، اس کی کیا وجوہات ہیں؟ بورے والا کے شہریوں سے سوتیلی ماں جیسا سلوک کیوں کیا جا رہا ہے جبکہ فنڈز بھی موجود ہیں؟

جناب سپیکر: یہ مسئلہ بڑی دیر سے چل رہا ہے، کبھی اس پر تحریک التوائے کار آتی ہے اور کبھی اس پر سوال آتے ہیں لیکن میرے خیال میں یہ جہاں تھا وہیں کا وہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! 2010-11 میں ضلع وہاڑی اور ضلع بورے والا میں کام جاری ہے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ اس کو اتنا لمبا نہ کریں۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ چوبیس ٹیوب ویل لگ چکے ہیں اور وہ operational کیوں نہیں ہو رہے، کب ہوں گے اور کیسے ہوں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! سیلاب کی وجہ سے فنڈز رکھے ہوئے ہیں اور جونہی فنڈز کی دستیابی ہوگی جلد از جلد اسی مالی سال کے دوران چالو کر دیئے جائیں گے۔

سردار خالد سلیم بھٹی: جناب سپیکر! 25 لاکھ روپیہ فی ٹیوب ویل اس پر خرچ آ چکا ہے اور چالو نہیں کئے جا رہے اس کی وجہ بتا دیں؟

جناب سپیکر: جی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! میرے بھائی کہہ رہے ہیں کہ چوبیس ٹیوب چالو کیوں نہیں کئے جا رہے، حکومت پنجاب پہلے ان لوگوں کا خیال کر رہی ہے جن کو سیلاب کی وجہ سے پینے کا پانی نہیں مل رہا۔ یہی وجہ ہے کہ پہلے ان علاقوں پر توجہ دی جا رہی ہے اور ان کو تو پہلے ہی زیادہ سہولتیں ہیں اور وہ بھی مل جائیں گی۔

سردار خالد سلیم بھٹی: جناب سپیکر! یہ ٹیوب ویل بھی پھر اکھاڑ کر وہاں پر لے جائیں جہاں پر ان کی زیادہ ضرورت ہے۔ بات صرف اتنی ہے کہ پیسے خرچ ہو چکے ہیں، عمارتیں بن چکی ہیں اور تمام سامان لگ چکا ہے۔ اب انہوں نے کنکشن لینے ہیں اور کام چالو کرنا ہے۔ کیا وہاں پر کسی VIP کی آمد ہے جس نے اس کا افتتاح کرنا ہے، ہمیں کوئی وجہ تو بتائی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! میرے بھائی جو بورے والا میں چوبیس ٹیوب ویلوں کی بات کر رہے ہیں ہمارے محکمہ واسا نے کنکشن کے لئے واپڈا والوں کو رقم ادا کر دی ہے۔ واپڈا والوں کی لوڈشیڈنگ کے بارے میں بھی آپ کو پتا ہے۔ یہ کنکشن نہ لگنے کی وجہ سے بند ہیں اور جونہی واپڈا والے کنکشن لگا دیں گے تو وہ چالو ہو جائیں گے۔

سردار خالد سلیم بھٹی: جناب سپیکر! آپ ہمیں فنڈز دے دیں، وہاں پر کنکشن کی کوئی problem نہیں ہے۔ آپ اس کو own تو کریں اور اگر آپ نہیں کر سکتے تو بلدیہ کو ہدایت کر دیں کہ اس کے کنکشن چالو کروائیں اور یہ ہمارا issue ختم کروا دیں۔

جناب سپیکر: جی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! فنڈز محکمہ واپڈا کو دیئے گئے ہیں، ان کو اس کی کاپی فراہم کر دیتے ہیں، یہ خود چالو کروا دیں۔

سردار خالد سلیم بھٹی: جناب سپیکر! آپ کسی محکمہ کو کہیں کہ اس کو own کر کے apply کریں اور اگلے دن ہم ان کو کنکشن لے کر دیں گے۔ بجلی اتنی بھی کم نہیں ہے کہ آپ کو کنکشن نہ مل سکیں۔

جناب سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ میں بھی اپنی طرف سے کوشش کرتا ہوں اور آپ بھی اپنی طرف سے کوشش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! ہم ان کی مشاورت سے کام مکمل کر لیں گے۔

جناب سپیکر: جی، بہت مہربانی۔ اب محمد محسن خان لغاری صاحب کا سوال ہے۔

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! On his behalf.

جناب سپیکر: وہ ابھی تو خود یہاں تشریف فرما تھے اب کدھر گئے ہیں؟

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! وہ کہیں تشریف لے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: تو پھر رہنے دیں اور میری بات سنیں۔ اگر وہ خود یہاں نہ ہوں تو پھر On his behalf. ٹھیک ہے اور جب وہ یہاں موجود ہوں تو پھر On his behalf کیسے؟

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! لغاری صاحب آ گئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، اب بتائیں؟ لغاری صاحب! سوال نمبر بولئے گا۔

جناب محمد محسن خان لغاری: سوال نمبر 5064 ہے اور اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

## لاہور۔ ایل ڈی اے کے 23 بلڈنگ انسپکٹرز کی سبکدوشی کی تفصیلات

*5064: جناب محمد محسن خان لغاری: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایل ڈی اے کے اعلیٰ حکام نے ٹاؤن پلاننگ و کمرشل برانچ میں برسوں سے تعینات تقریباً 23 بلڈنگ انسپکٹروں کو سبکدوش کر دیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ فیلڈ سٹاف نہ ہونے کے باعث غیر قانونی تعمیرات کے واقعات بڑھ گئے ہیں؟

(ج) مذکورہ سبکدوش افسروں کے خلاف کیا الزامات تھے اور کیا باقاعدہ انکوائری کی گئی اور کن کن اہلکاروں کے خلاف الزامات ثابت ہوئے، مکمل تفصیل ایوان کی میز پر رکھی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا):

(الف) یہ درست ہے کہ 23 بلڈنگ انسپکٹروں کو سبکدوش کر دیا گیا ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے نئے بھرتی کئے گئے اسسٹنٹ ڈائریکٹرز کو فیلڈ کی ذمہ داری بھی دی گئی ہے اور تمام غیر قانونی تعمیرات پر نوٹس اور مسماری کی کارروائی عمل میں لائی جا رہی ہے۔

(ج) سبکدوش افسران کے خلاف غیر قانونی تعمیرات میں ملوث ہونے کے الزامات تھے باقاعدہ انکوائری اینٹی کرپشن میں جاری ہے جن اہلکاروں کے خلاف الزامات ثابت ہوئے ہیں ان میں قاضی مسعود اور آفتاب احمد خان شامل ہیں باقی افسران پر انکوائری فی الحال جاری ہے۔

جناب سپیکر: جی، ضمنی سوال بولیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! اس کے جز (ب) میں جواب دیا گیا ہے کہ نئے بھرتی کئے گئے اسسٹنٹ ڈائریکٹر کو فیلڈ کی ذمہ داری بھی دی گئی ہے اور تمام غیر قانونی تعمیرات پر نوٹس اور مسماری کی کارروائی عمل میں لائی جارہی ہے تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو نئے لوگ بھرتی کئے گئے ہیں، کب بھرتی کئے گئے ہیں، ان کا تعلیمی معیار کیا تھا اور کس قسم کے لوگوں کو بھرتی کیا گیا؟ پھر اس میں لکھا گیا ہے کہ ان پلازوں کی مسماری کی جو مہم ہے وہ جاری ہے۔ ہمیں تو پلازے مسمار ہوتے ہوئے نظر نہیں آرہے۔ پہلے تو نظر آرہے تھے کہ ڈیوس روڈ پر مسمار کئے جارہے ہیں اور مین بلیووارڈ پر مسمار کئے جارہے تھے لیکن پچھلے چھ آٹھ ماہ سے کہیں پر یہ عمل ہوتا ہوا نظر نہیں آرہا۔ جن جن buildings پر اب یہ کارروائی کی جارہی ہے ان کی مہربانی کر کے ہمیں تفصیل بتا دیں؟

جناب سپیکر: جی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! سپریم کورٹ آف پاکستان نے لاہور میں تعمیر شدہ کمرشل پلازوں اور غیر قانونی تعمیرات کو چیک کرنے کے لئے ایک کمیشن تشکیل دیا تھا۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے پوچھتا ہوں کہ میں نے سپریم کورٹ کے فیصلے کی بات نہیں پوچھی۔ میں نے تو یہ پوچھا ہے کہ یہاں پر building inspectors کو نکال کر اسسٹنٹ ڈائریکٹر بھرتی کئے گئے ہیں ان کا تعلیمی معیار کیا ہے، کس پالیسی کے تحت وہ بھرتی کئے گئے ہیں اور ان کا کوئی اشتہار آیا، inspectors کا کام اسسٹنٹ ڈائریکٹر کریں گے؟ اس میں میرا دوسرا سوال یہ تھا کہ کارروائی عمل میں لائی جاری ہے، میں نے کہا کہ وہ ہمیں نظر نہیں آرہی، اس کی ہمیں لسٹ بتا دیں، سپریم کورٹ کے فیصلے والی پرانی کہانی کو چھوڑ کر جو سوال پوچھا گیا ہے اس کا جواب دیں۔

جناب سپیکر: جی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! محترم لغاری صاحب پہلے جواب سن لیں اور اگر مطمئن نہ ہوں تو۔۔۔

جناب سپیکر: آپ contempt کی کوشش نہ کریں، کہیں معاملات خراب نہ ہوں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! سپریم کورٹ کے فیصلے کا میرے جواب سے کوئی تعلق نہیں ہے اور یہ تو پھر محمد بن قاسم سے شروع نہ کریں۔ میں پرانی تاریخ میں جانے کی بات نہیں کر رہا، میں ابھی کی بات کر رہا ہوں کہ ابھی اس کی کیا صورتحال ہے؟

جناب سپیکر: جی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! لغاری صاحب کو پوری وضاحت دینا چاہتا ہوں کہ کمیشن بنایا گیا تھا، جس کی سربراہی لاہور ہائی کورٹ کے سابق جج جسٹس ریاض کیانی صاحب کر رہے تھے اور دو ماہرین تعمیرات شامل تھے اور 550 پلازے تھے جن میں سے 400 کو غیر قانونی قرار دیا گیا، وہ اعلیٰ عدالتوں میں زیر سماعت ہیں اس لئے ان کے خلاف کارروائی نہیں کی جا رہی۔ میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میں نے یہ سوال پوچھا ہے کہ انسپکٹروں کی جگہ جو اسسٹنٹ ڈائریکٹر بھرتی کئے گئے ہیں ان کے بارے میں بتائیں۔

جناب سپیکر: جی، بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! اسسٹنٹ ڈائریکٹر کی بھرتی کے حوالے سے انہوں نے جو سوال کیا ہے وہ fresh question بنتا ہے۔ یہ fresh question دیں اس کا مکمل جواب دے دیا جائے گا۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! جواب میں درج ہے، میں جواب میں سے پوچھ رہا ہوں۔ میرے سوال میں کوئی ایسا subject نہیں ہے جو دیئے گئے جواب میں نہ ہو۔ انسپکٹر اور اسسٹنٹ ڈائریکٹر کیا ایک ہی کام کرتے ہیں؟ دیکھیں! پرچی آ رہی ہے۔

جناب سپیکر: آ جانے دیں اس پر آپ کو کیا اعتراض ہے؟

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! بوٹی آ رہی ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو جواب نہیں آتا۔

جناب سپیکر: یہ بات نہ کیا کریں، آپ کی یہ بات مناسب نہیں ہے۔ بڑی مہربانی۔ وہ جو جواب دینے لگے ہیں وہ سُنیں۔

مہر اشتیاق احمد: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: آپ کیسے ضمنی سوال کر سکتے ہیں؟ انہیں جواب دینے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! 23 بلڈنگ انسپکٹر اور sub-engineers کو high rise building commission کی سفارشات کی روشنی میں عہدوں سے فوری طور پر ہٹا دیا گیا ہے۔ مذکورہ اہل کاران میں سے زیادہ تر sub-engineers ہیں جنہیں ٹاؤن پلاننگ میں عملہ کی کمی کی وجہ سے بلڈنگ انسپکٹر کے عہدے پر تعینات کیا گیا تھا۔ حال ہی میں اٹھائیس اسسٹنٹ ڈائریکٹروں کو شعبہ ٹاؤن پلاننگ میں NTS test کے ذریعے اور انٹرویو لے کر بھرتی کیا گیا ہے اور اب انہوں نے field کا کام سنبھال لیا ہے۔ اس لئے وہ بلڈنگ انسپکٹر عملہ کی کمی کی وجہ سے تھے، وہ انسپکٹر نہیں تھے، وہ sub-engineers تھے اب ان کو اپنی جگہ بھیج دیا گیا ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میرے سوال کا جواب ابھی تک نہیں آیا۔ جو انسپکٹر کی job تھی اب کیا وہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر کریں گے؟

مہر اشتیاق احمد: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: مہر صاحب! آپ تشریف رکھیں، اُن کا سوال ہے وہ اپنے سوال کا جواب لے رہے ہیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! مہر صاحب کو سوال کرنے دیں۔

مہر اشتیاق احمد: جناب سپیکر! ایک انسپکٹر کے خلاف کارروائی کی گئی اور وہ بے گناہ ثابت ہوئے ہیں کیا ان کو بحال کر دیا گیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، اُن کی کوئی انکوائری ہوئی ہو گی، ان میں سے جو بے گناہ ثابت ہوئے کیا ان کو بحال کر دیا گیا ہے یا نہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! 23 بلڈنگ انسپکٹر تھے ان میں سے 14 انسپکٹر قصور وار تھے ان کو suspend کیا گیا ان کے خلاف محکمانہ کارروائی جاری ہے اور باقیوں کو بحال کر دیا گیا ہے۔

مہر اشتیاق احمد: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ میں ایک انسپکٹر کا نام بتاتا ہوں، اس کا نام فیاض ظہور ہے۔ میری اطلاع کے مطابق آج تک انکوائری میں اس کے خلاف کوئی جرم ثابت نہیں ہوا۔ وہ بے گناہ

تھا لیکن اس کے مطابق بھی اسے بحال نہیں کیا گیا۔ یہ اس کی انکوائری کروالیں اور اس کے بعد یہ ہاؤس میں بتائیں۔ میرے خیال میں یہ صحیح جواب نہیں دے رہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! ان کی انکوائری چل رہی ہوگی، اگر انکوائری میں ثابت ہوا ہے کہ وہ بے گناہ ہیں تو ان کو بحال کر دیا جائے گا۔

مہر اشتیاق احمد: جناب سپیکر! میرے نوٹس کے مطابق گزشتہ تین ماہ پہلے جو PEEDA کی انکوائری تھی اس میں انہوں نے کہا کہ یہ بے گناہ ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ وہ ان دِنوں میں جب اس پر allegation لگا وہ وہاں پر تعینات ہی نہیں تھا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! میرے بھائی انسپکٹر کے ساتھ انکوائری میں آئیں پھر اگر بے گناہ ہوں گے تو بحال کر دیئے جائیں گے۔ اگر ان کو اتنی ہی ان کے ساتھ ہمدردی ہے۔

جناب سپیکر: جی، آج ہی ان کا کیس دیکھیں۔ آپ کو جو نشاندہی کی گئی ہے اس کے مطابق ان کا کیس آج ہی منگوائیں۔ اگر وہ بے گناہ ہے تو اس کو بحال کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! جب وہ انسپکٹر انکوائری میں پیش ہوں گے اس کے بعد جو بھی فیصلہ ہوگا اس کے مطابق ہی ان کو بحال کیا جائے گا۔

مہر اشتیاق احمد: جناب سپیکر! میں عرض کر رہا ہوں کہ وہ انکوائری میں بے گناہ ثابت ہو چکے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، اس انسپکٹر کا نام فیاض ہارون ہے، اس کا نام لکھیں۔ اگر یہ انکوائری میں exonerate ہوا ہے تو پھر آپ اس کو کیوں بحال نہیں کرتے؟ (نعرہ ہائے تحسین)

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! اس کو check کر لیتے ہیں۔

مہر اشتیاق احمد: جناب سپیکر! دو تین مہینے پہلے فیصلہ ہو گیا ہے مگر وہ ابھی تک بحال نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: جی، انشاء اللہ بحال کریں گے اور آپ کو بتائیں گے۔

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر! میرا ایک بہت ضروری ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: اب تو bell بھی ہو گئی ہے۔ آپ اب ضمنی سوال لے کر آ گئے ہیں۔ چلیں، آپ کی مرضی ہے۔

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری موصوف سے میرا سوال یہ ہے کہ جز (ج) کے جواب میں انہوں نے کہا ہے کہ انکوائری اینٹی کرپشن میں pending ہے۔ دو افسران کے خلاف الزامات ثابت ہوئے ہیں باقی still pending ہیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا اینٹی کرپشن ڈیپارٹمنٹ میں کوئی ایف آئی آر درج ہوئی تھی، اگر ہوئی تھی تو وہ کتنے لوگوں کے خلاف ہوئی تھی، دو guilty prove ہوئے ہیں باقیوں کے بارے میں Inquiry Officer کا opinion نہیں آیا؟ یہ وضاحت کریں، یہ vague بات ہے اور میرے فاضل بھائی نے ابھی جو ایک بندے کے بارے میں کہا ہے ہاؤس اس بات کی تفصیل چاہتا ہے کہ جو لوگ قومی مجرم ہیں جنہوں نے پلازوں کی تعمیر کے اندر اپنے ہاتھ کرپشن سے رنگے ہیں۔ ان کے حوالے سے صرف دو لوگوں کا guilty ہونا اور باقی کے بارے میں مبہم جواب ہونا، یہ بڑی عجیب بات ہے۔ اس کے بارے میں ہاؤس کو اعتماد میں لیں اور اس میں تفصیلاً بتائیں کہ وہ کونسی ایف آئی آر تھی اور اس میں Inquiry Officer کا opinion کیا ہے؟ بہت شکریہ

جناب سپیکر: ماشاءاللہ آپ وکیل بھی ہیں تو کیا یہ fresh question نہیں بنتا؟

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر! یہ relevant ہے۔

جناب سپیکر: نہیں۔ جس طرح سے دوسرے دوست محنت کرتے ہیں آپ بھی تھوڑی سی محنت کر لیا کریں۔ تکلیف کریں۔

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر! اگر آپ قبول فرمائیں تو میں نے عرض یہ کیا ہے کہ ابھی یہاں انہوں نے کہا ہے کہ دو guilty ہوئے ہیں باقی کی انکوائری pending ہے۔

جناب سپیکر: جی، ہم ان سے جواب لیتے ہیں۔ منسٹر صاحب! جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! دو کے خلاف انکوائری ثابت ہو گئی ہے باقی کے خلاف انکوائریز زیر سماعت ہیں۔ جونہی فیصلہ ہو گا پھر ہی پتا چلے گا۔ اگر یہ تفصیل چاہتے ہیں تو fresh question دیں۔ پوری تفصیل ایوان میں پیش کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

مہر اشتیاق احمد: جناب سپیکر! ایک ڈائریکٹر جس کا نام محمد اکرم تھا جن کو گنہگار ثابت کیا گیا۔ ان کی increment کاٹ لی گئی وہ بھی یہاں پر درج نہیں ہے تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جو بے گناہ تھا اسے تو بحال نہیں کیا گیا اور جو گنہگار تھا اس کی صرف increment کاٹی ہے۔ عجیب سی باتیں ہیں۔ یہاں پر اس کا نام بھی نہیں درج میں نے اس کا نام بتا دیا ہے، محمد اکرم ہے۔

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر! اس سوال کو مہربانی کر کے consider pending کیا جائے اور وزیر صاحب اس کا ہاؤس کو مکمل طور پر جواب دیں۔

جناب سپیکر: جی، نہیں اس کو pending نہ کیا جائے اس پر ہم ان سے مکمل جواب لیں گے۔ یہ ہاؤس میں آکر مکمل جواب دے دیں گے۔ اس کی پوری طرح تحقیق کی جائے۔ سوال pending نہیں ہوگا۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! On his behalf

جناب سپیکر: کون سے والا؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! سوال نمبر 5067 ہے۔

جناب سپیکر: حضرت صاحب! میں نے تو ابھی کوئی نام ہی نہیں پکارا۔ ادھر گھڑی کی طرف دیکھیں اور اپنی چال کی طرف دیکھیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ابھی دو منٹ رہتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ابھی دو منٹ رہتے ہیں اس لئے میں چاہتا تھا کہ یہ سوال کر لوں۔

جناب سپیکر: آپ کتنے بجے تشریف لائے ہیں؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں پتا کرتا رہتا ہوں کہ آپ ہاؤس میں کب تشریف لائے، کیا ہوا؟

جناب سپیکر: انجینئر صاحب تشریف فرما ہیں۔ جی، انجینئر صاحب!

انجینئر قمر الاسلام راجہ: جناب سپیکر! اگر شیخ صاحب بہت ضروری سمجھتے ہیں تو میرے behalf پر وہ یہ سوال کر لیں۔ (قہقہہ)

جی، سوال نمبر 5067 ہے اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

## واسالاہور کے خسارہ وبقایاجات کی تفصیلات

*5067:انجینئر قمرالاسلام راجہ :کیا وزیرہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

کیا یہ درست ہے کہ محکمہ واسالاہور کا خسارہ /بقایاجات بڑھ کرایک ارب روپے کے قریب پہنچ گیاہے،ان بقایاجات کی ریکوری کے لئے کیااقدامات اٹھائے جارہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفراقبال ناگرا):

مورخہ31-12-2008تک مبلغ-/2023597327روپے بقایاجات کے ضمن میں بذمہ صارفین تھے جن میں سے مبلغ -/579250843 روپے سال2009 تک وصول کر لئے گئے-مزید برآں6935 عدد کنکشن پانی وسیور پکڑے گئے جن کو محکمہ کی پالیسی کے مطابق ریگولرائیز کرتے وقت سابقہ ایک سال کے بل کے برابر جرمانہ لاگو کیا گیا جس کی وجہ سے محکمہ کے ریونیو میں اضافہ ہوااور بقایاجات بھی بڑھ گئے جو31-12-2009تک مبلغ -/2117578589روپے ہیں جس کی بلحاظ ٹاؤن تفصیل درج ذیل ہے:-

| نام ٹاؤن | 31-12-2008 تک بقایاجات | 31-12-2009 تک وصولی | 31-12-2009کو نئے کنکشنوں کے اضافہ کے ساتھ کل بقایاجات |
|---|---|---|---|
| علامہ اقبال | -/307183528 | -/99954598 | -/342364642 |
| عزیز بھٹی | -/48962953 | -/68107804 | -/51002788 |
| شالیمار | -/218751711 | -/192653981 | -/224900980 |
| گنج بخش | -/593153000 | -/94984000 | -/605174000 |
| راوی ٹاؤن | -/544810135 | -/77586460 | -/625040179 |
| نشتر ٹاؤن | -/310736000 | -/45964000 | -/269096000 |
| میزان | -/2023597327 | -/579250843 | -/2117578589 |

جناب سپیکر:جی۔

انجینئر قمرالاسلام راجہ:اس میں میرا ضمنی سوال صرف یہ ہے کہ یہ جتنے towns ہیں ان میں recovery کا بتایا گیاہے۔اگر ہر سال میں دیکھیں تو پچھلے سال31-12-08 کی نسبت 31-12-09 کی recovery کے جو کل بقایاجات ہیں وہ بڑھ گئے ہیں۔میرا مختصر اًسوال یہ ہے کہ کیا پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس بات کا جواب دیں گے کہ WASA defaulter friendly کی کارکردگی اس سال میں

بہتر ہوئی ہے یا پچھلے سال کی نسبت اس سال اس نے ناقص کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے؟ بقایاجات کی روشنی میں مجھے جواب دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! مالی سال 10-2009 میں سابقہ مالی سال 09-2008 کی نسبت 12 فیصد وصولی زیادہ کی گئی ہے۔

انجینئر قمرالاسلام راجہ: جناب سپیکر! میں نے بقایاجات کے حوالے سے سوال کیا تھا کہ تمام میزان بھی دیکھ لیا جائے اور تمام بقایاجات بھی دیکھ لیں کہ 08-12-31 کی نسبت 09-12-31 میں سوائے نشتر ٹاؤن کو چھوڑ کر تمام ٹاؤنز میں بقایاجات پچھلے سال کی نسبت بڑھ گئے ہیں۔ میرا یہ سوال ہے کہ آیا یہ کارکردگی کو کہاں place کریں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! صارفین کی طرف پچھلے مالی سال 09-2008 اور 10-2009 کے درمیان جو بقایاجات تھے ان کی پچھلے سال کی نسبت 12 فیصد زیادہ وصولی کی گئی ہے۔ 10-09-23 تک مبلغ 9 کروڑ 11 لاکھ 3394 روپے نادہندہ صارفین سے وصول کئے گئے جن کے ذمہ 2 کروڑ 4 لاکھ 95024 روپے تھے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! یہ کہاں سے figures پڑھ رہے ہیں؟

شیخ علاؤالدین: جناب! وہ اس کو devalue کر کے بتا رہے ہیں ویسے وہ 2۔ارب روپے ہیں۔ (قہقہے) جناب سپیکر! میں ایک ضمنی سوال کر لوں۔

**MR SPEAKER:** Time is over now.

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آج تو بڑا مبارک دن ہے۔ ایک سوال کا تو آپ مجھے کہہ چکے تھے۔

**MR SPEAKER:** No, thank you. Time is over now.

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

## نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

### ضلع سرگودھا۔ سال 08-2007 اور 09-2008 میں فراہم کی گئی رقم و دیگر تفصیلات

*5157: **محترمہ زوبیہ رباب ملک:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ضلع سرگودھا کو سال 08۔2007 اور 09۔2008 کے دوران کتنی رقم کس کس مد کے لئے موصول ہوئی؟

(ب) ان سالوں کے دوران کتنی رقم کن کن سیوریج سکیموں پر خرچ ہوئی، ان سکیموں کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ج) کتنی رقم پرانی سکیموں کی بحالی اور مرمت پر خرچ ہوئی، ان کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(د) کتنی رقم نئی سکیموں پر خرچ ہوئی، ان سکیموں کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ہ) اس وقت کتنی سکیموں پر کام جاری ہے ان سکیموں کے نام بتائیں نیز یہ کب تک مکمل ہوں گے؟

**وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):**

(الف) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈویژن سرگودھا کو سال 08-2007 سکیموں کی مد میں مندرجہ ذیل رقوم وصول ہوئیں:-

| | |
|---|---|
| 1۔اربن واٹر سپلائی سکیم | Rs. 25.705 Million |
| 2۔اربن سیوریج، ڈرینج سکیم | Rs. 48.400 Million |
| 3۔رورل واٹر سپلائی سکیم | Rs. 23.731 Million |
| 4۔رورل سیوریج، ڈرینج سکیم | Rs. 167.705 Million |
| کل رقم | Rs. 265.541 Million |

09-2008 سکیموں کی مد میں مندرجہ ذیل رقوم وصول ہوئیں:-

| | |
|---|---|
| اربن واٹر سپلائی سکیم | Rs. 3.560 Million |
| اربن سیوریج، ڈرینج سکیم | Rs. 34.000 Million |
| رورل واٹر سپلائی سکیم | Rs. 122.397 Million |
| رورل سیوری، ڈرینج سکیم | Rs. 145.462 Million |
| کل رقم | Rs. 301.417 Million |

(ب)

## سال 2007-08

| نام سکیم | تخمینہ لاگت | خرچہ 2007-08 |
|---|---|---|
| 1-اربن ڈرینج سکیم میانی (Revised) | Rs. 10.263 Million | Rs. 9.737 Million |
| 2-اربن ڈرینج سکیم بھیرہ (Revised) | Rs. 21.983 Million | Rs. 22.048 Million |
| 3-آر سی سی پائپ "72 فرام سلانوالی روڈ | Rs. 47.323 Million | Rs. 26.907 Million |
| 4-کمپری ہنسو سیوریج ڈرینج سکیم کوٹ مومن | Rs. 57.175 Million | Rs. 27.500 Million |
| کل رقم | Rs. 136.747 Million | Rs. 86.192 Million |

## سال 2008-09

| نام سکیم | | |
|---|---|---|
| آر سی سی پائپ "72 فرام سلانوالی روڈ | Rs. 47.323 Million | Rs. 36.884 Million |
| کمپری ہنسو سیوریج ڈرینج سکیم کوٹ مومن | Rs. 57.178 Million | Rs. 51.487 Million |
| رورل سیوریج ڈرینج سکیم دوود | Rs. 9.990 Million | Rs. 6.003 Million |
| کل رقم | Rs. 114.491 Million | Rs. 94.374 Million |

(ج)

| سال 2007-08 نام سکیم | تخمینہ لاگت | خرچہ |
|---|---|---|
| نہ ہے | نہ ہے | نہ ہے |
| سال 2008-09 نام سکیم | تخمینہ لاگت | خرچہ |
| 1-بحالی و مرمت واٹر سپلائی سکیم اجنالہ | Rs. 2.766 | Rs. 1.333 |
| 2-بحالی و مرمت واٹر سپلائی سکیم چک نمبر 13.ASB | Rs. 1.290 | Rs. 1.581 |
| 3-بحالی و مرمت واٹر سپلائی سکیم چک نمبر 60−NB | Rs.2.553 | Rs. 2.277 |
| 4-بحالی و مرمت واٹر سپلائی سکیم چک نمبر 16.SB | Rs. 5.920 | Rs. 4.830 |
| 5-بحالی و مرمت واٹر سپلائی سکیم دیووال | Rs. 6.314 | Rs. 0.879 |
| 6-بحالی و مرمت واٹر سپلائی سکیم چک نمبر 9−ML | Rs. 6.031 | Rs. 4.863 |
| 7-بحالی و مرمت واٹر سپلائی سکیم استقلال آباد | Rs. 9.908 | Rs. 9.144 |
| 8-بحالی و مرمت واٹر سپلائی سکیم چک نمبر 87−NB | Rs. 2.000 | Rs.1.781 |
| 9-بحالی و مرمت واٹر سپلائی سکیم چک نمبر 48.NB | Rs. 3.547 | Rs. 1.676 |
| 10-بحالی و مرمت واٹر سپلائی سکیم چک نمبر 50.NB | Rs. 18.692 | Rs. 15.381 |
| 11-بحالی و مرمت واٹر سپلائی سکیم چک نمبر 107.SB | Rs. 2.762 | Rs. 2.316 |
| 12-بحالی و مرمت واٹر سپلائی سکیم چک نمبر 113.SB | Rs. 4.300 | Rs. 1.911 |
| 13-بحالی و مرمت واٹر سپلائی سکیم چک نمبر 115.SB | Rs. 5.556 | Rs. 4.817 |
| 14-بحالی و مرمت واٹر سپلائی سکیم چک نمبر 126.SB | Rs.4.388 | Rs. 2.832 |
| 15-بحالی و مرمت واٹر سپلائی سکیم چک نمبر 125.SB | Rs. 5.832 | Rs. 4.651 |
| 16-بحالی و مرمت واٹر سپلائی سکیم سیال شریف | Rs. 1.982 | Rs. ----- |

| | | |
|---|---|---|
| 17-بحالی ومرمت واٹر سپلائی سکیم ہنگ | Rs. 4.120 | Rs. ---- |
| 18-بحالی ومرمت واٹر سپلائی سکیم مانگوالی | Rs. 3.764 | Rs. 1.770 |
| 19-بحالی ومرمت واٹر سپلائی سکیم علی پور سیداں | Rs. 10.732 | Rs. ---- |
| 20-بحالی ومرمت واٹر سپلائی سکیم نواب پور | Rs. 2.616 | Rs. 0.310 |
| 21-بحالی ومرمت واٹر سپلائی سکیم کالرہ | Rs. 4.442 | Rs. 0.432 |
| کل رقم | Rs. 109.745 | Rs. 62.757 |

(د) نئی جاری سکیموں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) سکیموں کی مطلوبہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

## لاہور میں قواعد کے برعکس پلازوں کی تعمیر و دیگر تفصیلات

*5230: انجینئر قمرالاسلام راجہ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں ایل ڈی اے کے زیر کنٹرول تقریباً چار سو کے قریب پلازے اور کثیر المنزلہ عمارتیں ایسی ہیں جن میں منظور شدہ نقشوں اور تعمیراتی قواعد کے برعکس تعمیرات اور تبدیلیاں کی گئیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ سب کچھ ایل ڈی اے کے عملہ کی نااہلی اور ملی بھگت کا نتیجہ ہے اگر یہ درست ہے تو ذمہ داران کے خلاف کیا کارروائی کی گئی؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) درست ہے کہ لاہور میں ایل ڈی اے کے زیر کنٹرول تقریباً چار سو کے قریب پلازے اور کثیر المنزلہ عمارتیں ایسی ہیں جن میں منظور شدہ نقشوں اور تعمیراتی قواعد کے برعکس تعمیرات اور تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ غیر قانونی پلازے ایل ڈی اے کے زیر کنٹرول ایریا میں تعمیر ہوئے جن کے خلاف کارروائی عمل میں لائی گئی اور ان میں سے بہت سے پلازوں پر demolition کی کارروائی عمل میں لائی جا چکی ہے۔

(ب) درست ہے کہ یہ سب کچھ ایل ڈی اے کے عملہ کی نااہلی اور ملی بھگت کا نتیجہ ہے ذمہ داران کے خلاف انٹی کرپشن میں انکوائری جاری ہے جن میں سے بہت سے بلڈنگ انسپکٹرز بھی شامل ہیں۔

## جناح باغ اور ڈی گراؤنڈ پارک فیصل آباد کا رقبہ و دیگر تفصیلات

*5566: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جناح باغ اور ڈی گراؤنڈ پارک فیصل آباد کتنے رقبہ پر مشتمل ہیں؟

(ب) ان میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ج) ان پارکوں کی دیکھ بھال پر سال 08-2007 اور 09-2008 کے دوران کتنی رقم خرچ کی گئی ہے؟

(د) ان پارکوں کو مزید develop کرنے کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) رقبہ جناح باغ 50 ایکڑ 0 کنال 13 مرلے ہے جبکہ رقبہ ڈی گراؤنڈ 8 ایکڑ 7 کنال ہے۔

(ب) عملہ باغبانی کی شدید کمی کے باوجود باغ جناح میں 58 اہلکار اور ڈی گراؤنڈ پارک میں 13 اہلکار کام کرتے ہیں۔

(ج) خرچہ برائے سال 2007-08 جناح باغ

| | |
|---|---|
| خرچہ تنخواہ عملہ جناح باغ 2007-08 | 5375904/- روپے |
| متفرق خرچہ جناح باغ 2007-08 | 410623/- روپے |
| کل | 5786527/- روپے |
| خرچہ برائے سال 2008-09 جناح باغ | |
| خرچہ تنخواہ عملہ جناح باغ 2008-09 | 6444264/- روپے |
| متفرق خرچہ عملہ جناح باغ 2008-09 | 732919/- روپے |
| کل | 7177183/- روپے |
| خرچہ برائے سال 2007-08 ڈی گراؤنڈ پارک | |
| خرچہ تنخواہ عملہ گراؤنڈ | 1428000/- روپے |
| متفرق اخراجات ڈی گراؤنڈ | 1729791/- روپے |
| کل | 3157791/- روپے |
| خرچہ برائے سال 2008-09 ڈی گراؤنڈ پارک | |
| خرچہ تنخواہ عملہ گراؤنڈ | 1524000/- روپے |
| متفرق اخراجات ڈی گراؤنڈ | 276411/- روپے |
| کل | 1800411/- روپے |

(د) جناح باغ کی ڈویلپمنٹ کا PC-I تیار کیا جارہا ہے۔

## پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی فیصل آباد کا قیام و دیگر تفصیلات

*5567: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی فیصل آباد کا قیام کب عمل میں آیا؟

(ب) اس کی تحویل میں کتنے پارک کس کس جگہ ہیں؟

(ج) ان پارکوں کا رقبہ کتنا ہے، تفصیل علیحدہ علیحدہ بتائیں؟

(د) اس کے قیام سے آج تک انہوں نے کتنے پارکس فیصل آباد میں develop کئے ہیں اور کتنے نئے قائم کئے ہیں؟

(ہ) اس کو سال 2009-10 کو کتنا بجٹ فراہم کیا گیا؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پارکس اینڈ ہارٹیکلچر ایجنسی کا قیام مورخہ 2009-07-1 کو عمل میں آیا۔

(ب) اس کی تحویل میں کل 217 پارک ہیں۔لسٹ تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پارکوں کل کل رقبہ 385 ایکڑ 6 کنال اور 10 مرلے ہے اور محل وقوع کے حوالہ سے تفصیلی لسٹ تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) جڑانوالہ روڈ پر ایک فواروں والا نیا پارک قائم کیا گیا ہے جبکہ ایجنسی کے قیام پذیر ہونے پر جتنے پارک ٹی ایم ایز اور ایف ڈی اے سے ڈویلپڈ تحویل میں آئے ان کی maintenance شدید قلت عملہ (سپر وائزری و دیگر سٹاف) احسن طریقہ سے کی جارہی ہے۔ گرین بیلٹس الائیڈ روڈ، جیل روڈ لیاقت روڈ کوتوالی روڈ، بلال روڈ، کچہری روڈ، لاری اڈا روڈ، مال روڈ، جڑانوالہ روڈ، ستیانہ روڈ، طارق روڈ، صدیقیہ مسجد تلہ پہاڑی گراونڈ، سوساں روڈ، پہاڑی گراونڈ تا کوہ نور چوک، جھنگ روڈ، ہلال احمر چوک، جی ٹی ایس چوک، ریلوے سٹیشن چوک، چناب کلب چوک و دیگر تکونیوں کی نہ صرف ری ڈویلپمنٹ کی گئی ہے بلکہ ان علاقہ جات میں واقع باغبانی کے رقبہ و گرین بیلٹس میں زیبائشی گھاس اور پودے لگا کر ٹیکنیکل طریقہ سے لینڈ اسکیپنگ

کر دی گئی ہے اور مزید بہتری کی کوشش کی جارہی ہے۔ پانچ اہم چوکوں / مقامات پر فوارے بھی لگائے ہیں جن کو عوام الناس میں خوب پذیرائی ہوئی ہے۔

نہری پانی کی شدید کمی اور زمینی پانی کے کڑوا ہونے کی وجہ سے علاقہ جات باغبانی کی سیرابی میں شدید مشکلات کا سامنا ہے۔ علاقہ کو پانی بذریعہ واٹر باؤزرز اور واٹر لاریز دیا جاتا ہے اس ضمن میں استعمال ہونے والی مشینری کی شدید کمی ہے جس کے لئے صوبائی حکومت سے مدد کی درخواست کی جاتی ہے۔

(ہ)

| | | | |
|---|---|---|---|
| (الف) | نان ڈویلپمنٹ فنڈز | 50 ملین | ازاں حکومت پنجاب |
| (ب) | ڈویلپمنٹ فنڈز سکیم ٹو سکیم | 200 ملین | ازاں حکومت پنجاب |
| (ج) | بجٹری سپورٹ | 50 ملین | ازاں فیصل آباد ترقیاتی ادارہ فیصل آباد |
| | کل | 300 ملین | |

## شاد باغ لاہور۔ گندے نالے پر چھت مکمل کرنے کا مسئلہ

*5633: محترمہ نسیم لودھی: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹھیکیدار شاد باغ کے علاقے وسن پورہ سکیم نمبر 2 کے گندے نالے پر چھت کا کام ادھورا چھوڑ کر رفوچکر ہو گیا ہے؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ نالے پر فوری چھت مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ مذکورہ ڈرین کی کل لمبائی 3000 رننگ فٹ ہے جس میں 2720 رننگ فٹ ڈھانپی جا چکی ہے۔ مختلف اوقات میں مختلف ٹھیکیداروں کو وسن پورہ سکیم نمبر 2 کے گندے نالے پر چھت ڈالنے کا کام دیا گیا جو کہ مکمل کر دیا گیا۔ اس وقت موقع پر کوئی کام بھی زیر التواء نہیں ہے۔

(ب) مذکورہ نالے پر چھت ڈالنے کا جو کام ابھی ہونا باقی ہے وہ 280 رننگ فٹ ہے۔ اس کا تخمینہ لاگت -/871100 روپے لگایا گیا ہے۔ فنڈز کی فراہمی ہوتے ہی اس کام کو ترجیحی بنیادوں پر مکمل کر دیا جائے گا۔

## لاہور میں پارکوں، سیر گاہوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*5647: محترمہ سیمل کامران : کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) لاہور میں ایسے پارکوں، سیر گاہوں کی تعداد کیا ہے جہاں ٹکٹ لگائی گئی ہے ؟

(ب) لاہور میں ایسے کتنے تفریحی مقامات (پارک، سیر گاہیں) ہیں جو بغیر ٹکٹ کے ہیں؟

(ج) کیا حکومت لاہور شہر میں مزید پارک، سیر گاہیں بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے معزز ایوان کو آگاہ کیا جائے ؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی لاہور کے زیر نگرانی اس وقت کوئی ایسی پارک نہیں ہے جہاں ٹکٹ لگائی گئی ہو۔

(ب) لاہور میں پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی کے زیر انتظام 850 پارکوں میں داخلہ ٹکٹ نہیں ہے۔

(ج) پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی لاہور شہر میں مزید پارکس بنانے کا ارادہ اور استعداد رکھتی ہے تاہم یہ تب ہی ممکن ہے جب پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی کو حکومت، دیگر محکمہ، سوسائٹی یا کسی فرد کی طرف سے زمین اور فنڈ مہیا ہوں۔

## لاہور کے شہری آمیزش شدہ بدبودار پانی پینے پر مجبور و دیگر تفصیلات

*5648: محترمہ سیمل کامران : کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر میں واٹر سپلائی اور سیوریج کا نظام انتہائی ناقص ہے جس کی وجہ سے لاہور شہر کے عوام سیوریج پائپ لائن اور واٹر سپلائی لائن کا آمیزش شدہ بدبودار پانی پینے پر مجبور ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ زنگ آلودہ، بدبودار اور گندا پانی پینے کی وجہ سے عوام معدہ جگر، ہیپاٹائٹس اے، بی، سی جیسی موذی امراض میں مبتلا ہو رہے ہیں ؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت سیوریج پائپ لائن اور واٹر سپلائی لائن کے نظام میں بہتری کے لئے اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست نہ ہے-لاہور کے عوام کو پینے کے صاف پانی کی فراہمی واسا کی اولین ترجیح ہے-واسا میں 706 کلو میٹر لمبی واٹر سپلائی کی لائنیں ایسی تھیں جو یا تو ناکارہ ہو چکی تھیں یا اپنی میعاد پوری کر چکی تھیں ان میں سے 532 کلو میٹر لمبی واٹر سپلائی لائنوں کو گیسٹر وپیکج کے تحت 678.346 ملین روپے کی لاگت سے تبدیل کیا جا چکا ہے جبکہ مزید 174 کلو میٹر لمبی لائنوں کی تبدیلی ہونا ابھی باقی ہے-ان کو رواں مالی سال میں تبدیل کر دیا جائے گا-اگر کسی علاقے سے گندے پانی کی فراہمی کی شکایت آئے تو واسا کی ٹیم جو کہ کیمسٹ کے زیر نگرانی کام کرتی ہے متعلقہ علاقے کے پانی کے نمونے حاصل کرتی ہے ان نمونوں کو واسا کی لیبارٹری میں ٹیسٹ کیا جاتا ہے اور اگر پانی میں کسی قسم کی آلودگی ہو تو متعلقہ سب ڈویژن کے متاثرہ علاقے میں واٹر سپلائی کی لائنوں کی فلشنگ، صفائی اور کلورینیشن کو یقینی بنایا جاتا ہے-پھر دوبارہ لیبارٹری میں ان علاقوں کے پانی کے نمونوں کی ٹیسٹنگ کی جاتی ہے-یہ بات قابل ذکر ہے کہ پانی کے نمونوں کی ان فٹ ہونے کی وجہ زیادہ تر صارف کے سروس پائپوں کا بوسیدہ ہونا ہے-

(ب) واسا اپنے صارفین کو صاف پانی کی فراہمی کو مسلسل اور یقینی بنانے کے لئے اقدامات اٹھا رہا ہے-واسا میں پینے کے پانی کے متعلق جونہی کوئی شکایت موصول ہوتی ہے لیبارٹری فوراً اس علاقے سے پانی کے نمونے حاصل کر کے ان کا تجزیہ کرتی ہے اور متعلقہ حکام کو مطلع کیا جاتا ہے اور اس علاقے پر مسلسل نظر رکھی جاتی ہے جب تک پانی کے بارے میں شکایت کا ازالہ نہیں ہو جاتا-تاہم یہ بات قابل ذکر ہے کہ ہیپاٹائٹس بی اور سی جیسے موذی امراض پانی کے ذریعے نہیں پھیلتے-

(ج) لاہور میں لوگوں کو صاف پانی کی فراہمی کے لئے جو اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں ان میں پانی میں ہائپو کلورائیٹ محلول ملانا، پرانی و ناکارہ واٹر سپلائی لائنوں کو تبدیل کرنا، پائپ لائنوں کو گاہے بگاہے صاف کرنا اور رات کو پائپ لائنوں میں مثبت دباؤ رکھنا شامل ہیں-پائپ لائنوں کی تبدیلی کے لئے اس سال حکومت پنجاب نے 159.002 ملین روپے مختص کئے ہیں-69

عددپرانے ٹیوب ویلز جن کی میعاد ختم ہو چکی تھی ان کو مالی سال 09-2008 اور 10-2009 میں 494.647 ملین روپے کے اخراجات سے تبدیل کر دیا گیا ہے تاکہ لوگوں کو وافر مقدار میں صاف پانی مہیا کیا جا سکے۔ لاہور میں سیوریج کے نظام کو بہتر بنانے کے لئے اس وقت تین منصوبے زیر تکمیل ہیں جن کی مالیت 3155 ملین روپے ہے اور یہ منصوبے سال 2013 میں مکمل ہو جائیں گے ان کی تفصیل (F/A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

## ضلع لاہور میں واسا کا سٹاف و دیگر تفصیلات

*5753: محترمہ نسیم لودھی: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں واسا کا کل کتنا فیلڈ سٹاف ہے؟

(ب) ضلع لاہور میں واسا میں پائے جانے والے فیلڈ سٹاف میں کون کونسے عہدے ہیں نیز ان عہدوں پر کون کون کام کر رہا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ضلع لاہور میں واسا کے فیلڈ سٹاف کو ریکوری کے لئے اعزازیہ بھی دیا جاتا ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) واسا لاہور میں فیلڈ سٹاف کی کل تعداد 4785 ہے۔

(ب) واسا لاہور میں پائے جانے والے فیلڈ سٹاف کے عہدے اور ان عہدوں پر کام کرنے والوں کی مکمل تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔

## شیخوپورہ روڈ فیصل آباد پر پارک کو سہولیات فراہم کرنے کی تفصیلات

*5820: رانا محمد افضل خان: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شیخوپورہ روڈ پر کریسنٹ سپورٹس کمپلیکس کے ساتھ۔ پارک PHA فیصل آباد کے زیر کنٹرول ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو اس پارک میں پبلک ٹائلٹ بنانے و دیگر سہولیات فراہم کرنے کا کوئی منصوبہ زیر غور ہے، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) کریسنٹ سپورٹس کمپلیکس کے ساتھ پارک PHA فیصل آباد کے زیر کنٹرول نہ ہے۔

(ب) اس جگہ کا کوئی PC-1، PHA کے زیر غور نہیں ہے۔

## پی پی۔125 سیالکوٹ میں واٹر سپلائی سکیموں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*5911: چودھری طاہر محمود ہندلی (ایڈووکیٹ): کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) پی پی۔125 ضلع سیالکوٹ میں کتنی واٹر سپلائی کی سکیمیں کس کس جگہ چل رہی ہیں؟

(ب) ان میں سے کتنی چالو حالت میں ہیں اور کتنی بند ہیں؟

(ج) جو سکیمیں بند پڑی ہیں وہ کب سے بند ہیں؟

(د) ان سکیموں کو چلانے کے لئے کتنی گرانٹ درکار ہے حکومت ان سکیموں کو چلانے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پی پی۔125 سیالکوٹ میں مندرجہ ذیل واٹر سپلائی کی سکیمیں چل رہی ہیں۔

| نمبر شمار | نام سکیم | نمبر شمار | نام سکیم |
|---|---|---|---|
| 1 | واٹر سپلائی سکیم رائے پور | 6 | واٹر سپلائی سکیم وریو پھیچھر والی |
| 2 | واٹر سپلائی سکیم پٹھان والی | 7 | واٹر سپلائی سکیم گھڑی ملیاں |
| 3 | واٹر سپلائی سکیم گوپال پور | 8 | واٹر سپلائی سکیم پٹرتاں والی |
| 4 | واٹر سپلائی سکیم ویرم | 9 | واٹر سپلائی سکیم بھاگو وال |
| 5 | واٹر سپلائی سکیم بھروکے | 10 | واٹر سپلائی سکیم کالا ہراواں |
| | | 11 | واٹر سپلائی سکیم لنگڑے والی |

(ب)

(i) چالو حالت میں = 9 عدد سکیمیں چالو حالت میں ہیں۔

(ii) بند حالت میں = 2 عدد بند ہیں (جن کی تفصیل درج ذیل ہے)

(ج)

(i) واٹر سپلائی سکیم بھاگووال1994ء سے بند ہے۔

(ii) واٹر سپلائی سکیم کالاہراواں2001ء سے بند ہے۔

(د)

(i) W/S سکیم بھاگووال کے لئے۔/52,70,000روپے درکار ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

(a) Replacement of Transformer Rs.5,00,000/-

(b) Tube well Boring Rs.12,00,000/-

(c) Replacement of machinery Rs.10,00,000/-

(d) Replacement of Pipeline .Rs 25,00,000 /-

(e) Payment of WAPDA dues Rs.70,000/-

(ii) W/S سکیم کالاہراواں کے لئے۔/17,30,000روپے درکار ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

(a) Replacement of Transformer Rs.2,50,000/-

(b) Repair of machinery Rs.4,15,000/-

(c) Replacement of Pipeline .Rs 10,00,000/-

(d) Payment of WAPDA dues Rs.65,000/-

محکمہ ہذا نے ان سکیموں کو چالو کرنے کے لئے Estimate تیار کر دیئے ہیں جونہی فنڈز مہیا کئے جائیں گے سکیموں پر کام شروع کر دیا جائیگا۔

## گاؤں ہنجروال کے کاشتکاروں کے رقبہ پر قبضہ کی تفصیلات

*6023: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایل ڈی اے نے کئی زمینداروں کی زمین اپنے قبضے میں لے لی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جوہر ٹاؤن میں پنڈ ہنجروال نیاز بیگ کا بہت زیادہ کاشتکاروں کا رقبہ سکیم میں آگیا ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ جن کاشتکاروں کا رقبہ ایل ڈی اے کی سکیم جوہر ٹاؤن میں ہے، ان لوگوں کو معاوضہ نہیں دیا گیا؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے کہ ایل ڈی اے لوگوں کو رہائش کی سہولیات فراہم کرنے کے لئے ہاؤسنگ سکیمیں بناتا ہے اور لاہور شہر کی حدود میں مناسب جگہ /ایریا کا انتخاب کرکے ہاؤسنگ سکیم کا اعلان کرتا ہے۔جہاں تک جوہر ٹاؤن سکیم کا تعلق ہے اس کا باقاعدہ نوٹیفکیشن سیکشن 6(1) ایل ڈی اے ایکٹ 1973 کے تحت مورخہ 5۔فروری 1981 کو اس وقت کے ڈپٹی کمشنر لاہور کے دستخطوں سے شائع ہوا مذکورہ بالا نوٹیفکیشن کی کاپی تتمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ بات بھی درست ہے کہ جوہر علی ٹاؤن سکیم میں دیگر موضع جات کے ساتھ ساتھ موضع ہنجروال کا رقبہ بھی سکیم میں شامل شدہ ہے جس کی تفصیل جواب (الف) میں دیئے گئے نوٹیفکیشن مورخہ 5۔فروری1981 میں شامل ہے علاوہ ازیں کچھ رقبہ جوکہ مذکورہ نوٹیفکیشن میں شامل نہ تھا وہ بذریعہ corrigendum مورخہ 1983۔11۔16 نوٹیفکیشن کے تحت شامل کیا گیا تھا (corrigendum) کی کاپی (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یہ بات حقیقت پر مبنی نہ ہے کیونکہ ایل ڈی اے نے جن کاشتکاروں /مالکان کا رقبہ سکیم میں شامل کیا گیا ان کا باقاعدہ ایوارڈ سنایا گیا اور جو مالکان اراضی اپنے رقبہ کے عوض ڈویلپڈ پلاٹ حاصل کرنا چاہتے تھے ان کو ایل ڈی اے کی ایگزیمپشن پالیسی کے مطابق 30 فیصد کے حساب سے اور ترقیاتی اخراجات جمع کرانے پر ڈویلپڈ پلاٹ دیئے جاتے ہیں اور جو مالکان پلاٹ کی صورت میں ایگزیمپشن حاصل نہیں کرنا چاہتے ان کو لینڈ ایکوزیشن ایکٹ 1894 کے مطابق معاوضہ دیا جاتا ہے اور اب تک کافی زیادہ مالکان اراضی کو ان کی زمین کے بدلے پلاٹ دیئے جا چکے ہیں کیونکہ مجاز اتھارٹی نے درخواست بابت معاوضہ پلاٹ مورخہ 10-03-2005 مقرر کر رکھی تھی اس تاریخ تک جن مالکان نے درخواست گزاری ہے وہ بمطابق ایگزیمپشن پالیسی پلاٹ لینے کے حق دار ہیں۔تاہم جن مالکان کے رقبہ کے بارے میں کسی عدالت میں کیس وغیرہ زیر کارروائی ہے۔ وہ مجاز عدالت سے فیصلہ کی روشنی میں نقد معاوضہ یا پلاٹ حاصل کرنے کا حق دار ہوگا۔

## ضلع لاہور میں ہاؤسنگ سکیموں کی تفصیلات

*6131: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع لاہور میں مارچ2008 تایکم جنوری2010 کل کتنی پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیمیں بنائی گئیں؟

(ب) پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیموں کے مالکان کے نام کیا ہیں؟

(ج) کتنی ہاؤسنگ سکیمیں گورنمنٹ کی منظور شدہ ہیں اور کتنی غیر قانونی ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ایل ڈی اے ضلع لاہور میں اپنے کنٹرولڈ ایریا میں 2008 سے جنوری 2010 تک 15 پرائیویٹ سکیموں کی منظوری دی جن کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ایل ڈی اے صرف پرائیویٹ سکیموں کی منظوری دیتا ہے سکیموں میں ڈویلپمنٹ کا کام سکیم کا مالک منظوری کے بعد کرتا ہے۔

(ب) لف شدہ لسٹ میں سکیموں کے مالکان کے نام بھی درج ہیں۔

(ج) ایل ڈی اے نے215 پرائیویٹ سکیموں کی منظوری دی ہے جو ایل ڈی اے کے کنٹرولڈ ایریا میں واقع ہیں ایل ڈی اے کو جب 2005 میں پہلی دفعہ حکومت پنجاب پرائیویٹ سائٹ ڈویلپمنٹ سکیم ریگولیشن کے تحت ضلع لاہور میں پرائیویٹ سکیموں کا اختیار دیا تو ایل ڈی اے نے سروے کیا اور 131 غیر منظور شدہ / غیر قانونی سکیمیں پائی گئیں۔ ایل ڈی اے نے ان کے بارے میں اخبارات میں اشتہار دیئے تاکہ عوام الناس ان غیر منظور شدہ سکیموں میں پلاٹوں کی خرید وفروخت نہ کریں اب مارچ2010 میں حکومت پنجاب نے پنجاب پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیم اینڈ سب ڈویژن رولز نافذ العمل کیا ہے جس کے مطابق ایل ڈی اے کو صرف اپنے کنٹرولڈ ایریا میں سکیمیں پاس کرنے کا اختیار ہے جو کہ ضلع لاہور کا30 فیصد ہے۔

## سرکاری محکموں کے لئے ہاؤسنگ کالونی بنانے کا طریق کار و دیگر تفصیلات

*6405: میاں نصیر احمد: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سرکاری محکمے کے لئے ہاؤسنگ کالونی بنانے کا طریق کار کیا ہے، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

(ب) 2000 سے 2010 تک کتنے سرکاری محکموں کو ہاؤسنگ سوسائٹی بنانے کے لئے اجازت دی گئی، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) محکمہ ہذا غریب عوام کے لئے سستے مکانات کی تعمیر کے لئے پلاٹوں کی فراہمی کی مختلف ہاؤسنگ سکیمیں تیار کرتا ہے، جس کا طریقہ درج ذیل ہے:-

| | |
|---|---|
| سکیم کی ضرورت | شہر میں کتنے ہاؤسنگ یونٹ ہیں اور کتنی کمی ہے۔ |
| سکیم کی منظوری | متعلقہ ڈسٹرکٹ ہاؤسنگ کمیٹی سے سکیم اور جگہ کی منظوری لی جاتی ہے۔ |
| زمین کی خریداری وغیرہ کے لئے PC-I کی تیاری | متعلقہ ادارے سے PC-I کی منظوری |
| زمین کا قبضہ | بمطابق متعلقہ (Sections) ایکٹ 1894 زمین کی ایکوزیشن کی جاتی ہے جس میں قبضہ زمین شامل ہے۔ |
| ڈویلپمنٹ پی سی ون کی تیاری | متعلقہ ادارے سے پی سی ون کی منظوری اور ٹھیکیداروں سے ٹینڈرز کی فراہمی |
| پلاٹوں کی الاٹمنٹ | Disposal of land by Development Authorities (Act-1998)Rules2002 کے تحت پلاٹوں کی الاٹمنٹ۔ |
| PC-IV | سکیم کی تکمیل کے بعد PC-IV تیار کیا جاتا ہے۔ |

اس کے علاوہ محکمہ ہذا سرکاری محکموں کو تکنیکی معاونت فراہم کرتا ہے اور ڈیپازٹ ورک کے طور پر ان محکموں کی سکیمیں بھی تیار کرتا ہے۔

(ب) پنجاب ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ ایجنسی نے کسی مرکزی محکمہ کو 2000 سے 2010 تک ہاؤسنگ سوسائٹی بنانے کی اجازت نہیں دی ہے۔

## ملتان میں ایم ڈی اے میں کرپشن کی تفصیلات

*6924: ملک محمد عامر ڈوگر: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ایم ڈی اے میں کتنے ایسے آفیسر ز ہیں جن پر کرپشن اور بے قاعدگیوں کے کیسز چل رہے ہیں ان کے نام وعہدوں سے آگاہ کریں؟

(ب) ان کے خلاف کیسز کب سے چل رہے ہیں اور کتنے زیر التواء ہیں، ان کی انکوائریاں کون کون سے آفیسر ز کر رہے ہیں ان کے نام وعہدوں سے آگاہ کریں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ جن آفیسر ز کے خلاف کرپشن و بے قاعدگیاں ثابت ہو گئی ہیں اس کے باوجود وہ انہی پوسٹوں پر کام کر رہے ہیں، ایسا کیوں کیا جا رہا ہے؟

(د) ایم ڈی اے میں کتنے اہلکاران و آفیسر ز ڈیپوٹیشن پر کام کر رہے ہیں ان کے نام وعہدہ جات سے آگاہ کریں؟

(ہ) حکومت ان کو کب تک ان کے متعلقہ محکمہ میں بھیجنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف)

(1) مسٹر احمد مستنیر ڈپٹی ڈائریکٹر اسٹیٹ مینجمنٹ، محمد ایوب ہیڈ کلرک و عبدالغفار جونیئر کلرک کے خلاف پلاٹ نمبر 160 / 156 لودھی کالونی ملتان کی بوگس الاٹمنٹ کے الزام میں انکوائری شروع کی گئی جو عدالت عالیہ ملتان بنچ سے حکم امتناعی جاری ہونے کی وجہ سے زیر التواء ہے۔

(2) مسٹر شوکت حسین سندیلہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر اسٹیٹ مینجمنٹ، مسٹر لیاقت علی آفس سپرنٹنڈنٹ، راؤ عابد حسین ہیڈ کلرک اور قیصر شہزاد سینئر کلرک کے خلاف پلاٹ نمبر H-6 شاہ ممبر عالم کالونی ملتان کو غیر قانونی طور پر ٹرانسفر کرنے کے الزام میں انکوائری مورخہ 10-04-13 کو شروع کی گئی مگر الزام علیہان نے لیبر کورٹ سے حکم امتناعی حاصل کیا جو اب مورخہ 10-06-26 کو خارج ہو چکا ہے لہذا انکوائری آفیسر نے انکوائری کی کارروائی شروع کر دی ہے۔

(ب)

(1) مسٹر احمد مستنیر ڈپٹی ڈائریکٹر اسٹیٹ مینجمنٹ، محمد ایوب ہیڈ کلرک و عبدالغفار جونیئر کلرک کے خلاف پلاٹ نمبر 160 / 156 لودھی کالونی ملتان کی بوگس الاٹمنٹ کے الزام میں انکوائری بروئے حکم مورخہ 05-10-13 سے شروع کی گئی۔

جو عدالت عالیہ ملتان بنچ سے حکم امتناعی جاری ہونے کی وجہ سے زیر التواء ہے۔ انکوائری کمیٹی درج ذیل افسران پر مشتمل ہے:-

1۔ چودھری محمد طیب ڈائریکٹر کنوینئر
2۔ چودھری محمد اصغر ڈپٹی ڈائریکٹر ممبر

2۔ مسٹر شوکت حسین سندیلہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر اسٹیٹ مینجمنٹ ، مسٹر لیاقت علی آفس سپرنٹنڈنٹ، راؤ عابد حسین ہیڈ کلرک اور قیصر شہزاد سینئر کلرک کے خلاف پلاٹ نمبر 6-H شاہ ممبر عالم کالونی ملتان کو غیر قانونی طور پر ٹرانسفر کرنے کے الزام میں انکوائری مورخہ 10-04-13 کو شروع کی گئی جو کہ مسٹر نعیم حیدر عابدی، سٹاف آفیسر کے پاس بطور انکوائری آفیسر زیر کارروائی ہے ۔ مگر الزام علیہاں نے لیبر کورٹ سے حکم امتناعی حاصل کیا جواب مورخہ 10-06-26 کو خارج ہو چکا ہے لہذا انکوائری آفیسر نے انکوائری کی کارروائی شروع کر دی ہے۔

3۔ مسٹر اعجاز احمد ایکسین، ریاض احمد SDO، خالد فاروق سب انجینئر کے خلاف نااہلی اور غفلت کے مرتکب ہونے کے الزام میں تادیبی کارروائی مورخہ 10-02-20 سے جاری ہے ۔ ملک اللہ یار سپرنٹنڈنگ انجینئر پبلک ہیلتھ سرکل بہاولپور انکوائری آفیسر مقرر ہیں۔

4۔ مسٹر ممتاز حسین ایڈمنسٹریٹر شاہ شمس پارک اور چار سکیورٹی گارڈز کے خلاف نااہلی اور غفلت کے مرتکب ہونے کے الزام میں تادیبی کارروائی مورخہ 10-07-02 سے جاری ہے۔ مسٹر نعیم حیدر عابدی، سٹاف آفیسر ایم ڈی اے بطور انکوائری آفیسر کام کر رہے ہیں۔

(ج) یہ درست نہیں ہے کہ جن آفیسران کے خلاف کرپشن و بے قاعدگیاں ثابت ہو گئی ہیں انہیں دوبارہ ان ہی پوسٹوں پر تعینات کر دیا گیا ہے۔ جن آفیسران کو انکوائری کے نتیجے میں قواعد کے تحت سزا دی گئی ان کے نام اور پوسٹنگ کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

1۔ مسٹر محمد طاہر ڈائریکٹر اسٹیٹ مینجمنٹ کو پلاٹ نمبر 1-E/17 آفیسرز کالونی کے 4 مرلہ رقبہ کی غلط الاٹمنٹ کرنے کے الزام میں تادیبی کارروائی کی گئی اور انکوائری رپورٹ کی روشنی میں ایک سال ترقی روک لی گئی۔ اس نے اس کے خلاف اپیل کی اور اپیلٹ اتھارٹی نے سزا بڑھا دی۔ اب موصوف اسٹیٹ مینجمنٹ سے تبدیل ہو کر شعبہ ٹاؤن پلاننگ میں کام کر رہے ہیں۔

2۔ مسٹر احمد مستنیر ڈپٹی ڈائریکٹر اسٹیٹ مینجمنٹ کی درج بالا الزامات کے ثابت ہونے پر تین سال کی ترقی روکی گئی اس نے بھی اس کے خلاف اپیل دائر کی جس پر اپیلٹ اتھارٹی نے سزا بڑھا دی وہ اب شعبہ لینڈ مینجمنٹ میں کام کر رہے ہیں۔

(د) ایم ڈی اے میں اس وقت سات آفیسرز ڈیپوٹیشن پر کام کر رہے ہیں جن کے نام اور عہدہ جات درج ذیل ہیں:-

| نام | عہدہ | تاریخ پوسٹنگ ایم ڈی اے |
|---|---|---|
| 1-سید تصدق حسین بخاری | ڈائریکٹر جنرل | 21-05-2008 |

| | | |
|---|---|---|
| 2- مسٹر علی اکبر بھٹی | ڈائریکٹر اسٹیٹ مینجمنٹ | 30-04-2010 |
| 3- ملک محمد سلیم | ڈپٹی ڈائریکٹر ایڈمن | 15-12-2009 |
| 4-کنور محمد نواز | اسسٹنٹ ڈائریکٹر اسٹیٹ مینجمنٹ | 19-02-2009 |
| 5-مسٹر خالد محمود | اسسٹنٹ ڈائریکٹر فنانس | 18-12-2008 |
| 6-مسٹر شعیب بوسن | لینڈ ایکوزیشن کلکٹر | 09-01-2009 |
| 7-ڈاکٹر ارشد حسین | میڈیکل آفیسر | 14-02-2009 |

(ہ) گورنمنٹ پالیسی کے مطابق ڈیپوٹیشن پیریڈ تین سال تک ہوتا ہے اس کے بعد ان آفیسران کو واپس اپنے محکموں میں بھیجا جاتا ہے تاہم گورنمنٹ ان کو قبل از وقت بھی بلوا سکتی ہے یا ان کے ڈیپوٹیشن پیریڈ میں اضافہ بھی کر سکتی ہے۔مذکورہ بالا کسی بھی آفیسر کا ڈیپوٹیشن پیریڈ ابھی ختم نہیں ہوا۔یہ افسران حکومت کی طرف سے جاری کردہ احکام پرMDA میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں اور قواعد کے تحت متعین ڈیپوٹیشن کوٹا کے اندر کام کر رہے ہیں۔

## ملتان ایم ڈی اے میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*6925: ملک محمد عامر ڈوگر: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ایم ڈی اے میں گریڈ11 سے گریڈ20 تک کتنی منظور شدہ اسامیاں ہیں ان میں سے کتنی ڈائریکٹ کوٹا اور کتنی پروموشن کوٹا کی ہیں؟

(ب) ان میں 09-2008 اور 10-2009 کے دوران کتنے اہلکاران و آفیسرز کو کس کس اسامی پر پروموٹ کیا گیا، ان کے نام و عہدوں سے آگاہ کریں؟

(ج) ایم ڈی اے میں کون کون سے آفیسرز کتنے کتنے عرصہ سے ایک ہی جگہ پر تعینات ہیں؟

(د) ان میں سے کتنے آفیسرز ہیں جو عرصہ دس سال سے زائد ایک ہی جگہ پر تعینات ہیں کیا یہ قواعد کی خلاف ورزی نہ ہے، ان کے نام و عہدوں سے آگاہ کریں؟

(ہ) کیا حکومت ان کو فوری طور پر یہاں سے ٹرانسفر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ایم ڈی اے میں گریڈ11 سے گریڈ20 تک 205 اسامیاں ہیں۔ان میں سے 85 ڈائریکٹ، 110 پروموشن کوٹا اور 10 اسامیاں ڈیپوٹیشن کی بنیاد پر پُر کی گئی ہیں۔جس کی تفصیل Annex "A" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) 09-2008 اور 10-2009 کے دوران ادارہ ہذا میں 46 آفیسران واہلکاران کو ترقی دی گئی ہے۔جن کے نام وعہدہ "Annex "B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ایم ڈی اے میں جتنے آفیسرز ایک جگہ پر جتنے عرصہ سے تعینات ہیں وہ عرصہ ہر نام کے آگے درج ہے ان کی تفصیل "Annex "C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ایم ڈی اے میں عرصہ 10 سال یا اس سے زائد عرصہ کے صرف دو آفیسرز ہیں جو شعبہ ٹاؤن پلاننگ میں ایک جگہ پر تعینات ہیں۔ان کے نام "Annex "C میں درج ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ٹاؤن پلانرز ہیں اور ان کا دیگر شعبہ جات میں تبادلہ نہ ہو سکتا ہے۔

(ہ) 10 سال سے زائد ایک ہی شعبہ میں تعینات ان دو آفیسران کو کسی دوسری جگہ ٹرانسفر نہیں کیا جا سکتا۔کیونکہ یہ ایم ڈی اے کے مستقل ملازمین ہیں اور ٹاؤن پلاننگ کے شعبہ کے ٹاؤن پلانرز ہیں۔دونوں اپنے فرائض بااحسن وخوبی سرانجام دے رہے ہیں۔ان کی اسامیاں Non Transferable ہیں۔

## پی پی۔45 میانوالی، واٹر سپلائی کے لئے لگائے گئے ٹیوب ویلز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*6929: جناب علی حیدر نور خان نیازی: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔45 میانوالی میں واٹر سپلائی کے لئے کتنے ٹیوب ویلز کس کس جگہ نصب ہیں؟

(ب) کتنے ٹیوب ویلز کب سے خراب ہیں ان کو چالو کرنے کے لئے کیا کیا مشکلات درپیش ہیں؟

(ج) اس حلقہ کی کتنی آبادی کو سرکاری پانی فراہم کیا جا رہا ہے اور کتنی آبادی سرکاری پانی سے محروم ہے؟

(د) باقی آبادی کو پانی کی سپلائی کے لئے مزید کتنے ٹیوب ویلز لگانے کی ضرورت ہے، حکومت کب تک یہ ٹیوب ویل لگانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پی پی۔45 میانوالی میں واٹر سپلائی کے لئے کل 58 ٹیوب ویلز نصب ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) 14ٹیوب ویلز کے بند ہونے کا سال، تفصیل وجوہات اور ان کو چلائے جانے پر آنے والے تخمینہ جات سامنے درج ہیں۔ اگر ان تمام ٹیوب ویلز کو چلانے کے لئے حکومت پنجاب مبلغ15کروڑ روپے مہیا کرے تو یہ ٹیوب ویلز چل سکتے ہیں۔

| نمبر شمار | نام سکیم | تعداد | کب سے بند ہے | موقع پر جو کام درکار ہے۔ | رقم |
|---|---|---|---|---|---|
| 1 | ٹیوب ویل واں بھچراں | 02-Nos | 2002 | تنصیب ٹیوب ویل، مشینری، پائپ لائن، چیمبر، ڈی سسٹم | 20.00ملین |
| 2 | ٹیوب ویل ککاں والا | 01-No | 2004 | تنصیب ٹیوب ویل، مشینری، پائپ لائن، بجلی ٹرانسفارمر | 14.00ملین |
| 3 | ٹیوب ویل بازی خیل | 03-Nos | 2002 | تنصیب ٹیوب ویل، مشینری، پائپ لائن، چیمبر، بجلی | 25.00ملین |
| 4 | ٹیوب ویل سلطان والا شرقی | 01-No | 2006 | تنصیب ٹیوب ویل، مشینری، پائپ لائن، چیمبر، بجلی | 9.50ملین |
| 5 | ٹیوب ویل پکہ ساندانوالہ | 01-No | 2002 | تنصیب ٹیوب ویل مشینری مرمت، پائپ لائن، بجلی ٹرانسفارمر | 10.15ملین |
| 6 | ٹیوب ویل کٹو خیلانوالہ | 01-No | 2005 | تنصیب ٹیوب ویل، مشینری، پائپ لائن | 8.500ملین |
| 7 | ٹیوب ویل ابا خیل | 01- NO | 2001 | تنصیب ٹیوب ویل، مشینری، پائپ لائن | 10.00ملین |
| 8 | ٹیوب ویل پاروانڈھی | 02-Nos | 2001 | تنصیب ٹیوب ویل، مشینری، پائپ لائن، چیمبر، بجلی | 20.00ملین |
| 9 | ٹیوب ویل موسیٰ خیل | 02-Nos | 2001 | تنصیب ٹیوب ویل، مشینری، پائپ لائن، چیمبر، بجلی | 20.00ملین |

(ج) اس حلقہ میں کل72گاؤں ہیں جن میں سے36دیہہ کو واٹر سپلائی کا پانی مل رہا ہے اور ان کی آبادی202216ہے۔36گاؤں سرکاری پانی سے محروم ہیں اور ان کی آبادی198338ہے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) باقی 36 دیہہ آبادی کو پانی مہیا کرنے کے لئے تقریباً 42 ٹیوب ویلز کی ضرورت ہے اگر حکومت پنجاب فنڈز مہیا کرے تو ان پر جلد کام شروع کیا جا سکتا ہے۔

## ضلع میانوالی میں سیوریج سکیموں کی تفصیلات

*6930: جناب علی حیدر نور خان نیازی: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع میانوالی میں 09-2008 اور 10-2009 کے دوران کتنی رقم کن کن سیوریج سکیموں پر خرچ ہوئی، ان سکیموں کے نام و تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ب) کتنی رقم پرانی سکیموں کی بحالی اور مرمت پر خرچ ہوئی، ان کے نام و تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ج) کتنی رقم نئی سکیموں پر خرچ ہوئی، ان سکیموں کے نام اور تخمینہ لاگت سے آگاہ کریں؟

(د) اس وقت کتنی سکیموں پر کام جاری ہے ان سکیموں کے نام بتائیں یہ کب تک مکمل ہوں گی؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع میانوالی میں سال 09-2008 اور 10-2009 میں کل چار سکیمیں مکمل کی گئی ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

### 2008-09

| | |
|---|---|
| I-اربن سیوریج ڈرینج سکیم پپلاں | تخمینہ لاگت 14.924 ملین روپے<br>لاگت خرچہ 16.473 ملین روپے |
| II-سیوریج سکیم کمر مشانی | تخمینہ لاگت 7.558 ملین روپے<br>لاگت خرچہ 7.063 ملین روپے |

### 2009-10

| | |
|---|---|
| I-سیوریج ڈرینج سکیم دلیوالی | تخمینہ لاگت 2.145 ملین روپے<br>لاگت خرچہ 1.904 ملین روپے |
| II-سیوریج سکیم داؤد خیل | تخمینہ لاگت 1.00 ملین روپے<br>لاگت خرچہ 1.118 ملین روپے |

(ب) کوئی رقم خرچ نہ ہوئی

(ج) Comprehensive W/S & Sewerage Scheme Mianwali (میگا پراجیکٹ) کا تخمینہ 350.800 ملین ہے جس میں سیوریج سکیم میانوالی پر مبلغ 271.273 ملین روپے

خرچ ہوں گے جن میں سال 10-2009 میں صرف سیوریج سکیم پر 6لاکھ خرچ کئے گئے ہیں۔

(د) Comprehensive W/S & Sewerage Scheme Mianwali(میگا پراجیکٹ) پر کام جاری ہے۔اگر حکومت پنجاب فنڈز مہیا کرتی رہی تو یہ پراجیکٹ تین سال میں مکمل ہو گا۔

## غیر نشان زدہ سوال اور اس کا جواب

## بستی سیدن شاہ لاہور میں سیوریج کے مسائل

137: رانا آصف محمود: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اقلیتی آبادی بستی سیدن شاہ لاہور کی گلی نمبر 2 اور اس کی ملحقہ گلیوں میں سیوریج کب ڈالا گیا تھا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ متذکرہ سیوریج بہت پرانا اور تنگ ہونے کی وجہ سے اکثر بند رہتا ہے جس کی وجہ سے گلیوں میں تعفن پھیلا ہوا ہے؟

(ج) کیا حکومت اس سیوریج سسٹم کو فوری طور پر تبدیل کرنے کو تیار ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) بستی سیدن شاہ لاہور کی گلی نمبر 2 کا سیوریج تقریباً 25 سال قبل ڈالا گیا تھا۔

(ب) یہ درست ہے کہ متذکرہ سیوریج بہت پرانا ہے تاہم جب بھی سیوریج بند ہونے کی شکایت موصول ہوتی ہے تو اسے بروقت کھول دیا جاتا ہے۔

(ج) اس سیور لائن کو تبدیل کرنے کا تخمینہ لگایا جا رہا ہے۔اس کے فنڈ ملنے کے بعد نیا سیور لگا دیا جائے گا۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: پوائنٹ آف آرڈر۔

## پوائنٹ آف آرڈر

## لاہور میں 8-مارچ کو بم دھماکے میں ہلاک ہونے والے عباس علی کے لواحقین کو مالی امداد کی فراہمی

خواجہ عمران نذیر: جناب سپیکر! میں نے ایک بہت اہم مسئلہ کی نشاندہی کرنی ہے۔ علی نور نیازی صاحب سے میری درخواست ہے کہ بڑا نیکی کا کام ہے صرف ایک منٹ مجھے دے دیں۔ 8-مارچ کو لاہور میں جو بم دھماکا ہوا تھا اس میں عباس علی نامی ایک غریب نوجوان لڑکا سائیکل پر وہاں سے گزر رہا تھا وہ اس بم دھماکے کا شکار ہو گیا۔ بد قسمتی سے اس کی dead body نہیں مل سکی اور اس کا ڈی این اے ٹیسٹ کروایا گیا تو پھر کافی procedure کے بعد اس کی موت کی تصدیق ہو سکی لیکن افسوسناک بات یہ ہے کہ اب تک اس غریب کے گھر والوں کو جن کے پاس شاید اگلے وقت کی روٹی خریدنے کے بھی پیسے نہیں ہوتے ان کو اب تک ہم امداد نہیں دے سکے چونکہ اس کی dead body نہیں مل سکی تھی تو میری آپ سے درخواست ہے کہ اس مسئلہ پر وزیر قانون کو خصوصی ہدایت کی جائے کہ اس عباس علی کے ورثہ کو مالی امداد کا جو Cheque ہم دیا کرتے ہیں وہ لازمی مل جائے یقیناً یہ بڑی نیکی کا کام ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: آپ بھی وزیر قانون صاحب سے رابطہ فرمائیں۔

سردار خالد سلیم بھٹی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ بھی پوائنٹ آف آرڈر پر آ گئے ہیں۔ آپ کا سوال بھی لمبا چوڑا تھا۔

## بورے والا شہر میں واٹر سپلائی سکیم میں ناقص میٹریل استعمال ہونے کی تحقیقات

سردار خالد سلیم بھٹی: جناب والا! ہمارے شہر بورے والا میں 07-2006 میں واٹر سپلائی کے لئے ایم این اے کی گرانٹ آئی تھی۔۔۔

جناب سپیکر: پبلک ہیلتھ والے یہ سنتے جائیں۔

سردار خالد سلیم بھٹی: جناب والا! پانچ کروڑ روپے کی گرانٹ آئی تھی محکمہ لوکل گورنمنٹ نے اس پر کام شروع کیا اور اپنے خاص بندوں کو ٹھیکے دیئے۔ جن سکیموں کو انہوں نے declare کیا تھا ان کو آج تک چالو نہیں کیا گیا، وجہ اس کی یہ ہے کہ ان سکیموں میں بہت زیادہ کرپشن پائی گئی۔ وہاں پر ناقص

مٹیریل استعمال کیا گیا ہے وہ اس ڈر سے اس سکیم کو چالو نہیں کر رہے کہ اگر اس میں پانی چھوڑا گیا تو ان کا پول کھل جائے گا لہذا میری آپ سے یہ استدعا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اس کیس کو دیکھیں، بار بار آپ کے محکمے کی بات ہو رہی ہے، آپ پلیز ان کو satisfy کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب والا! میٹنگ کر کے اس کو دیکھ لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: ان کے ساتھ میٹنگ کر لیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب والا! اگر اجازت ہو تو۔۔۔

جناب سپیکر: فرمائیں!

## پینے کے صاف پانی والے ٹیوب ویلوں کی تشہیر کا مطالبہ

شیخ علاؤالدین: شکریہ۔ جناب والا! میں چاہتا تھا کہ آپ میرا ایک چھوٹا سا سوال سن لیتے لیکن آپ نے نہیں سنا، آپ پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو ایک منٹ کے لئے روک لیں، میں ان کے بارے میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں اور صرف ایک منٹ لوں گا، اس میں پورا پنجاب involve ہے۔ صرف لاہور میں دس سے بارہ ارب روپے کا جعلی منرل واٹر۔۔۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! تشریف رکھیں اور ان کی بات سن کر جائیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب والا! جعلی اور صحیح دونوں طرح کا منرل واٹر لاہور میں بک رہا ہے اور پنجاب میں یہ تعداد بیس سے پچیس ارب روپے تک جا چکی ہے۔ میں صرف یہ چاہتا ہوں، آپ بھی بہت باہر پھرتے رہتے ہیں، visits بھی کرتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: معاف کرنا، میں آوارہ نہیں پھرتا۔۔۔

شیخ علاؤالدین: جناب والا! visit سے مراد یہ ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: میں کام کے لئے کہیں جاتا ہوں، آوارہ نہیں پھرتا ہوں۔ مہربانی۔

شیخ علاؤالدین: چلیں، جناب! آپ میرے لئے جاتے ہیں، خوشی کی بات ہے۔ میں یہ کہہ رہا تھا کہ آج صرف ایک مہربانی کر دیں کہ حکومت کو یہ کہیں کہ لاہور کے علاوہ بھی مختلف شہروں میں جن

ٹیوب ویلوں کا پانی fit for drinking ہے اس کو یہ باقاعدہ announce کریں اور publish کریں تاکہ لوگوں کے اربوں روپے بچ سکیں۔ جعلی منرل واٹر اصل منرل واٹر سے زیادہ بک رہا ہے اور میں آپ کو کیا بتاؤں اس میں کتنا heavy margin اس غریب قوم سے لیا جا رہا ہے۔2۔ ارب کا deficit انہوں نے صرف لاہور میں دکھایا ہے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ آج آپ یہ مہربانی کر دیں گورنمنٹ کو کہیں کہ فلاں فلاں ٹیوب ویل کا پانی fit for drinking ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا، آپ بھی دیکھتے ہوں گے باہر لکھا ہوتا ہے کہ یہ جو پانی ہے fit for drinking ہے یا This is not fit for drinking . This is for shaving purpose only. یہ تو آپ دیکھ سکتے ہیں اور shave کرنا کوئی بُری بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر: اچھی بات ہے۔ آپ اس پر تھوڑی محنت کریں۔

شیخ علاؤالدین: جناب والا! روزانہ جعلی منرل واٹر پکڑے جا رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب والا! جو صحیح ہیں ان کا اخبار میں اشتہار دے دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب والا! یہ اپنے اشتہاروں میں لکھ دیں کہ ان ٹیوب ویلوں کا پانی fit for drinking ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب والا! پورے پنجاب کے لئے کر دیتے ہیں اور اشتہار میں اس کی تفصیل لکھ دیتے ہیں کہ ان ٹیوب ویلوں کا پانی fit for drinking ہے۔

## رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

### پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر-II کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

**جناب سپیکر:** آپ کی مہربانی۔ سید عبدالقادر گیلانی صاحب پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر-II کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔ سید عبدالقادر گیلانی صاحب اپنی رپورٹ پیش کریں۔

**سید عبدالقادر گیلانی:** شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ برائے سال 04-2003 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر II کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 28-نومبر 2010 سے ایک سال کی توسیع کر دی جائے۔"

**جناب سپیکر:** یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ برائے سال 04-2003 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر II کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 28-نومبر 2010 سے ایک سال کی توسیع کر دی جائے۔"

**جناب شیر علی خان:** جناب والا! اتنی زیادہ توسیع نہ دی جائے۔

**سید عبدالقادر گیلانی:** جناب والا! میں ان کی respect کرتا ہوں۔ میری اس میں تھوڑی سی گزارش یہ بھی ہے کہ یہ 04-2003 audit paras کے ہیں، یہ کوئی میں نے backlog اکٹھا نہیں کیا بلکہ یہ مشرف کے ٹائم کا ہے، جب آمریت کا دور آتا ہے تو یہ جمہوری کمیٹیاں function نہیں کرتیں۔

**جناب سپیکر:** اب بولیں توسیع کر دی جائے؟

**سنیئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی:** جناب والا! توسیع کر دی جائے۔

**جناب سپیکر:** آپ تشریف رکھیں۔ میں نے فیصلہ اکثریت کی رائے کے مطابق کرنا ہے۔

**جناب شیر علی خان:** ان کو بھی تین سال ہو گئے ہیں۔

سید عبدالقادر گیلانی: صرف تین مہینے کام نہیں ہوا، دو مہینے flood کی وجہ سے اور بقایا اجلاس کی وجہ سے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ برائے سال 04-2003 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر II کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 28۔ نومبر 2010 سے ایک سال کی توسیع کر دی جائے۔"

میرے خیال میں زیادہ آواز یہ آئی ہے کہ توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب طاہر اقبال چودھری: جناب والا! میں یہ گزارش کروں گا کہ لاہور شہر کے اندر کربلا گامے شاہ کا جو واقعہ ہوا ہے اس پر چالیس روز گزر چکے ہیں۔ میری گزارش صرف یہ ہے کہ اس کے جو متاثرین تھے ان کے چیک کیش نہیں ہوئے۔

## سپیشل کمیٹی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب سپیکر: تشریف رکھیں۔ اس کا ایک طریق کار ہے آپ وہ اختیار کریں۔ مہر اشتیاق احمد صاحب سپیشل کمیٹی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

مہر اشتیاق احمد: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قرارداد نمبر 92 بابت سال 2010 پیش کردہ سید حسن مرتضیٰ ایم پی اے کے بارے میں سپیشل کمیٹی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31۔ دسمبر 2010 تک توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قرارداد نمبر 92 بابت سال 2010 پیش کردہ سید حسن مرتضیٰ ایم پی اے کے بارے میں سپیشل کمیٹی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31۔ دسمبر 2010 تک توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قرار داد نمبر 92 بابت سال 2010 پیش کردہ سید حسن مرتضیٰ ایم پی اے کے بارے میں سپیشل کمیٹی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31۔دسمبر 2010 تک توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

**مہر اشتیاق احمد:** جناب والا! گزارش یہ ہے کہ یہ تحریک اسمبلی کوارٹرز کی بابت تھی۔

**جناب سپیکر:** غریب آدمیوں کے بارے میں ہے۔

**سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد):** جناب سپیکر! آج پوری قوم یہ سوچ رہی ہے کہ انڈیا اور پاکستان اکٹھے آزاد ہوئے لیکن اب انڈیا ترقی میں ہم سے بہت آگے ہے لیکن ہم ترقی، تعلیم، صحت اور ان تمام چیزوں میں انڈیا سے پیچھے ہیں۔جب ان سب چیزوں کو غور سے دیکھا جاتا ہے تو یہ نظر آتا ہے کہ پاکستان میں جو ترقی نہیں ہو سکی، تعلیم میں جو نمایاں ترقی نہیں ہو سکی، جو صحت بہتر نہیں ہو سکی، جو ادارے مضبوط نہیں ہو سکے ان تمام برائیوں کی جڑ آمریت ہے۔آمریت نے اس ملک کو بے شمار نقصان پہنچائے۔

**معزز ممبران حزب اختلاف:** وہ NRO ہے۔

**MR. SPEAKER:** Please no cross talk, no comments.

**سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد):** جناب ذوالفقار علی بھٹو نے اس ملک میں جمہوریت قائم کی، ان کے بعد پھر ضیاء الحق آیا اس نے جمہوریت ختم کی، اس کے بعد پرویز مشرف آیا اور اس کے ساتھ اس ملک کے کچھ نام نہاد لیڈر جن کو تانگہ پارٹی کہا جاتا تھا وہ اس کے ساتھی بنے اور انہوں نے ساتھی بن کر پرویز مشرف کو سہارا دیا، اس آمریت کو سہارا دیا اور اس آمر کے ساتھ انہوں نے اپنا کندھا لگایا۔میں محترمہ بے نظیر بھٹو شہید کو سلام پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اپنی دور اندیشی، ہمت اور اپنی قائدانہ صلاحیتوں کی وجہ سے پرویز مشرف کے خلاف میدان جنگ لگایا، انہوں نے پرویز مشرف کو چیلنج کیا کہ میں ملک میں آؤں گی اور اس ملک میں جمہوریت لاؤں گی۔

**معزز ممبران حزب اختلاف:** وہ NRO ہے۔

**جناب سپیکر:** آرڈر پلیز۔

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): اب اس ملک میں جمہوریت کو کوئی نہیں روک سکتا۔ اس کے بعد پوری دنیا نے دیکھا کہ وہ کراچی میں تشریف لائیں تو سینکڑوں لوگ محترمہ پر قاتلانہ حملے میں شہید کر دیئے گئے لیکن وہ ڈری نہیں بلکہ وہ اگلے دن ہی ہسپتالوں میں گئیں، انہیں وارننگ دی گئی کہ آپ کی زندگی کو سخت خطرہ ہے، آپ نہیں بچ سکتیں لیکن انہوں نے کہا کہ اگر مجھے اس ملک اور اس ملک میں جمہوریت کی خاطر جان بھی دینا پڑی تو میں دوں گی۔ اس کے بعد جس دن ایمرجنسی لگی محترمہ بے نظیر بھٹو اسی دن پاکستان آئیں اور انہوں نے کہا کہ میں اس ملک میں جمہوریت اور ملک کی بقا کی جنگ جاری رکھوں گی چاہے مجھے موت بھی آ جائے۔ آج اس ملک میں جو جمہوریت قائم ہے اس کو قائم کرنے میں سب سے بڑا کردار محترمہ بے نظیر بھٹو شہید ہیں۔

جناب سپیکر! صدر پارلیمنٹ کا حصہ ہیں، اگر کوئی صدر پر تنقید کرے گا، اگر کوئی صدر کے خلاف سازش کرے گا، اگر کوئی صدر کو نشانہ بنانے کی کوشش کرے گا تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ پارلیمنٹ پر حملہ ہے، وہ جمہوریت پر حملہ ہے اس لئے میں ان تمام سیاسی قوتوں کو یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ صدر پر حملہ پارلیمنٹ پر حملہ سمجھا جائے گا اور اسٹیبلشمنٹ کے کچھ لوگ پارلیمنٹ پر حملہ کرنا چاہتے ہیں اور وہ صدر پر حملہ کرنا چاہتے ہیں۔ میں ان کو کہنا چاہتا ہوں کہ خدا کا خوف کھائیں اور اس ملک میں جمہوریت کو قائم رہنے دیں، اس ملک میں جمہوریت رہے گی تو یہ ملک ترقی کرے گا۔ میں اُن اسٹیبلشمنٹ کے لوگوں کو پیغام دینا چاہتا ہوں کہ انشاء اللہ اب آپ کو اس ملک میں ناکامیاں نہیں ہوں گی۔ اگر کامیابیاں ہوں گی تو وہ جمہوری اداروں کو ہوں گی، وہ جمہوریت کو ہوں گی، فتح جمہوریت کی ہو گی اور انشاء اللہ تعالیٰ اس ملک میں پارلیمنٹ بھی قائم رہے گی اور پارلیمنٹ کا حصہ جو سب سے بڑا عہدہ ہے صدر آصف علی زرداری بھی اپنی کرسی پر قائم رہیں گے۔ کسی میں یہ جرأت نہیں کہ ان کی طرف ہاتھ اٹھا سکے چونکہ یہ پارلیمنٹ کا حصہ ہے اور جس کسی نے پارلیمنٹ کی طرف انگلی اٹھانے کی کوشش کی تو ہم اس کی انگلی کاٹ دیں گے۔

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! ہمیں اجازت ملے گی؟

جناب سپیکر: چھوڑیں۔ آپ کا توجہ دلاؤ نوٹس ہے۔

جناب شیر علی خان: یہ بڑی زیادتی ہے۔

محترمہ سیمل کامران: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں کوئی controversial بات نہیں ہونی چاہئے۔
محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! سینئر منسٹر صاحب حکومت کا حصہ ہیں لیکن یہ ہمیشہ ہاؤس کا ٹائم ضائع کرتے ہیں۔
جناب سپیکر: انہوں نے کسی کے بارے میں کچھ نہیں کہا۔آپ اس بات کو چھوڑیں۔
محترمہ ثمینہ خاور حیات: یہ ہاؤس کا ٹائم ضائع کرتے ہیں۔
جناب سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس take up کرتے ہیں۔ محترمہ عائشہ جاوید صاحبہ کا توجہ دلاؤ نوٹس ہے۔
شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پلیز مجھے اجازت دیں۔
جناب شیر علی خان: یہ زیادتی ہے۔ان کو ٹائم نہ دیں۔
محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: پوائنٹ آف آرڈر۔
جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! آنٹی ڈار صاحبہ کو ٹائم دیں۔
جناب سپیکر: .No point of order اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لے رہے ہیں۔
شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اگر آپ مہربانی کر دیں تو میں عرض کرتا ہوں کہ میرے بھائی راجہ ریاض صاحب نے اتنی اچھی باتیں کی ہیں، واقعی جمہوریت ہونی چاہئے۔
جناب سپیکر: میں نے آپ کو floor نہیں دیا۔
شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں صرف ایک منٹ لوں گا۔آج انہوں نے ہندوستان کی بات کی ہے تو میں on the floor of the House بتانا چاہتا ہوں۔
جناب سپیکر: میں پوچھنا نہیں چاہتا اور آپ بتانا چاہتے ہیں۔
شیخ علاؤالدین: انہوں نے آج جو باتیں کی ہیں یہ مہربانی کر کے بتا دیں کہ انڈیا کے معاملے میں trade policy کس نے دی ہے؟ یہ دو ہزار فیصد انڈیا کے حق میں ہے۔پاکستان میں انڈیا کے اکیاون چینل چل رہے ہیں اور انڈیا میں ہمارا ایک چینل بھی نہیں چل رہا۔خدا کے لئے آج ان سے کہیں کہ یہ اور کچھ نہیں کر سکتے تو کم از کم انڈیا کے چینل ہی بند کروا دیں۔
جناب سپیکر: جی، عائشہ جاوید صاحبہ!

**شیخ علاؤالدین:** اگر کوئی ہندوستان کے بارے میں یہ کہے کہ وہ ہم سے آگے ہے تو وہ ہمارے ساتھ زیادتی کرتا ہے۔ہمارے اپنوں کے کئے دھرے کی وجہ سے ہندوستان ہم سے آگے ہے ورنہ خدا کی قسم ہندوستان کوئی چیز نہیں ہے۔

**جناب سپیکر:** جی، ٹھیک ہے، آپ تشریف رکھیں۔عائشہ جاوید صاحبہ!

**رائے محمد اسلم خان:** جناب سپیکر! بی بی ڈار صاحبہ کو ٹائم دے دیں۔ہم بھی کسی سے کم نہیں ہیں۔

## توجہ دلاؤ نوٹس

**جناب سپیکر:** جی نہیں۔میں ٹائم نہیں دیتا۔آپ تشریف رکھیں۔انہوں نے مجھ سے ٹائم لینا ہے یا آپ سے؟ آپ کیا کرتے ہیں؟ جی توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 548 محترمہ عائشہ جاوید صاحبہ کا ہے۔محترمہ! آپ اپنا توجہ دلاؤ نوٹس پڑھیں۔

## یوحنا آباد نشتر ٹاؤن لاہور کے وکرم مسیح کا دوران ڈکیتی قتل

**محترمہ عائشہ جاوید:** کیا وزیراعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایک مؤقر اخبار کی خبر مورخہ 9-10-2010 کے مطابق نامعلوم افراد نے یوحنا آباد نشتر ٹاؤن لاہور کے رہائشی وکرم مسیح کو دوران ڈکیتی فائرنگ کرکے قتل کر دیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ علاقے کے لوگوں نے وکرم مسیح کی نعش سڑک پر رکھ کر ملزمان کو گرفتار کرنے کے لئے احتجاج کیا؟

(ج) متعلقہ تھانہ کی پولیس نے مذکورہ واقعہ کے بارے میں آج تک کیا کارروائی کی، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

**وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان):** جناب سپیکر! اس کا جواب کچھ یوں ہے کہ:۔

(الف) درست ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔

(ج) مقتول کے بھائی زوہیب مسیح کے بیان پر مقدمہ درج رجسٹر ہوا اور ابتدائی تفتیش عمل میں لائی گئی۔موقع سے فی الحال کوئی چشم دید گواہ میسر نہ آیا۔شبہ کی بناء پر اور مدعی کی نشاندہی پر ایک کس وزیر مسیح کو حراست میں رکھ کر interrogation جاری ہے۔مقتول کے

ٹیلیفون کی detail حاصل کی جا رہی ہے اور پوسٹ مارٹم رپورٹ سے بھی مدد لی جا رہی ہے۔ مدعی کی مشاورت سے ہر پہلو پر تفتیش جاری ہے اور مشکوک افراد کو شامل تفتیش کیا جا رہا ہے۔ انشاء اللہ وکرم مسیح کے قاتلوں کو گرفتار کر کے کیفرِ کردار تک پہنچایا جائے گا۔

**جناب سپیکر:** جی، بہت شکریہ۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر545 حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا صاحب کا ہے، وہ اسے پیش کریں۔

## رضامندی کی شادی کے باوجود شورکوٹ کے عمران کے خلاف مقدمہ اور اس کی فیملی پر تشدد

**حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شورکوٹ میں ایک لڑکے عمران نے شازیہ نامی لڑکی کے ساتھ باہمی رضامندی سے شادی کی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ شازیہ کے رشتہ داروں نے مع بارہ مسلح افراد عمران کے گھر حملہ کر کے ایک عورت اور ایک بچی کو زبردستی اٹھالیا اور ان کے ساتھ ریپ کرتے رہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ لڑکی کے والدین بڑے بااثر ہیں اور انہوں نے شادی ہونے کے باوجود پولیس کی ملی بھگت سے عمران کے خلاف پرچہ درج کروایا اور ابھی تک وہ لڑکا تھانہ شورکوٹ سٹی میں بند ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ متعلقہ ایس ایچ او نے ان بارہ مسلح افراد سے بچی اور عورت برآمد کی لیکن آج تک پولیس نے ان بااثر درندوں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈی ایس پی کبیر والا ضلع خانیوال ملزمان کا قریبی عزیز ہے جس نے عمران نامی لڑکے کو پکڑ کر شورکوٹ پولیس کے حوالے کر دیا اور اس کی بیوی کو پکڑ کر اس کے والدین کے حوالے کر دیا؟

(و) حکومت نے اس گھناؤنے جرم پر اب تک ملزمان اور پولیس کے خلاف کیا کارروائی کی ہے، اگر نہیں تو حکومت ان کے خلاف کب تک کارروائی کرے گی؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کا جواب اس طرح سے ہے کہ:

(الف) یہ درست نہ ہے۔ عمران نے آج تک کوئی ثبوت نکاح وغیرہ پیش نہ کیا ہے۔ یہ درست ہے کہ ملزمان ارشد وغیرہ بارہ کس کے خلاف مقدمہ نمبر 1008 مورخہ 10-09-17 بجرم 365,337,148,149 ت پ تھانہ شور کوٹ سٹی میں درج ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ ملزمان نے کسی عورت یا بچی کے ساتھ کوئی ریپ کیا ہے اور نہ ہی ملزمان ان کے گھر سے عورت یا بچی کو اٹھا کر لے گئے ہیں۔

(ج) عمران کے خلاف مقدمہ نمبر 1003 مورخہ 2010-09-16 بجرم 365/B ت پ تھانہ شور کوٹ سٹی درج ہے جس میں مذکورہ مورخہ 2010-10-4 کو حوالات جوڈیشل بھجوایا جا چکا ہے اور وہ شازیہ کے ساتھ شادی کا کوئی ثبوت پیش نہ کر سکا ہے۔

(د) یہ غلط ہے۔ بچی اور عورت کو پولیس نے قطعی طور پر برآمد نہ کیا ہے۔ مدعی کی درخواست پر مقدمہ نمبر 1008 مورخہ 2010-09-17 تھانہ شور کوٹ سٹی میں درج ہوا اور دو کس ملزمان کو گرفتار کر کے مورخہ 2010-10-1 کو حوالات جوڈیشل بھجوایا جا چکا ہے۔ بقایا ملزمان کی گرفتاری کے لئے مقامی پولیس کوشش کر رہی ہے۔

(ہ) یہ درست نہ ہے، بلکہ عمران کو مقامی پولیس نے از خود گرفتار کر کے جوڈیشل حوالات بھجوایا ہے جبکہ مسماۃ شازیہ والدین کے پاس ہے۔

(و) مقامی پولیس نے ملزمان کے خلاف مقدمات درج رجسٹر کر دیئے ہیں اور مقدمات کی تفتیش حقائق پر جاری ہے۔ ہر دو مقدمات کو جلد از جلد حقائق پر، merit پر تفتیش کر کے یکسو کیا جائے گا اور چالان عدالت میں پیش کر دیا جائے گا۔

حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا: جناب سپیکر! میں آپ اور اس ایوان کو سلام پیش کرتا ہوں کہ اتنی بڑی زیادتی ہوئی لیکن آج تک کوئی کارروائی نہیں ہوئی تھی جب پولیس کو یہ پتا چلا کہ آج ہم نے وزیر قانون صاحب کے پاس پیش ہونا ہے تو آج ہی ایک دو ملزمان کی گرفتاری عمل میں آئی ہے۔ دوسرا وزیر قانون صاحب نے کہا ہے کہ اس کی شادی نہیں ہوئی ہے اور نہ ہی اس کے پاس کوئی ثبوت ہے۔ میرے پاس یہ اس کا نکاح نامہ موجود ہے۔ اس کی شادی کو پانچ ماہ ہو گئے ہیں اور اس کا بچہ پیدا ہونے والا ہے۔

(معزز ممبر نے نکاح نامہ ایوان میں لہرا کر دکھایا)

جناب سپیکر! صرف ایس ایچ او کی بے ایمانی اور سازش سے یہ سب کچھ ہوا ہے۔ ایس ایچ او نے دوسرے دن خود جا کر ان کے گھر سے عورت کو برآمد کیا ہے۔ ایس۔ایچ۔او اپنی پولیس پارٹی کے ساتھ ان کے گھر گیا جسے وہاں پر بہت سے لوگوں نے دیکھا ہے۔ انہوں نے آدھا گھنٹہ وہاں پر فائرنگ کی ہے۔ عمران اس لڑکی کا شوہر ہے اور پانچ ماہ سے اس نے اس کے ساتھ شادی کی ہوئی ہے۔ اس کے خلاف 365/B کا پرچہ درج کروایا گیا ہے۔ میں آپ کی خدمت میں یہ نکاح نامہ پیش کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر نے نکاح نامہ کی نقل جناب سپیکر تک پہنچائی)

پولیس والے وہاں پر آدھا گھنٹہ فائرنگ کرتے رہے، دہشت گردی کی اور ان کے گھر میں سے لڑکیوں کو اٹھا کر لے گئے جن کے ساتھ آٹھ لوگوں نے ریپ کیا۔

جناب سپیکر! آپ دیکھ لیں، مجھے سامنے گیلری میں نظر آ رہا ہے کہ وہ ایس ایچ او آج بھی طلب کرنے کے باوجود یہاں پر نہیں آیا۔ وہ اتنا منظور نظر ہے کہ تین ماہ سے ایس ڈی پی او کا چارج بھی اسی کے پاس ہے۔ تین ماہ سے کوئی ایس ڈی پی او وہاں نہیں ہے۔ اسی ایس ایچ او کے پاس ہی ایس ڈی پی او کا چارج بھی ہے۔ وہ اس وقت بھی تھانے میں بیٹھا ہوا ہے۔ اس نے وزیر قانون صاحب کے حکم کے باوجود یہاں پر آنا مناسب نہیں سمجھا۔ ڈی پی او صاحب تو دور کی بات ہے۔ وہ ایس ایچ او بھی یہاں پر نہیں آیا۔ اس نے اپنا اے ایس آئی بھجوا دیا ہے۔ مجھے اور مدعی حضرات کو خدشہ ہے کہ اس نے عمران کی بیوی کو اس کے رشتہ داروں کے ساتھ مل کر کاری کروا کر مروا دیا ہے کیونکہ وہ کسی عدالت میں پیش نہیں ہوئی جبکہ انہوں نے اس کو برآمد کیا ہے۔ ضلع وہاڑی میں ایک موضع وجھیاں والا ہے وہاں وہ بچی اور اس کا شوہر عمران نامی رہ رہے تھے۔ وہاں پر تیس پینتیس لوگ گاڑیوں پر گئے، انہوں نے حملہ کیا اور انہیں وہاں سے اٹھایا گیا۔ ضلع خانیوال میں ایک موضع دادو آنہ میں انہیں دو دن تک رکھا گیا، پھر وہاں سے انہیں ایک دن کے لئے موضع دوراں پورہ میں لایا گیا اور پھر انہوں نے خود لا کر ایس ایچ او کو handover کیا ہے۔ یہ سب میں نے آپ کو حقائق بتائے ہیں۔

جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ جس طرح توجہ دلاؤ نوٹس کی وجہ سے ان کی کچھ حق رسی ہونا شروع ہوئی ہے تو اس معزز ہاؤس کی ایک کمیٹی بنائی جائے جو کہ ایسے کرپٹ افسر کے خلاف، ایسے گندے ایس ایچ او کے خلاف انکوائری کرے کہ جس نے اتنی بڑی زیادتی کی ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس ایس ایچ او کی وجہ سے وہ بے چاری بچی ماردی گئی ہے لہذا اس ایس ایچ او کے خلاف ابھی کوئی نہ کوئی ضرور action لیا جائے۔ ان لوگوں نے اپنی درخواست میں سارے حقائق لکھ کر دیئے تھے لیکن

ایس ایچ او نے وہ درخواست پھاڑ دی اور صرف کارروائی ڈالنے کے لئے اپنے ہاتھ سے ایک درخواست لکھ کر ایف آئی آر درج کی ہے۔ یہ لوگ پانچ مرلہ کے گھر میں رہنے والے ہیں، یہ زمین ذوالفقار علی بھٹو صاحب نے انہیں دی تھی۔ اب صرف اس ایس ایچ او کی بدمعاشی کی وجہ سے وہ ضلع بدر ہو چکے ہیں۔ وہ ضلع جھنگ میں کہیں نہیں مل رہے۔ وہ مدعی بھی ہیں اس کے باوجود ان کے ساتھ زیادتی کی جا رہی ہے، ان کی تین عورتیں بھی اٹھائی گئی ہیں۔ وہاں پر police state بنی ہوئی ہے۔ میری آپ کی وساطت سے وزیر قانون صاحب سے گزارش ہے کہ اس ایس ایچ او کے خلاف ابھی action لیں اور ان لوگوں کو انصاف دلوائیں۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ توجہ دلاؤ نوٹس بڑی اہم چیز ہوتی ہے۔ جس طرح میرے معزز ممبر نے اس طرف توجہ دلائی ہے کہ چونکہ آج توجہ دلاؤ نوٹس take up ہونا تھا تو اس ضلع کے پولیس کے اعلیٰ افسران کو یہاں پر موجود ہونا چاہئے تھا لیکن آپ دیکھ رہے ہیں کہ یہاں گیلری میں اس ضلع کا ڈی پی او موجود ہے اور نہ ہی کوئی دوسرے senior پولیس کے افسران موجود ہیں۔ یہاں گیلری میں متعلقہ تھانے کا ایس ایچ او موجود ہے، ایس ڈی پی او موجود ہے اور نہ ہی ضلع کا ڈی پی او موجود ہے۔ اس ایوان کے تقدس کا آپ نے خیال رکھنا ہے۔ آپ یہ چیز ensure کریں اور پوچھا جائے کہ کیا پولیس اتنی سرکش ہو چکی ہے کہ اس ایوان میں بلانے کے باوجود آج صرف ایک ڈی ایس پی انوسٹی گیشن اور ایک اے ایس آئی کو توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب دینے کے لئے بھیجا گیا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ گیلری میں کون صاحب موجود ہونے چاہئیں اور کون صاحب موجود نہیں ہونے چاہئیں، میں سمجھتا ہوں کہ اس کا اس معزز ایوان کی کارروائی سے تعلق نہیں ہے۔ اس معزز ایوان کو حکومت جوابدہ ہے۔ میں نے on behalf of Chief Minister اس بات کا جواب دینا ہے۔

(اذان مغرب)

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اس میں مجھے کسی officer کی assistance درکار ہے یا نہیں ہے اس کا فیصلہ میں نے کرنا ہے اور DPO, Jhang

کو یہاں آنے پر کوئی اعتراض ہو سکتا ہے اور نہ ہی وہ اس بات سے روگردانی کر سکتے ہیں۔ معاملہ یہ ہے کہ DPO, Jhang کو آج ہی قومی اسمبلی کی Privileges Committee نے طلب کیا ہوا ہے، وہ وہاں پر حاضر ہیں اور اس notice کی کاپی میرے پاس ہے۔ اس توجہ دلاؤ نوٹس کے سلسلے میں میری ان سے بات بھی ہوئی ہے اور کاٹھیا صاحب نے جن خدشات کا اظہار کیا ہے میں نے وہ سارے ان کے ساتھ discuss کئے ہیں۔ اب دیکھیں، اگر ایک طرف ایک صاحب اس عورت کے خاوند ہونے کا دعویٰ کر رہے ہیں تو دوسری طرف بھی وہ لوگ ہیں جو اس عورت کے ماں باپ ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اس معاملے میں اتنی detail میں جا کر اپنا show interest نہیں کرنا چاہئے۔ یہ دونوں مقدمات درج ہیں دونوں مقدمات کی انشاء اللہ تعالیٰ merit پر انوسٹی گیشن ہو گی، جو شخص اپنے آپ کو اس عورت کا شوہر کہلوا رہا ہے آیا اس آدمی کا version درست ہے یا اس عورت کے ماں باپ کا version درست ہے۔

جناب سپیکر! جہاں تک ایس ایچ او کا معاملہ ہے اگر اس کی وہاں پر کوئی accesses ہیں تو مجھے اس کے متعلق یہ complaint دیں اس کی علیحدہ سے Vigilance Cell سے انکوائری کروائی جائے گی اور اگر اس کا کوئی معاملہ ہوا تو اس کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

جناب سپیکر: وزیر قانون اس کے خلاف notice لیں گے۔ اب آدھے گھنٹے کے لئے نماز مغرب کا وقفہ ہوتا ہے۔

(اس مرحلہ پر نماز مغرب کے لئے آدھ گھنٹہ کے لئے ایوان کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(نماز مغرب کے وقفہ کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر 6 بج کر 24 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم تحریک استحقاق لیتے ہیں۔ یہ تحریک رانا محمد ارشد کی ہے لیکن ابھی لاء منسٹر موجود نہیں ہیں۔

## پوائنٹ آف آرڈر

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! جب تک لاء منسٹر نہیں آتے تو کیا میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر سکتا ہوں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: بالکل، شیخ صاحب! جب تک لاء منسٹر نہیں آتے آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر سکتے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ان کا انتظار کر لیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، آپ بات کریں۔

## بند کئے گئے جان کی دیوی ہسپتال کو دوبارہ کھولنے کا مطالبہ

شیخ علاؤالدین: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں کہ جان کی دیوی ہسپتال جو اچانک بند کر دیا گیا ہے اور یہ آپ کے علم میں بھی ہے کہ وہ لاکھوں خواتین کو میٹر نٹی کی سہولت دے رہا تھا۔ یہ بھی آپ کے علم میں ضرور ہوگا کہ 1993 میں وہ پنجاب حکومت کی ملکیت جگہ تھی جو بعد میں ویکی ٹرسٹ بورڈ کو دی گئی۔ میری گزارش ہے اور میں اس پر آپ کی توجہ بھی چاہتا ہوں کہ اس پر آپ کی طرف سے کوئی ایسی instruction بھی آ جائے۔ اب اس ہسپتال کو بند کرنے کے بعد اس کو مختلف اداروں کو دینے کی بات ہو رہی ہے جو کہ بہت بڑا ظلم ہوگا۔ خاص طور پر ان خواتین کے ساتھ جو low income group سے ہیں اور وہ سپیشلسٹوں کی فیسیں نہیں دے سکتیں۔ اس کو پنجاب حکومت خود takeover کر لے کیونکہ وہ 1993 میں دیا گیا تھا۔ اس کو چلا لیا جائے وہ کوئی اتنا مشکل کام نہیں ہے۔ چونکہ اس کی پراپرٹی بہت زیادہ valuable ہے اس لئے میں یہ چاہوں گا کہ جیسے ہی لاء منسٹر آتے ہیں یا جو آپ مناسب سمجھتے ہیں اس کا حل کر لیجئے کیونکہ وہاں سے پورا wall city اور south لاہور مستفید ہو رہا تھا لہذا اس کے لئے کچھ کر لیجئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جی، آمنہ الفت صاحبہ!

## پروفیسرز ایسوسی ایشن کے ممبران کی وزیر قانون سے ملاقات

محترمہ آمنہ الفت: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں نے ایک دن بورڈ آف گورنر کے حوالے سے point raise کیا تھا کیونکہ ٹیچرز اور پروفیسرز احتجاج پر تھے۔ اس پر آپ نے ایک کمیٹی بنا دی تھی۔ اس کے بعد اس کمیٹی نے ان سے بات چیت کی اور وہ لوگ اسمبلی میں بھی آئے۔ اس دن کی کارروائی بھی آپ کے سامنے ہوئی اور آپ کو معلوم بھی ہے جو کچھ ہوا۔ بہر حال وزیر قانون کے چیمبر میں پروفیسرز ایسوسی ایشن کے ممبران تھے اور ان کے روبرو طے یہ پایا تھا کہ پی اے ٹو وزیر قانون وہ ان سب سے coordinate کر کے جو بھی ٹائم رکھا جائے گا پیر والے دن ہمیں بتائیں گے۔ جب میں نے پی اے صاحب سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ہمارے پاس ان پروفیسرز ایسوسی ایشن کے ممبران کے

ٹیلیفون نمبرز ہی نہیں ہیں۔ حالانکہ ان ممبران کی جب ہم نے لاء منسٹر کے چیمبر میں وزیر قانون صاحب سے میٹنگ کروائی تھی تو اس دن ان لوگوں کے نمبرز بھی دیئے گئے اور وزیر قانون صاحب کی موجودگی میں طے یہ پایا تھا اور انہوں نے اپنے PA کو ہدایت کی تھی کہ آپ نے سب کے ساتھ coordinate کر کے جو time settle ہو سب کو inform کرنا ہے۔ آج میری اطلاع کے مطابق جب میں نے PA صاحب سے دریافت فرمایا تو ان کی طرف سے جواب آیا ہے کہ وزیر قانون صاحب نے وزیر تعلیم صاحب سے بات کر لی ہے اور ابھی وہ بتائیں گے۔ دوسری بات انہوں نے یہ کی ہے کہ ان لوگوں کے نمبرز اگر آپ کے پاس ہیں تو ہمیں دے دیں۔ یہ چیز رویّہ کی غیر سنجیدگی show کرتی ہے اور ان کے نمبرز رکھنا ان کی ذمہ داری تھی نہ کہ میں انہیں provide کروں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرا خیال ہے کہ چونکہ آپ بھی کمیٹی کی ممبر ہیں، اگر آپ کے پاس نمبرز ہیں تو آپ دے دیں۔ ہمیں تو مسئلہ کا حل چاہئے، اس کا اگر کوئی حل نکل آتا ہے تو اس میں کوئی اعتراض کی بات نہیں ہے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! بہر حال میرا مقصد تو یہی ہے کہ ان کا مسئلہ حل ہونا چاہئے۔ آپ نے جیسا حکم فرمایا ہے ویسا میں کر دوں گی۔ دوسری میری آپ سے گزارش یہ تھی کہ ابھی قائد حزب اختلاف نے ایک اہم مسئلہ کی طرف توجہ دلائی تھی کہ مولانا عبدالوہاب اور مولانا طارق جمیل صاحب کی جان کو خطرہ ہے اور کچھ لوگ اس ناپاک مقصد کے لئے لاہور میں داخل ہو گئے ہیں تو اس پر آپ نے وزیر قانون صاحب کو ہدایت کی تھی اور وزیر قانون صاحب نے یقین دلایا تھا کہ ہم ایک SP level officer کو ان کے پاس سکیورٹی کے مقصد کے لئے بھیج دیں گے تو مہربانی کر کے اس سلسلے میں ہاؤس کو ذرا بتا دیا جائے کہ کیا اقدامات کئے گئے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وہ آتے ہیں تو یہ بات بھی کر لیتے ہیں۔ جی، رانا صاحب!

## نیشنل فرٹیلائزر کارپوریشن کی طرف سے لاہور میں اٹھائیس کنال اراضی غبن کرنے کی کوشش

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا پوائنٹ آف آرڈر ہے کہ ایک بہت اہم معاملہ ہے، لاہور شہر میں یہاں NESPAK کا دفتر ہے، پنجاب یونیورسٹی سے جو اکبر چوک کو سڑک جاتی ہے۔ اٹھائیس کنال زمین کئی سال پہلے حکومت پنجاب نے بلکہ LDA نے National Fertilizer

National Fertilizer Corporation کی پانچ ملیں تھیں جو نیلام ہو گئیں اور ان کا ایک مرکزی دفتر ہے جو شاید الفلاح بلڈنگ میں ہے، اس کے چیئرمین ابھی تک appoint ہو رہے ہیں اور 97 فیصد عملہ گولڈن شیک ہینڈ لے کر یا اپنی ریٹائرمنٹ کے ساتھ فارغ ہو گیا۔ اب وہ جو اٹھائیس کنال زمین ہے وہ 2 سے 3۔ارب روپے کی ہے۔ آج سے چند دن پہلے 25۔ستمبر کو محترم چیئرمین صاحب نے اخبار میں اشتہار دیا کہ جو سابقہ ملازمین ہیں وہ درخواست دیں کہ اس جگہ پر بلڈنگ تعمیر کر کے ان کو flats دیئے جائیں گے۔

جناب سپیکر! یہ ایک خُورد بُرد کا طریقہ ہے، سارے سابقہ ملازمین اپنے benefits لے کر ریٹائر ہو گئے، اپنے گھروں کو چلے گئے اور ادارہ بند ہو گیا۔ اب وہ کئی ارب روپے کی لاہور شہر کے سنٹر میں جو زمین ہے اس کو ہڑپ کرنے کا منصوبہ بنایا جا رہا ہے تو اس پر میں نے ایک تحریک التوائے کار جمع کرائی ہے اور اگر آپ اجازت دیں تو اس کو out of turn پیش کر لوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ سیکرٹری صاحب سے مل کر بات کر لیں۔ اس کو بالکل ہم take up کر لیں گے کیونکہ اس کا ایک طریق کار بنایا گیا ہے اور اگر آج نہیں تو کل وہ ضرور کروالیں گے۔ سندھو صاحب! اب آپ بات کر لیں پھر لاء منسٹر صاحب بات کریں گے۔

## کوٹ مومن تحصیل ہیڈکوارٹر میں ڈاکٹروں کی عدم دستیابی

جناب طاہر احمد سندھو: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں نہایت احترام سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ میرا حلقہ کوٹ مومن تحصیل ہیڈکوارٹر ہے ویسے اگر میں یہ کہوں کہ میں پچھلے تین سال میں اپنے گاؤں میں بھی ڈاکٹر نہیں لگوا سکا، اکثر BHUs بند پڑے ہیں، تحصیل ہیڈکوارٹر میں صرف ایک male ڈاکٹر ہے تو مجھے یہ بتائیں کہ میں لوگوں کو کیا جواب دوں؟ سیکرٹری ہیلتھ سے بھی میں کئی دفعہ کہہ چکا ہوں، پہلے جو چیف سیکرٹری تھے ان سے بھی کہا تھا انہوں نے کہا کہ مجھے چھ مہینے کا ٹائم دیں اور اب تو اس بات کو بھی دو سال گزر گئے ہیں۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ میرے لئے یہ انتہائی شرمندگی کا باعث ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جب public genuinely بڑی suffer کر رہی ہے اور بیوروکریسی کی تو مجھے سمجھ نہیں آتی کہ وہ کیا کرتے ہیں کیونکہ جب میں سیکرٹری صاحب کے پاس جاتا ہوں تو وہ کہتے ہیں کہ ڈاکٹر آپ لے آئیں آرڈر میں کر دیتا ہوں، اب ڈاکٹر میں کہاں سے لاؤں؟ میری آپ سے گزارش ہے کہ خصوصی طور پر مہربانی فرمائی جائے، اس وقت لاء منسٹر صاحب تشریف رکھتے ہیں، منسٹر ہیلتھ موجود نہیں ہیں تو

اس کا کوئی جواب دیں، کوئی commitment دیں اور ہاؤس کو کچھ بتائیں کہ یہ ہمارا مسئلہ کب تک حل ہو جائے گا؟

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جی، لاء منسٹر صاحب! ان کا مسئلہ یہ ہے کہ یہ کہہ رہے ہیں کہ کوئی پچھلے دو سال سے میرے BHUs خالی پڑے ہیں اور وہاں پر کوئی ڈاکٹر نہیں ہے اور وہ کہتے ہیں کہ اس سلسلے میں، میں کئی دفعہ سیکرٹری ہیلتھ کو بھی ملا ہوں۔۔۔

**وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان):** جناب سپیکر! اگر یہ سمجھتے ہیں کہ یہ معاملہ اتنی ہی اہمیت کا حامل ہے جیسا کہ انہوں نے ابھی فرمایا ہے تو اس کو کسی صورت میں یہ in black and white میں لے آئیں تاکہ اس پر محکمہ سے جواب لیا جائے۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** اب وہ On the floor of the House تو لے کر آئے ہیں اب میں سمجھا نہیں کہ وہ کیا کریں؟

**جناب طاہر احمد سندھو:** جناب سپیکر! میں اس پر تحریک التوائے کار لے آتا ہوں آپ اسے out of turn take up کر لیں۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** آپ تحریک پیش کر دیں ہم کل اس کو out of turn لے لیں گے۔ جی، اعجاز احمد خان صاحب!

**محترمہ ثمینہ خاور حیات:** جناب سپیکر! یہ ہاؤس کیسے چل رہا ہے اور کچھ باتیں ہوتی ہیں۔۔۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** ہمارے پاس ایک rules of procedure موجود ہے ہم نے اس کو follow کرنا ہے تحریک التوائے کار آئے تو ہم اس پر کچھ بنالیں گے اور کچھ باتیں ہوتی ہیں تو ان کو اس حساب سے ہم دیکھ لیں گے۔ آپ تشریف رکھیں، بہت شکریہ

## جناح ہسپتال لاہور کے ICU اور CCU کے واش رومز کی تعمیر نو

**جناب اعجاز احمد خان:** جناب سپیکر! جناح ہسپتال لاہور کے ICU کے ملحقہ علاقے میں پچھلے مہینے آگ لگی جس کے نتیجہ میں ICU کا واش روم اور second floor کے اوپر CCU کا واش روم بھی خراب ہو گیا۔ مجھے حال ہی میں وہاں پر جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں پر مسئلہ یہ ہے کہ وہ لوگ جن کو دل کا عارضہ ہوتا ہے ان کو وہاں سے بہت دور جانا پڑتا ہے اور چونکہ جو دل کے مریض ہیں وہ move بھی نہیں کر سکتے

اور ہر مریض کے ساتھ ڈاکٹر صاحب جا بھی نہیں سکتے اور کسی بہت بڑے حادثے کا خطرہ تھا تو میں نے ایم ایس سے بات کی اور میں نے انہیں کہا کہ آپ نے یہ واش روم اتنے ہفتے گزرنے کے باوجود تا حال مرمت کیوں نہیں کرائے تو انہوں نے کہا کہ ہیلتھ سیکرٹری نے روکا ہوا ہے۔

جناب سپیکر! یہ اہم نوعیت کا معاملہ ہے جو کہ گھنٹوں میں war footing پر resolve ہونا چاہئے، وہاں پر لوگوں کی جانیں انتہائی خطرے میں ہیں، وہاں پر اس جگہ کو تعمیر کرنے کے لئے وہاں کا عملہ جو ڈاکٹر ہیں وہ donation مانگ رہے ہیں۔ اتنے چھوٹے معاملے میں فوری طور پر ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو intervene کرنا چاہئے اور اس مسئلہ کو حل ہونا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! دوسری بھی ہیلتھ سے متعلق ہے تو دونوں ممبران کو بلا کر ان سے بات کر لیں اور اس مسئلے کا حل نکالیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ٹھیک ہے، میں سیکرٹری ہیلتھ کو دونوں ممبران کے جو خدشات ہیں وہ ان کو پہنچا دیتا ہوں اور ان سے کہتا ہوں کہ وہ اس معاملے کو ذاتی طور پر چیک کریں۔

## تحاریک استحقاق

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ اب ہم تحاریک استحقاق لیں گے۔ سب سے پہلے تحریک استحقاق نمبر 28 رانا محمد ارشد صاحب کی ہے۔ یہ pending کی گئی تھی۔ اس کا جواب آنا تھا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کا جواب موصول ہو چکا ہے۔ آپ اس کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ استحقاق کمیٹی کے سپرد کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک استحقاق چودھری محمد اویس اسلم صاحب کی ہے اور یہ جمعرات تک کے لئے pending ہے۔ اب اگلی تحریک استحقاق نمبر 30 جناب نجف عباس خان سیال صاحب کی ہے، موجود نہیں ہیں تو یہ dispose of کی جاتی ہے۔ اس کے بعد حفیظ اختر چودھری صاحب کی تحریک استحقاق ہے انہوں نے درخواست کی ہے کہ اس کو بھی اگلے سیشن تک کے لئے pending کیا جائے۔ اب تحاریک استحقاق ختم ہو گئی ہیں۔

## تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 104/10 محترمہ رفعت سلطانہ ڈار کی ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں تو میں اس کو dispose of کر دوں گا اس کے بعد اگلی تحریک التوائے کار نمبر 490/10 شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے اور یہ بھی pending ہوئی تھی اس کا جواب آ گیا ہوا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کا جواب ابھی موصول نہیں ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ بھی پھر اگلے ہفتہ تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اس کے بعد اگلی تحریک التوائے کار محترمہ فوزیہ بہرام صاحبہ کی ہے اور ان کی درخواست آئی ہوئی ہے۔ یہ بھی اگلے اجلاس تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اس کے بعد محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ کی تحریک التوائے کار نمبر 497/10 ہے اور یہ بھی pending ہوئی تھی کیا اس کا جواب آ گیا ہے؟

## میو ہسپتال لاہور کی جدید پی سی آر (مشین) بند ہونے سے ہیپاٹائٹس کے مریضوں کو ٹیسٹ کروانے میں دشواری کا سامنا

(۔۔۔جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! تحریک التوائے کار نمبر 497 ہے۔ قومی ادارہ صحت کے تحت influenza کی تحقیق شروع کی ہے تاکہ اس مرض کے بارے میں تفصیل سے جانا جا سکے کہ یہ مرض کیوں ہر سال وبائی شکل میں پھیلتا ہے۔ ماہرین کو خوف ہے کہ یہ مرض مستقل بنیادوں پر دنیا میں وبائی شکل نہ اختیار کر جائے اس سلسلہ میں ایک پراجیکٹ کے تحت پاکستان میں influenza کی تحقیق کے لئے چار سنٹر یعنی لاہور، کراچی، پشاور اور کوئٹہ میں قائم کئے گئے ہیں۔ لاہور کا یہ سنٹر خصوصی طور پر کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی کے شعبہ پیتھالوجی میں قائم کیا گیا ہے۔ کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی میڈیکل ایجوکیشن اور تحقیق کے ساتھ ساتھ مریضوں کو ہیلتھ سروسز بھی مہیا کرتی ہے۔ قومی ادارہ صحت اسلام آباد مذکورہ تحقیق اور تشخیص لیبارٹری کے ذریعے influenza کے مشتبہ مریضوں کی رطوبتوں میں موجود وائرس کی بذریعہ پی آر سی جانچ کر رہا ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! میں نے اپنی تحریک میں ایک مشین کا ذکر کیا تھا جو کہ donate کی گئی تھی۔ اس پر ہیپاٹائٹس اور HIV کے ٹیسٹ بند کر دیئے گئے تھے۔ میں نے اس تحریک میں یہ کہا تھا کہ وہ ٹیسٹ کیوں بند کر دیئے گئے ہیں کیونکہ اس سے عوام کو کافی مشکلات کا سامنا ہے۔ وہ مشین کمرے میں بند کر کے رکھ دی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، specific تو یہی سوال پوچھا گیا تھا کہ اس مشین پر یہ ٹیسٹ کیوں نہیں ہو رہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ جو دونوں ٹیسٹ ہیں ان کو انہوں نے differentiate کیا ہے۔ اس کے مطابق یہ ہے کہ دو سال سے شعبہ پیتھالوجی لیب نے اس ادارے کے تعاون سے influenza کے مریضوں کی تشخیص اور تحقیق کے لئے ایک پروگرام کا آغاز کیا تھا۔ شروع میں اس مرض کے مشتبہ کے ٹیسٹ اسلام آباد بھیجے جاتے تھے۔ اس لیبارٹری کے قیام کے بعد تمام ٹیسٹ اب یہاں ہو رہے ہیں، ان ٹیسٹوں سے متعلقہ chemicals and kits قومی ادارہ صحت اور سی ڈی سی، یو ایس مہیا کر رہا ہے۔ چونکہ یہ لیب صرف influenza کی تشخیص اور تحقیق کے لئے قائم کی گئی ہے اس لئے فی الحال دوسرا ٹیسٹ نہیں کیا جا سکتا۔ جیسے ہی تحقیق کا مقصد پورا ہو جائے گا تو اس لیب کو فیڈرل گورنمنٹ کی اجازت کے بعد کینسر اور ہیپاٹائٹس جیسے موذی امراض کی تحقیق کے لئے بھی استعمال کیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: phase wise ہے وہ کہہ رہے ہیں کہ آگے اس کو شروع کر دیں گے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! پہلے اس میں ایک دو ماہ تک ٹیسٹ ہوتے رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ یہی بتا رہے ہیں کہ اس میں چونکہ ریسرچ ہے تو وہ ریسرچ کر کے اس میں gradually phase wise شروع کر دیں گے۔ آپ کا بہت شکریہ۔ اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 512/10 محترمہ انجم صفدر صاحبہ کی ہے، اس کو بھی pending کیا گیا تھا۔ اس کا جواب آ گیا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): نہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اب تحریک التوائے کار نمبر 544/10 سردار خالد سلیم بھٹی صاحب کی ہے۔ یہ 05-10-10 کو move ہوئی تھی اور یہ اس ہفتے کے لئے pending کی گئی تھی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کا جواب موصول نہیں ہوا۔ سردار خالد سلیم بھٹی صاحب کی دوسری تحریک التوائے کار نمبر 546 کا جواب موصول ہو گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں! تحریک التوائے کار نمبر 544 والی next week تک کے لئے pending کی جاتی ہے اور تحریک التوائے کار نمبر 546 جو پیش ہو گئی تھی اس کا جواب آپ پڑھ کر بتادیں۔

## تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال بورے والا میں میڈیکل سپیشلسٹ نہ ہونے کی وجہ سے مریضوں کو پریشانی کا سامنا

(---جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ تحریک التوائے کار نمبر 546 ہے۔ گزارش ہے کہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف دی پنجاب نے آرڈر نمبر such and such مورخہ 13-07-2010 کے تحت ڈاکٹر اسد محمود کو تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال بورے والا میں بطور فزیشن میڈیکل سپیشلسٹ تعینات کر دیا ہے۔ مزید برآں ڈاکٹر اسد محمود نے تحصیل ہیڈ کوارٹر بورے والا میں بطور فزیشن مورخہ 26-07-2010 کو قبل از دوپہر اپنی حاضری رپورٹ بھی پیش کر دی ہے اس طرح تحصیل بورے والا کی عوام کو فزیشن کی سہولت میسر آ گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بھٹی صاحب! آپ کے علاقے میں فزیشن آ گئے ہیں؟

سردار خالد سلیم بھٹی: جناب سپیکر! ابھی میرے علم میں نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آج جا کر check کر لیجئے گا۔

سردار خالد سلیم بھٹی: جی، صبح انشاء اللہ confirm کر لوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔ یہ dispose of کی جاتی ہے۔ اب تحاریک التوائے کار نمبر 553/10 محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ کی ہے۔ یہ بھی move ہو چکی تھی، اس کا جواب pending تھا۔

## میو ہسپتال لاہور کا گیٹ نمبر 4 بند ہونے کی وجہ سے لواحقین اور مریضوں کو پریشانی کا سامنا

(---جاری)

**وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان):** جناب سپیکر! یہ تحریک التوائے کار نمبر 553 ہے۔ عرض ہے کہ میو ہسپتال لاہور کا گیٹ نمبر 4 جو کہ مسافر خانہ کے ساتھ واقع ہے سکیورٹی کیمرہ کی تنصیب کے لئے عارضی طور پر divert کیا گیا تھا۔ کیمرہ تنصیب کے بعد فوری طور پر یہی سہولت عام لوگوں کے لئے بحال کر دی گئی ہے لہذا گیٹ بند ہونے کی خبر درست نہ ہے۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جی، ٹھیک ہے، بہت شکریہ۔ یہ dispose of کی جاتی ہے۔ اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 10/557 محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ کی ہے۔ یہ جواب کے لئے pending تھی۔ اس کا جواب آ گیا ہے؟

**وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان):** جی، نہیں۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** یہ بھی next week کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 10/559 محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ کی ہے، یہ بھی next week کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اس کے بعد تحریک التوائے کار نمبر 10/584 شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے۔ شیخ صاحب! یہ next week تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔

**شیخ علاؤالدین:** ٹھیک ہے۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** اب تحریک التوائے کار نمبر 10/587 شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے۔ یہ پیش کریں۔

**شیخ علاؤالدین:** جناب سپیکر! شکریہ۔ میری گزارش یہ ہے کہ مجھے اس کی جگہ تحریک التوائے کار نمبر 10/638 پڑھ لینے دیں کیونکہ وہ مسئلہ بہت زیادہ اہم ہے۔ میں اپنی تحریک التوائے کار نمبر 10/587 کی جگہ تحریک التوائے کار نمبر 10/638 پڑھنا چاہوں گا۔ تحریک التوائے کار نمبر 10/587 کو کل پر رکھ لیں۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جی، یہ کل پر نہیں اب یہ تحریک التوائے کار نمبر 10/638 کی جگہ پر چلی جائے گی۔ جب اس کی باری آئے گی تو تحریک التوائے کار نمبر 10/587 پڑھی جائے گی۔

شیخ علاؤالدین: ٹھیک ہے۔ چلیں! ایسا کرلیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، تحریک التوائے کار نمبر 587/10 کو تحریک التوائے کار نمبر 638/10 کی جگہ رکھ لیں اور شیخ صاحب اب تحریک التوائے کار نمبر 638/10 پیش کریں۔

## پولیس میں بھرتی سے قبل نگرانی کا نظام رائج کرنے کی تجویز

شیخ علاؤالدین: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ بڑھتے ہوئے جرائم کی ایک بڑی وجہ خود پولیس فورس میں موجود جرائم پیشہ لوگوں کی موجودگی اور مسلسل بلاروک ٹوک بھرتی کی نگرانی کا کوئی نظام نہ ہونا ہے۔ یہ افسوسناک حقیقت ہے کہ پچھلے دس سال میں پولیس ملازمین کی نگرانی نہ ہونے کی وجہ سے ایسے بے شمار واقعات جن میں سنگین جرائم میں خود پولیس ملازمین رنگے ہاتھوں بھی پکڑے گئے ہیں۔ آج اس ایوان کے ہر معزز ممبر کے لئے سوچنے کا مقام ہے کہ پولیس میں بھرتی کے لئے کسی بھی شخص کا پس منظر، خاندانی حقائق یا کسی جرم میں ملوث ہونے کی کسی آزاد ادارے سے تصدیق کی کوئی ضرورت کبھی نہ سمجھی گئی ہے۔ ایسے تمام پولیس ملازمین قطع نظر عہدہ کتنے ہوں گے جو اپنے Known Income Sources میں زندگی گزار رہے ہوں گے۔ آج تمام Civilized دنیا بشمول امریکہ میں پولیس فورس میں اوسطاً بھرتی کے لئے پچاس ہزار ڈالر فی کس Pre Qualification Secret Information کے لئے خرچ کئے جا رہے ہیں۔ پولیس فورس کی تنخواہوں پر اربوں روپے اضافی خرچہ کا اس لئے کوئی خاطر خواہ نتیجہ نکل سکا اور نہ ہی اس وقت تک کبھی نکلے گا۔ ایسے جرائم پیشہ عناصر کا پولیس فورس میں موجود ہونا اچھے دیانتدار اور قابل افسران و ماتحت عملہ کے لئے بھی نہایت ضروری ہے کیونکہ محرک یہ سمجھتا ہے کہ ان جرائم پیشہ لوگوں کے پولیس میں ہوتے ہوئے پولیس میں موجود اچھے اور دیانتدار افسران بھی کوئی مثبت نتائج کبھی دے سکیں گے اور نہ ہی پولیس عوام میں کبھی بھی نیک نامی کما سکے گی لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر! میں اس میں صرف ایک منٹ لوں گا۔ دو دن پہلے ایک ایسا واقعہ ہوا کہ ایک لڑکی کے ساتھ ایک تھانیدار صاحب شراب نوشی فرما رہے تھے تو لڑکی کی ماں کا فون آ گیا۔ یہ معاملہ دو دن پہلے بڑا highlight بھی ہوا ہے۔ لڑکی کی ماں نے naturally اس کو برا بھلا کہا کیونکہ اس کی بیٹی تھی۔

تھانیدار نشے میں دھت بمعہ اپنے چار پانچ لوگوں کے گیا اور جا کر اس کی والدہ کو قتل کر دیا۔ وہ بے چاری عورت اس وقت بھی pregnant تھی اور صرف اپنی بچی کو روکنے کی کوشش کر رہی تھی۔

جناب سپیکر! یہ پہلا کیس نہیں ہے میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ مہربانی کر کے اس تحریک کو منظور کر لیں اور اس کو ایوان میں بحث کے لئے لائیں۔ میں بہت سے حقائق بتاؤں گا، میں یہ بھی بتاؤں گا کہ اگر پولیس کی scrutiny نہ ہوئی تو یہ معاملہ کبھی بھی سنبھل نہیں سکے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

ہمارے لاہور میں بھی جتنے guest Houses ہیں وہاں شراب بک رہی ہے، منشیات کا کام ہو رہا ہے، آپ یقین کریں پورے پنجاب میں یہی کچھ ہو رہا ہے۔ آج شریف ایس ایچ او وہ ہے جو صرف دو تین جعلی بوتلوں کی فیکٹریوں سے حصہ لیتا ہے یعنی یہ پیپسی، کوکا کولا وغیرہ کی جعلی فیکٹریوں سے حصہ لیتا ہے اس لئے میری یہ گزارش ہوگی کہ آپ اس تحریک کو admit کر لیں۔ تمام معزز ممبران چاہیں گے کہ اس پر اظہار خیال کریں۔ اس سلسلے میں پولیس کی scrutiny ہونی چاہئے اور آج میں آپ کو ایک بات اور بتا دوں کہ ہم پر اور آپ پر بہت زیادہ pressure ہوتا ہے کہ خالی سپاہی بھرتی کروا دیں۔ حالانکہ تنخواہوں کے حساب سے دیکھا جائے تو اتنی تنخواہ نہیں ہے۔ میں عرض کروں گا کہ آخر یہ pressure کیوں آ رہا ہے کہ صرف سپاہی بھرتی کروا دیا جائے اس لئے میری یہ گزارش ہوگی کہ میری اس تحریک کو admit کر لیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، آپ کی بات بڑی important ہے اور واقعی جو اس وقت حالات ہیں وزیر قانون صاحب بتائیں گے کہ اس تحریک کا اُن کے پاس جواب آگیا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب والا! اس تحریک التوائے کار کا جواب میرے پاس موجود ہے۔ اس میں شیخ صاحب نے دو چیزوں کی نشاندہی کی ہے۔ ایک تو انہوں نے بھرتی کے متعلق کی ہے۔ اس کے متعلق تو میں یہ عرض کروں گا کہ اس وقت پولیس میں بھرتی جن رولز کے مطابق ہو رہی ہے وہ بڑے مؤثر ہیں، comprehensive ہیں اور قطعی طور پر کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ پچھلے دو اڑھائی سالوں میں جتنی بھی پولیس میں بھرتی ہوئی ہے اس میں کسی بھی قسم کی irregularity commit ہوئی ہے بلکہ ایک آدمی جس نے اپنے بیٹے کا صرف ڈومیسائل غلط رکھا تھا اور اس کی بنیاد پر اس کی بھرتی کروائی تھی تو اس میں ڈی آئی جی رینک سے لے کر ڈی ایس پی تک چار آفیسرز کو سزا ہوئی۔ اسی طرح سے اے ایس آئی اور اس سے اوپر کی جو بھرتی ہے وہ تمام معاملہ پبلک سروس کمیشن کے سپرد ہے

اور جتنے لوگ بھی بھرتی ہوئے ہیں، اے ایس آئی یا سب انسپکٹر وہ پبلک سروس کمیشن کے ذریعے ہوئے ہیں۔

دوسری انہوں نے یہ بات کی ہے کہ کوئی ایسا نظام ہونا چاہئے کہ جس میں پولیس ملازمین کی scrutiny کی جائے۔ اس میں ایک نظام تو ان کے محکمے کے اندر موجود ہے اور جو سینئر آفیسرز ہیں ان کا یہی کام ہے کہ وہ اپنے ماتحتوں کے متعلق اس قسم کی رپورٹیں حاصل کریں اور اس کے مطابق ان کے خلاف action لیں اور تمام اضلاع میں RPO اور DPO جو ہیں across the board اس معزز ایوان میں بیٹھے ہر شخص کو پتا ہے کہ انہیں میرٹ پر بھرتی کیا جائے۔ یہ sole criterion ہے کہ وہ لوگ honest اور dedicated ہوں، اسی بنیاد پر ہی ان کو لگایا گیا ہے۔ اب اگر ایک آدمی میرٹ کی بنیاد پر، دیانتداری کی بنیاد پر جاکر اپنے نیچے کی بد دیانتیوں کو چیک نہ کرے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس کی دیانتداری کا اس صوبے کی عوام کو اور لوگوں کو کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اس میں جہاں تک بحث کا تعلق ہے میں اس کو oppose بالکل نہیں کرتا لیکن امن عامہ کی بحث کے لئے پہلے ہی ایک دن بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں مختص ہو چکا تھا لیکن پھر سیلاب پر بحث linger on کرتی گئی اور آج تک آ گئی ہے۔ اس ہفتے میں امن عامہ پر بحث کے لئے ایک دن طے کر لیتے ہیں۔ یہ بھی چونکہ law and order کے متعلقہ چیز ہے اور یہ organ ہی law and order سے متعلقہ ہے اور اس دن انشاء اللہ میں اس بات کو manage کروں گا کہ آئی جی صاحب اور اس محکمے کے جو دوسرے لوگ ہیں وہ بھی اور اس کے علاوہ ہوم سیکرٹری بھی یہاں گیلری میں موجود ہوں، جو آراء ممبران کی طرف سے آئیں گی ان کو نوٹ کریں گے اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں گے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! جو کچھ وزیر قانون نے فرمایا ہے کہ اس وقت بھرتی کا جو معاملہ چل رہا ہے لیکن میں ثابت کر سکتا ہوں کہ اسی کے اندر جرائم پیشہ لوگ آ رہے ہیں اور دوسری ایک انتہائی اہم بات جناب اور اس معزز ایوان کے علم میں لانے لگا ہوں کہ DPO اس وقت بااختیار نہیں ہیں کہ وہ انسپکٹر کو suspend کر سکیں۔ اگر کسی تھانے میں انسپکٹر لگا ہوا ہے وہ جو مرضی کر لے وہ اسے معطل نہیں کر سکتا۔ ڈی پی او اس وقت مجبور ہے کہ وہ یا تو وہاں پر سب انسپکٹر تعینات کرے، اس کے علاوہ میں نے اپنی تحریک التوائے کار میں یہ بات کی ہے above the known sources خرچ کی اور تیسری میں بات کرنے لگا ہوں جو آپ کے علم میں بھی ضرور ہے کہ fool proof تو نہیں ہے لیکن سسٹم میں vigilant wing آج سے پچاس سال پہلے کیوں بنایا گیا تھا، انہوں نے vigilant wing اس لئے بنایا

تھا، گو میں یہ بھی مانتا ہوں کہ اس پر پوری طرح سے عمل نہیں ہو سکا لیکن جناب vigilant wing اسی لئے بنایا گیا تھا کہ جو appraiser مال چھوڑتا ہے آگے دو چار کلو میٹر پر جا کر container کو vigilant check کرتا ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ اس میں کیا حرج ہے کہ اس کو بحث کے لئے علیحدہ سے رکھا جائے۔ میں اس میں تجاویز دوں گا اور یہاں پر بہت اچھے ممبران تشریف رکھتے ہیں۔ میں بتاؤں گا کہ اس کا vigilant wing ہونا چاہئے اور اگر vigilant wing نہ ہوا، اگر پولیس میں vigilant کا علیحدہ محکمہ نہ بنا اور وہ واقعی طاقت ور محکمہ نہ ہوا، جس کے ہاتھ میں یہ چیک کرنے کا اختیار ہو کہ تم یہ کہاں سے لائے ہو یا کیسے رہ رہے ہو تو اس پولیس ڈیپارٹمنٹ سے کبھی عوام کو فائدہ نہیں ہو گا۔ میری آپ سے بار بار یہ گزارش ہے کہ اس کو آپ علیٰحدہ سے بحث کے لئے admit کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرا خیال ہے کہ آپ کی بات بالکل ٹھیک ہے اور جو بات آپ کہہ رہے ہیں میں اس سے بالکل متفق ہوں۔ میں کیا پورا House اس سے agree کرتا ہے کہ frankly پہلے جو پولیس کو سیاسی مقاصد کے لئے استعمال کیا جاتا تھا اگرچہ اس کو اب سیاسی مقاصد کے لئے استعمال نہیں کیا جا رہا لیکن police accesses کی بہت زیادہ رپورٹیں آ رہی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ میں وزیر قانون کی اس بات سے بھی agree کروں گا کہ بات ایک ہی ہے کہ آپ چاہے اس پر voting کروا کر دو گھنٹے مختص کروا لیں یا پھر ایک دن بیٹھ کر طے کر لیں کہ اس دن جو بحث ہوتی ہے اس کے اندر پورا ایوان اپنا point of view دے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس پر مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے یعنی House کی جو بھی sense ہے اس کے مطابق ہو جائے لیکن general discussion کا جو concept ہے وہ بھی wide ہے۔ اس میں آپ یہاں پر چار گھنٹے یا پانچ گھنٹے debate کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ پھر متعلقہ لوگ بھی یہاں پر موجود ہوں گے۔ اس میں تمام لوگ حصہ لے سکتے ہیں اور اگر تحریک التوائے کار کو admit کرتے ہیں تو پھر بڑا limited سا scope ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! جب اسے call کیا گیا تھا تو اس وقت آپ موجود نہیں تھیں لہذا اسے کل کے لئے pending کیا گیا ہے۔ کل ہم آپ کی تحریک ہی take up کریں گے اس کے بعد شیخ علاؤالدین صاحب کی پھر باقی take up کریں گے۔ اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر درج ذیل سرکاری کارروائی ہے۔

Amendment in the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997

اس کے بعد سیلاب پر بحث ہے ہم اسے continue کریں گے۔

## کورم کی نشاندہی

**محترمہ ثمینہ خاور حیات:** جناب سپیکر! سرکاری کارروائی شروع کرنے سے پہلے کورم پورا کر لیں۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** لاء منسٹر صاحب کو بات کر لینے دیں۔

**وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان):** جناب سپیکر! Amendment of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 پر میری قائد حزب اختلاف سے بات نہیں ہو سکی۔ میں انہیں دیکھتا رہا ہوں لیکن شاید وہ آج تشریف نہیں لائے اس لئے میرے خیال میں اسے next day پر لے جائیں اور آج فلڈ پر بات جاری رکھیں۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** اس کو pending کر کے سیدھا فلڈ کی بحث پر آ جائیں؟

**وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان):** جی۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** یہ pending کی جاتی ہے۔ اب آپ فلڈ کی بحث پر بھی کورم point out کرنا چاہتی ہیں؟

**محترمہ ثمینہ خاور حیات:** جناب سپیکر! ہم نے سیلاب پر اتنی اہم بحث کرنی ہے لہذا ہم پہلے اپنے ممبر تو مکمل کریں۔ وزیر قانون صاحب نے کہا تھا کہ اس بحث کو خادم اعلیٰ صاحب wind up کریں گے۔ اب تو میں نے کورم point out کیا ہے۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** کورم point out ہوا ہے لہذا گنتی کی جائے۔

**محترمہ رفعت سلطانہ ڈار:** یہ پہلے اپنا کورم تو پورا کریں۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** Order in the House لاء منسٹر صاحب کی بات سن لیں۔

**وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان):** جناب سپیکر! میں یہ بات on record لانا چاہتا ہوں کہ فلڈ پر بحث ہماری خواہش نہیں تھی بلکہ قائد حزب اختلاف کی خواہش تھی۔ اس کے بعد جب دو دن یہ بحث ہو گئی اور اگلے دن قائد ایوان وزیر اعلیٰ پنجاب نے اسے conclude کرنا تھا تو یہ تجویز ہماری طرف

سے نہیں بلکہ اپوزیشن کی طرف سے آئی تھی اور محسن لغاری صاحب تجویز دینے والے تھے کہ ہمیں ٹیکس کے متعلق ایک specific دن دیں ہم اس دن ٹیکس پر بات کریں گے اور اس کے بعد اسے conclude کیا جائے۔پھر میں نے ان سے یہ عرض کیا کہ ٹھیک ہے کہ کل جمعہ کا دن ہے آپ اسے conclude کر لیں اور اس کے بعد اگلے ہفتے میں وزیر اعلیٰ صاحب کی طرف سے پالیسی سٹیٹمنٹ دے دی جائے گی۔چونکہ جمعہ کے دن ٹائم نہ بچا اس لئے ٹیکس کے حوالے سے بحث آج پر آ گئی۔فلڈ ٹیکس لگنا چاہئے یا نہیں، تجویز بھی اپوزیشن کی طرف سے ہے اور اس پر بات بھی اپوزیشن نے ہی کرنی ہے۔ گورنمنٹ کی طرف سے تو فلڈ ٹیکس کی بات کو ایک دفعہ رد کر دیا گیا ہے لیکن ہم نے محسن لغاری صاحب کی وجہ سے یہ دن رکھا تھا۔اگر یہ آج بحث conclude کرتے ہیں تو یقیناً قائد ایوان وزیر اعلیٰ پنجاب اسی ہفتے میں آ کر اس پر اپنی پالیسی سٹیٹمنٹ بیان کر دیں گے ،اگر ratio کا حساب رکھنا ہے تو ان کی بھی دیکھ لیں۔ان کی تجویز پر بحث رکھی،ان کی تجویز پر دو دن سے چار دن ہوئے اور اس کے بعد ان کا عمل دیکھیں۔ اسمبلی میں بیٹھے ممبران کی ratio کو بھی مدنظر رکھئے گا۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! کورم point out کرنے کے بعد جو بولا جاتا ہے وہ کارروائی کا حصہ نہیں بن سکتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! میری بات سن لیں۔آپ نے کورم point out کر دیا rules and procedure کے مطابق بالکل اب گنتی ہو گی لیکن آپ کے پارلیمانی لیڈر ہمارے چیمبر میں آ کر جو طے کرتے ہیں آپ ان کا بھی خیال رکھ لیا کریں۔میں ٹیکنیکل یہ بات سمجھتا ہوں کہ جن ممبران نے چار دن یہاں بات کی ہے آج وہ اپنی بات کر کے جا چکے ہیں اب انہیں آج یہاں پر بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: یہ ساری غیر قانونی کارروائی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پہلے میری بات سن لیں۔

محترمہ آمنہ الفت: پہلے کورم پورا کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں جی، گنتی کریں۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

گنتی کے بعد اس وقت ہاؤس کے اندر 84 ممبران موجود ہیں جن میں سے 80 حکومت کے اور چار اپوزیشن کے ہیں-چونکہ کورم پورا نہیں ہے اس لئے اجلاس کل بروز منگل مورخہ 12۔اکتوبر 2010 صبح 10:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے-